



## الہداء

میں اپنی اس تصنیف کو امام اہلسنت مجدد مائۃ اربعۃ عشر اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا افغانی قندھاری فاضل بریلویؒ اور شیخ العرب والعجم قطب ارشاد

مجدد مائۃ خمسۃ عشر حضرت خواجہ سیف الرحمن اخندزادہ مبارکؒ کی بارگاہ

عظمت پناہ میں پیش کرتا ہوں جن کی روحانی امداد و اعانت سے مجھ فقیر کو

اس کتاب کی تصنیف کی توفیق و سعادت حاصل ہوئی۔

ۛ ایں سعادت بزور بازو نیست

خادم الاولیاء والعلماء حقانی

فقیر سید احمد علی شاہ سیفی

## سبب تصنیف

اس تصنیف کا سبب یہ ہوا کہ مؤرخہ 15/5/2014 بروز جمعرات ۱۵ رجب المرجب ۱۴۳۵ھ آستانہ عالیہ سیفیہ فقیر آباد (لکھوڈھر) لاہور میں حضرت مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس کے موقع پر ایک نام نہاد مفتی نے تقریر کرتے ہوئے کچھ نازیبا و نامناسب باتیں کہیں کہ میں یہ باتیں جو کہنے جا رہا ہوں اللہ کرے اس سے کسی کا دل پارہ پارہ ہو جائے۔ میں یہ باتیں بڑے افتخار سے کر رہا ہوں۔ حضرت خواجہ سیف الرحمن مبارک کے حوالے سے کہا کہ "ہمارا عقیدہ سالم ہے اور کسی کے فسادی اختلافات سے ہماری کوئی وابستگی نہیں"

نام نہاد مفتی نے یہ بھی کہا کہ "دیوبندیوں اور بریلویوں کا اختلاف صرف فروعی و ذاتی ہے اور ہمارا ان سے کے کوئی واسطہ نہیں"۔ وغیرہ وغیرہ۔

نام نہاد مفتی کی ان باتوں سے سلسلہ سیفیہ کے اکابرین مشائخ و علماء کا کوئی تعلق نہیں، بلکہ یہ حضرات ان باتوں سے بری الذمہ ہیں اور مبارک صاحبؒ کے صاحبزادگان نے

اسے ڈانٹا اور ان باتوں سے منع کیا۔ اس فتنہ انگیز تقریر کے متعلق پنجاب کے مفتی استاذ العلماء، مفسر قرآن، پیر طریقت، رہبر شریعت، علامہ مفتی عابد حسین سیفی صاحب مدظلہ العالی نے بھرپور توجہ دلائی اور ناراضگی کا اظہار کیا کہ اس کی تردید لازمی ہے اور اپنا عقیدہ واضح کرنا ضروری ہے۔

اس لئے مفتی صاحب نے پُر خلوص اور پُر زور عرض کی کہ آپ اس پر ایک تحقیقی رسالہ تصنیف فرمائیں جس کی تائید مفتی صاحب اور دیگر جید علماء کرام فرمائیں گے۔ تو فقیر دینی غیرت و حمیت کی بناء پر اپنے فرض سے سبکدوش ہونے کے لیے اس مسئلے کی وضاحت کو ضروری سمجھتا ہے۔

## مقدمہ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد!

آج کا یہ پُر فتن دور اختلافات حادثہ کے عروج کا دور ہے۔ تمام شعبہ ہائے حیات میں اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اگر اختلاف مثبت اور برائے اصلاح ہو تو اس کا نتیجہ اچھا برآمد ہوتا ہے جب کہ اگر اختلاف، تعصب، ضد و ہٹ دھرمی اور حق کے خلاف ہو تو نتیجہ بھی شر کی صورت میں نکلتا ہے۔ اختلاف کبھی خیر اور خیر کے مابین ہوتا ہے تو اس صورت میں ہر دو فریق میں کسی کو بھی مورد الزام نہیں ٹھہرایا جائے گا بلکہ اس میں حُسن نیت کی بناء پر دونوں اجر کے مستحق ہوں گے جیسے صحابہ کرام کے مابین فروعی و علمی واجتہادی اختلاف۔

اختلاف کبھی شر و شر کے مابین ہوتا ہے اس صورت میں یہ سراسر فساد و فتنہ ہوتا ہے اور ہر دو فریق اس میں قابل گرفت ٹھہرتے ہیں اور دونوں فریق اپنی بد نیتی اور فساد پھیلانے کے سبب عذاب کے مستحق ہوں گے۔ جیسے بد مذہب لوگوں کا اختلاف، یا باطل عقائد میں، باطل فرقوں (وہابیہ، شیعہ، قدریہ، معتزلہ، مرجئہ) کا آپس میں اختلاف۔

اور کبھی اختلاف خیر اور شر کے مابین ہوتا ہے چاہے خیر و شر عقیدے سے متعلق ہو یا عمل سے متعلق ہو۔ اس صورت میں خیر والا اگر وہ قابل اجر و تحسین ہو گا جبکہ شر والا اگر وہ قابل گرفت و عذاب کا مستحق ہو گا۔ اہل سنت و جماعت اور دیگر باطل فرقوں کا

اختلاف بھی تیسری صورت والا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں بد مذہب فرقوں نے اہلسنت و جماعت کے صحیح عقائد و معمولات کے حامل علماء و مسلمانوں کو "بریلوی" کہہ کر اہلسنت و جماعت سے نکالنے کی سعی باطل کی کیونکہ دیوبندی وہابی خارجی اور رافضی فتنوں کے خلاف، اہل حق، علمائے اہلسنت و جماعت ہمیشہ سے رد کرتے آئے ہیں خصوصاً جب دیوبند کے اکابرین نے گستاخانہ عقائد کا پرچار کیا تو اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان قندھاریؒ (جو علاقہ بریلی (انڈیا) سے تعلق رکھتے تھے) نے ان کا رد بلیغ کیا اور قلمی جہاد کیا جس کی تائید پاک و ہند کے تمام اہلسنت و جماعت کے علماء، حتیٰ کہ حرمین شریفین کے جید علماء نے بھی کی، تو جب دیوبندی اکابر سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو سواد اعظم اہلسنت و جماعت کو بریلوی فرقہ کہہ کر اپنی ہزیمت و گمراہی پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی۔

حالانکہ بریلی کے علماء مثلاً علی حضرت، بدایوں کے علماء مثلاً علامہ عبدالحامد بدایونی، خیر آباد کے علماء مثلاً فضل حق خیر آبادی، وغیرہ سب اہلسنت و جماعت ہیں جب کہ دیوبند کے علماء، مثلاً اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی وغیرہ، دہلی کے علماء مثلاً اسماعیل دہلوی، امرتسر کے علماء مثلاً ثناء اللہ امرتسری وغیرہ یہ تمام وہابی خارجی عقائد کے حامل ہیں۔ تو نام نہاد مفتی نے حضرت قیوم زمان مجدد ملت امام اہلسنت اخترزادہ سیف الرحمن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول "میں نہ دیوبندی ہوں نہ بریلوی ہوں" کا غلط مطلب بیان کر کے اپنی بد

باطنی کا ثبوت دیا اور حضرت مبارکؒ کی صاف و شفاف شخصیت کو داغدار کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ (العیاذ باللہ)

حضرت مبارکؒ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ میں علاقائی اعتبار سے نہ دیوبندی ہوں اور نہ بریلوی یعنی نہ میرا تعلق علاقہ دیوبند سے ہے نہ علاقہ بریلی سے ہے۔ اور باعتبار اساتذہ کے کہ نہ میرا استاذ کوئی دیوبندی ہے نہ بریلی کا رہنے والا ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ ان عقائد سے ہمارا کوئی تعلق نہیں کیونکہ بریلی کے علماء کے عقائد و معمولات اہلسنت و جماعت کے ہیں اور حضرت مبارکؒ کے عقائد و معمولات بھی اہلسنت و جماعت کے ہیں۔ جب کہ دیوبند کے علماء کے عقائد و معمولات خارجی و باہنی عقائد ہیں۔ تو حضرت مبارکؒ اور حضرت احمد رضا خانؒ دونوں حضرات اہلسنت و جماعت کے عقائد و معمولات کے حاملین و عاملین ہیں اور حنفی بریلوی ہیں۔

حضرت مبارکؒ نے کئی مواقع پر اعلیٰ حضرت کی تحسین فرمائی اور ان کی دین حق و مذہب اہلسنت و جماعت کی خدمات کو خلوص دل سے سراہا۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ "اگر ہندوستان میں اعلیٰ حضرت نہ ہوتے تو یہ سارا علاقہ وہابیت سے متاثر ہوتا"۔

مزید فرمایا کہ "اعلیٰ حضرت ایک عظیم فقیہ، عالم، ولی کامل و سچے عاشق رسول ﷺ ہیں"۔ ایک دفعہ فرمایا کہ "میں (اخذ زادہ) اور اعلیٰ حضرت اعتقاداً علماً مسکناً موافق

ہیں۔" جب کہ علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات جب ملاحظہ فرمائی تو فوراً فرمایا یہ عبارات کفریہ و گستاخانہ ہیں۔ تبلیغی جماعت جو دیوبندی وہابی علماء کی پسندیدہ جماعت ہے اس کے عقائد کے متعلق حضرت مبارک فرمایا کرتے تھے کہ "تبلیغی راینونڈی جماعت کے عقائد جبریہ عقائد ہیں اس لیے وہ کافر ہیں۔"

اسی وجہ سے سرحد میں کسی دیوبندی، تبلیغی، پنجپیری وہابی نے حضرت مبارک کی حمایت نہ کی اور نہ ہی خیر خواہی کی بلکہ سخت مخالفت کرتے رہے اور حضرت مبارک کو "بریلوی" (یعنی اہلسنت و جماعت حنفی ہیں) کہہ کر مشرک و بدعتی کہتے تھے۔

مزید برآں یہ کہ بریلوی کوئی فرقہ نہیں بلکہ اہلسنت و جماعت حنفی ہیں جن کے عقائد وہی ہیں جو صحابہ کرام کے دور سے اب تک تمام اولیاء، فقہاء و محدثین اور مسلمانان عالم کے ہیں۔ ہاں البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ دیوبندی ایک فرقہ ہو کیونکہ وہ کئی عقائد میں اہلسنت و جماعت سواد اعظم شکر اللہ سعیم کے مخالف ہیں اور باطل و فاسد عقائد کے حامل ہیں۔ اہلسنت و جماعت کے عقائد صحیحہ کے حاملین اگر بدایوں میں ہوں تو کیا وہ بدایونی فرقہ ہوگا؟ اگر وہ خیر آباد میں ہوں تو کیا وہ خیر آبادی فرقہ ہوگا؟ اگر وہ پاکستان میں ہوں تو کیا وہ پاکستانی فرقہ ہوگا؟ اسی طرح اگر وہ بریلی میں ہوں تو بریلوی بھی فرقہ ہوگا؟ نہیں یقیناً نہیں بلکہ یہ تو ایک علاقائی نسبت ہے جو علماء سلف کے عرف و عادت میں سے ہے فقط۔ فرقہ تو



عقائد کے اختلاف سے وجود میں آتا ہے جیسا کہ تمام بد مذہب جو عقائد باطلہ کے حامل ہیں وہ اہلسنت جماعت کے مخالف گمراہ فرقے ہیں۔

نام نہاد مفتی نے یہ بات بھی مبارکؒ کے حوالہ سے کہی ہے کہ "ہمارا عقیدہ ایک سالم عقیدہ ہے اور کسی کے فسادى اختلافات سے ہمارى كوئى وابستگى نہیں"۔

بر تسليم صدق کہ یہ حضرت مبارکؒ ہی کا فرمان ہے تو بھی نام نہاد مفتی نے اپنی کج روی و غلط فہمی سے جو مطلب لینا چاہا وہ بھی حاصل نہ ہوا کیونکہ حضرت مبارکؒ ایک عظیم روحانی، علمی و مضبوط عقیدہ و وجدان کی حامل پُر تاثیر و پُر حکمت شخصیت تھی ان کے اقوال و افعال کو سمجھنے کے لیے بھی عقیدہ کی درستگی و پختگی و بصیرت و فراست اور علم نافع، عقل سلیم و قلب وسیع کی ضرورت ہے جو شاید نام نہاد مفتی کے پاس نہیں اس لیے وہ مبارکؒ کے فرمودات کو اپنی من مانی تشریحات کی روشنی میں سمجھنا چاہتا ہے بلکہ اپنے مذموم مقاصد کو حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس قول کا مصداق ٹھہرتا ہے "کلمۃ الحق یرید بها الباطل" (نجانا اللہ منھا)

حضرت مبارکؒ کا یہ قول "کہ ہمارا عقیدہ سالم عقیدہ ہے" الحمد للہ اہلسنت و جماعت کا عقیدہ حقیقتاً سالم و صاف و مضبوط عقیدہ ہے جو قرآن و سنت و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت و منقول شدہ ہے اور حضرت مبارکؒ ظاہراً و باطناً عقیدہ صحیحہ اہلسنت و

جماعت کے ماننے والے تھے۔ اور اس قول کے دوسرے حصے کہ "کسی کے فسادِ اختلافات ہیں ہمارا کوئی تعلق نہیں" اس کا مطلب واضح ہے کہ بد مذہب باطل عقائد کے حاملین کے آپس کے اختلاف سے ہماری کوئی وابستگی نہیں کیونکہ وہ آپس میں سب گمراہ ہیں۔ تو گمراہوں کے فسادِ اختلاف سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ یا اہل حق والہ سنت و جماعت کے بعض لوگوں کے فروعی اختلافات ہوں جو علمی دلائل پر مبنی ہوں تو ان میں سے کسی کو کافریا گمراہ نہیں کہیں گے۔ لہذا ان اختلافات میں ہم دخل اندازی نہیں کرتے۔ مگر جو اختلافات خیر و شر یا حق و باطل کے مابین ہوں تو ان سے تعلق تو ضرور ہو گا یا حق کے ساتھ ہوں گے یا باطل کے ساتھ۔ حدیث مبارکؐ اس پر واضح دلیل ہے۔ من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فمن لم یستطع فبلسانہ فمن لم یستطع فبقلبہ ذالک اضعف الایمان۔

ترجمہ: یعنی جو کسی برائی کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ ہاتھ سے روک دے اگر ہاتھ سے روکنے کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے روکے اگر زبان سے بھی روکنے کی استطاعت نہ ہو تو دل سے برا جانے یہ ایمان کا کمزور حصہ ہے۔

حضرت مبارکؐ کی شخصیت تو سنتِ نبوی ﷺ کا پیکر تھی بلکہ آپ سے وابستگی رکھنے والے لوگ بھی شریعتِ مطہرہ اور سنتِ مبارکہ کے پیکر بن جاتے ہیں، تو ایسی شخصیت

کسی برائی کو دیکھ کر اسے روکے نہیں، ایسا ہو ہی نہیں سکتا، اور اس بات کا مشاہدہ جم غفیر نے مسلسل و متواتر کیا ہے کہ حضرت مبارکؒ ایک عمل جو خلاف شریعت ہوتا ہے اس پر بھی تادیب فرماتے اور ناراضگی کا اظہار فرماتے حتیٰ کہ وہ شخص وہ خلاف شرع عمل چھوڑ دیتا اور عمل کے مقابلے میں عقیدہ کی اہمیت بہت زیادہ ہے تو باطل و غلط عقیدے پر خاموشی اختیار کرنا یا اس سے صرف نظر کرنا یہ حضرت مبارکؒ کے شایان شان ہی نہیں اور نہ کبھی انہوں نے ایسا کیا چہ جائے کہ باطل عقیدے اور اس کے حاملین کی تائید کرنا!

معمولاتِ اہلسنت و جماعت جو حضرت مبارکؒ اور اعلیٰ حضرت احمد رضا خان افغانی فاضل بریلویؒ اور تمام اہلسنت کے مسلمانوں کے عقائد و معمولات ہیں مثلاً عرس کرنا، فاتحہ کرنا، میت کے لیے حیدہ اسقاط کرنا، سنتوں کے بعد دعا کرنا خصوصاً تین مرتبہ دعا کرنا، ایصال ثواب کرنا، یا رسول اللہ ﷺ کہنا، اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری دینا، توسل کرنا، وغیرہ ان عقائدِ اہلسنت کو دیوبندی وہابی بدعت و شرک کہتے ہیں۔ حضرت مبارکؒ عقائد و معمولات میں اہلسنت و جماعت (جسے مخالفین بریلوی سے تعبیر کرتے ہیں) سے متفق تھے اور دیوبندی وہابی گروہ کے عقائد و معمولات کے مخالف تھے۔ حضرت مبارکؒ کے خلفاء میں بڑے بڑے علماء مثلاً (شیخ الحدیث علامہ استاذ العلماء محمد عبد الحکیم شرف قادری نقشبندیؒ، پیر طریقت رہبر شریعت علامہ غلام فرید ہزاروی، علامہ احمد الدین توگیروی، پیر طریقت

رہبر شریعت مفتی عابد حسین سیفی) مکتبہ بریلوی کے حامل ہیں اور دیوبندی وہابی عقائد کے حامل مولوی حضرت مبارکؒ کے سنی العقیدہ ہونے کی وجہ سے سخت مخالف تھے۔ میں (فقیر سید احمد علی شاہ سیفی) یہ حقیقت بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میرے تمام اساتذہ دیوبندی وہابی عقائد کے حامل تھے جن کی وجہ سے مجھ پر بھی ان کے عقائد اثرات تھے، یہ تو حضرت مبارکؒ کی شخصیت تھی جس نے میرے عقائد کو درست و صحیح کیا اور دلائل و بصیرت سے مجھ پر واضح کیا کہ دیوبندی وہابی، تبلیغی، پنچپیری کے عقائد باطلہ ہیں اور اہلسنت و جماعت کے عقائد ہی قرآن و سنت کے موافق و حق ہیں اور اہلسنت و جماعت ہی فرقہ ناجیہ ہے۔ ایک مرتبہ حضرت مبارکؒ نے ایک شخص محمد گل بگلش نامی شخص جو مردان کا ٹنگ کار ہانسی تھا کو پیسے دیکر میرے پاس کراچی بھیجا کہ ایک کتاب "اعلاء السنن" جو دیوبندی کی لکھی ہوئی ہے، خرید کر اس شخص کے ہاتھ مجھے بھجوادیں میں نے وہ کتاب خرید کر حضرت مبارکؒ کی خدمت میں بھجوا دی، پھر ایک سال بعد میرا حضرت مبارکؒ کی خدمت میں جانا ہوا تو حضرت مبارکؒ نے فرمایا میں نے اس کتاب "اعلاء السنن" کو ایک مرتبہ دیکھا اور کچھ مطالعہ کیا تو مجھے اس کتاب سے وہابیت و دیوبندیت کی بُو آتی ہے اس لیے اس کو میں نے دوبارہ نہیں دیکھا۔ کیوں کہ وہابیت و دیوبندیت کے عقائد فاسدہ ہیں جو شانِ الہی و شانِ مصطفیٰ ﷺ میں گستاخی پر مبنی ہیں۔

فقیر نے حضرت مبارکؒ کی حیات مبارکہ میں کئی رسائل عقائد اہلسنت و جماعت کے حق میں اور دیوبندیت، وہابیت، خارجیت کے رد میں لکھے مثلاً تحفۃ الخواطر فی مسئلۃ الحاضر و الناضر، مسئلہ ایصال ثواب، یارسول اللہ ﷺ کہنے کے جواز میں ۳۱۳ دلائل، مجموعہ رسائل ج ۱، اذان سے پہلے اور بعد میں صلوٰۃ و سلام پڑھنا وغیرہ رسائل لکھے جنہیں حضرت مبارکؒ نے ملاحظہ فرمایا اور ان کی تحسین فرمائی۔ اگر ان عقائد میں خرابی ہوتی تو یقیناً مبارکؒ نا پسند فرماتے بلکہ ان سے منع فرماتے اور ناراضگی کا اظہار فرماتے۔

نام نہاد مفتی نے تقریر میں یہ بات بھی کہی کہ "دیوبندیت اور بریلویت معیار حق نہیں بلکہ حنفیت معیار حق ہے"۔

یہ بات ٹھیک ہے کہ حنفیت معیار حق ہے مگر یہ فروعی و فقہی معاملات میں معیار ہے اور عقائد و نظریات میں معیار حق ماتریدیت ہے تو ان دونوں معیارات پر جو ٹھیک طور پر پورا اترتے ہیں جو بریلوی مکتبہ فکر کے علماء و عوام ہیں۔ کیونکہ حنفیت و ماتریدیت اہلسنت و جماعت ہیں۔ جب کہ دیوبندیت وہابیت کے حاملین خود کو حنفیت و ماتریدیت کی طرف منسوب تو کرتے ہیں مگر عقائد و معمولات میں ان کے سخت مخالف ہیں۔

نام نہاد مفتی نے یہ بات بھی کہی ہے کہ "مبارکؒ نے فرمایا تھا کہ مفتی نعمان کا کہنا میرا کہنا ہے"۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نام نہاد مفتی جو بھی غلط بات یا باطل عقیدہ

بیان کرے وہ مبارکؑ کا کہنا ہو گا۔ (معاذ اللہ) مبارکؑ کا یہ کہنا اس خاص وقت و موقع کے لحاظ سے تھا جب گستاخ رسول ﷺ منیر شاہ نے ناموس مصطفیٰ ﷺ کے خلاف اور اہل سنت و جماعت کے عقائد صحیحہ کے خلاف محاذ کھڑا کیا تو حضرت مجدد و ران نے اس کے خلاف اعلان جہاد فرمایا اور قلمی لسانی و عملی جہاد کیا۔ اس دوران ناموس مصطفیٰ ﷺ اور عقیدہ صحیحہ اہلسنت و جماعت کی وضاحت فرما کر اسے اپنا نمائندہ بنایا تھا کہ اس معاملے میں جو بات ہماری ہے وہ ہماری طرف سے مفتی نعمان بطور نمائندہ کے کہے گا۔ اس وجہ سے اس کا کہنا ہمارا کہنا ہی متصور ہو گا۔ مگر اس متعبد بات سے مطلق دلیل لینا سراسر حماقت و جہالت کا ثبوت دینا ہے۔ خصوصاً جب کہ باطل عقائد کی طرف میلان اور ان کی تائید بھی پائی جائے تو کس طرح یہ بات درست ہوگی کہ جو (نام نہاد) مفتی نعمان کا کہنا ہے وہ حضرت مبارکؑ کا کہنا ہے۔ (نعوذ باللہ من سوء الاعتقاد)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب کریم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے طفیل ہمیں عقائد صحیحہ اہلسنت و جماعت پر ثابت قدمی عطا فرمائے اور باطل فرقوں کے عقائد باطلہ اور ان کے شر سے ہمیں محفوظ فرمائے۔

آمین بحرمة النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

فقیر سید احمد علی شاہ سیفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام نہاد مفتی کی یہ باتیں تعصب و جہالت پر مبنی ہیں کیونکہ دیوبندیوں (جو دراصل وہابی ہیں) کے کئی عقائد گستاخانہ و کفریہ ہیں۔ جن پر کثیر علماء نے کفر کا فتویٰ لگایا۔ درحقیقت یہ اختلافات اصولی ہیں اور بعض فروعی بھی ہیں۔ جو ان گستاخانہ و کفریہ عقائد و نظریات کا قائل ہو یا جانتے ہوئے ان کی تصدیق و تائید کرے تو وہ اپنے کفریہ عقائد کی وجہ سے کافر ہے، اس پر تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہے۔ ہم وہ گستاخانہ و کفریہ عقائد بحوالہ پیش کریں گے اور اہل ایمان و انصاف کو دعوتِ فکر دیں گے کہ دیکھیں یہ عقائد شانِ رسالت ﷺ میں گستاخی ہے اور سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کفر ہے اور تمام اعمال برباد ہونے کا سبب ہے۔ (نعوذ باللہ من هذا البلاء العظیم)

دیوبندیوں و وہابیوں کے پیشوا اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان ص ۸، پر لکھا ہے۔ "اگر بعض عوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔" ☆ تھانوی کی اس عبارت میں جو اس نے لفظ "ایسا" استعمال کیا اس پر علماء اہلسنت نے گرفت کی کہ "ایسا" کہنا یقیناً توہین و کفر ہے۔ تو تھانوی کو چاہیے کہ یہ عبارت واپس لے اور توبہ کرے مگر وہ اپنے کفر پر ڈٹا رہا اور توبہ نہ کی۔ مگر بعض دوسرے دیوبندی وہابی مولوی

سمجھ گئے کہ یہ لفظ گستاخی ہے مگر وہ بھی تاویلات فاسدہ کرتے رہے نہ تھانوی نے توبہ کی اور نہ ہی دوسرے دیوبندی مولویوں نے توبہ کی۔ بعض دیوبندی مولویوں نے مل کر اس کی عبارت پر حاشیہ آرائی کی جس سے یہ سب اس عبارت کے قائل و مصدق ہوئے۔ چنانچہ مولوی غلام مرتضیٰ در بھنگی نے یہ لکھا کہ لفظ "ایسا" کبھی تشبیہ کے لیے آتا ہے جس کے معنی مانند اور مثل کے ہوتے ہیں اور کبھی اندازہ بیان کرنے کے لئے آتا ہے جس کے معنی "اس قدر" اور "اتنے" کے ہوتے ہیں۔ تھانوی صاحب کی عبارت میں اگر ایسا تشبیہ کے لیے ہوتا تو واقعی یہ عبارت کفریہ تھی کیوں کہ حضور علیہ السلام کے علم کو پاگل، حیوانوں کے علم سے تشبیہ کفر ہے مگر یہاں ایسا اندازہ کے لیے ہے یعنی "اتنے" اور "اس قدر" کے معنی میں ہیں۔ چنانچہ مرتضیٰ حسن لکھتا ہے: "واضح ہو کہ ایسا کالفظ مانند اور مثل کے معنی میں ہی مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی "اس قدر" اور "اتنے" کے بھی آتے ہیں۔ جو اس جگہ متعین ہیں۔<sup>1</sup>

"عبارات متنازعہ فیہا میں لفظ "ایسا" بمعنی "اس قدر"، اتنا" ہے پھر تشبیہ کیسی<sup>2</sup>

جب کہ مولوی حسین احمد دیوبندی وہابی کی تشریح اس طرح ہے کہ لفظ "ایسا

1۔ توضیح البیان فی حفظ الایمان، مصنفہ، مرتضیٰ حسن، ص ۸

2۔ توضیح البیان فی حفظ الایمان، مصنفہ، مرتضیٰ حسن، ص ۱۱



"اگر یہاں "اتنا" کے معنی میں ہوتا تو یہ عبارت یقیناً کفریہ تھی مگر یہاں تو "ایسا" تشبیہ کے لیے ہے۔

اس کی عبارات ملاحظہ کریں: "حضرت مولانا (تھانوی) عبارت میں لفظ "ایسا" فرما رہے ہیں لفظ "اتنا" تو نہیں فرما رہے اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ السلام کے علم کو اور چیزوں کے برابر کر دیا ہے۔<sup>3</sup>

"اس سے بھی اگر قطع نظر کریں تو لفظ "ایسا" تو کلمہ تشبیہ کا ہے۔"<sup>4</sup>  
 "نفس بعضیت میں تشبیہ دی جا رہی ہے۔"<sup>5</sup>

ان خود ساختہ تشریحات پر نظر کریں تو دونوں صورتوں میں تھانوی کی اس عبارت پر کفر کا فتویٰ ہی لگتا ہے۔ مرتضیٰ حسن نے کہا کہ لفظ "ایسا" اس عبارت میں اتنا کے معنی میں ہے نہ تشبیہ کے لیے اگر تشبیہ کے لیے ہو تو واقعی تھانوی پر کفر عائد ہوتا ہے۔ جب کہ حسین احمد لکھتا ہے کہ لفظ "ایسا" اس عبارت میں تشبیہ کے لیے ہے اگر اتنا کے معنی میں ہوتا تو واقعی تھانوی پر کفر لازم آتا۔ اب بتائیں ان دونوں میں کون صحیح ہے کون غلط؟ حالانکہ دونوں

<sup>3</sup>۔ الشہاب الثاقب، ص ۱۱۱

<sup>4</sup>۔ الشہاب الثاقب، ص ۱۱۱

<sup>5</sup>۔ الشہاب الثاقب، ص ۱۱۱

ہی دیوبندی وہابی اور تھانوی کے حاشیہ نگار! مرتضیٰ حسن کی تاویل کے مطابق تھانوی اور حسین احمد پر کفر لازم اور حسین احمد کی تاویل کے مطابق تھانوی اور مرتضیٰ حسن پر کفر لازم۔  
 این چہ بولہی است۔

خلیل احمد اور رشید احمد گنگوہی کی عبارات ملاحظہ کیجئے۔

"شیطان کی یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔"  
 "ہر گز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو، چہ جائیکہ زیادہ"۔<sup>۶</sup>

ان عبارات کو دیکھئے کیسی صریح گستاخانہ و کفریہ عبارات لکھی ہیں۔ (العیاذ باللہ)  
 (نقل کفر کفر نباشد) کیا یہ فروعی اختلاف ہے؟ ذرا غور فرمائیے۔

مولوی قاسم نانوتوی اپنی کتاب تحذیر الناس ص ۲۴ پر لکھتا ہے:  
 "بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

ایک اور جگہ لکھتا ہے:

---

<sup>۶</sup>۔ براہین قاطعہ، ص ۹۱

"سو عوام کے خیال میں رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیت نہیں۔ پھر مقام مدح میں و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے؟<sup>7</sup>

مذکورہ عبارات مسئلہ ختم نبوت کو مشکوک بناتی ہے اور انہی کی سوچ سے مرزا قادیانی علیہ العزیز نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ (العیاذ باللہ) مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

"خدا ایک ہے اور محمد ﷺ اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔۔۔ الخ۔<sup>8</sup>

بشیر محمود مرزائی نے لکھا "آپ خاتم النبیین ہیں آپ کا فیضان کبھی رک نہیں سکتا ایسے نبی بھی آسکتے ہیں جو رسول کریم ﷺ کے لیے بطور ظل کے ہوں۔۔۔۔۔ اس

<sup>7</sup>۔ تخذیر الناس، ص ۲

<sup>8</sup>۔ کشتی نوح، مصنفہ، مرزا غلام احمد قادیانی، ص ۳۳

قسم کے نبیوں کی آمد سے آپ کے آخر الانبیاء ہونے میں اس طرح فرق نہیں آتا۔<sup>2</sup>

مولوی غلام خان وہابی اپنی کتاب (جواہر القرآن، ص ۷۳) پر لکھتا ہے:

"نبی کو جو حاضر و ناظر کہے، بلا شک شرع اس کو کافر کہے۔"

دیوبندیوں وہابیوں کی توہین باری تعالیٰ ملاحظہ فرمائیے: مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے: "امکان کذب (جھوٹ) بایں معنی کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے فرمایا اس کے خلاف پر وہ قادر ہے مگر یہ اختیار خود اس کو نہ کرے گا۔ یہ عقیدہ بندہ کا ہے۔"<sup>10</sup>

دیوبندی وہابی مولوی اسماعیل دہلوی نے محمد ابن عبد الوہاب خارجی نجدی کی "کتاب التوحید" سے متاثر ہو کر ایک بدنام زمانہ کتاب "تقویۃ الایمان" لکھی جس میں نجدی عقائد کا خوب پرچار کیا، نجدی کی کتاب التوحید کے چند عقائد ملاحظہ کیجئے:

۱۔ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول تھے اور ان کی زندگی میں ان کی عزت و حرمت بیشک تھی مگر اب چونکہ آپ وفات پا گئے ہیں اس لیے اب ان کی عزت اور تعریف و ثناء کی ضرورت نہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ذرہ برابر بھی علم غیب نہیں دیا۔"

۲۔ کوئی نبی یا کوئی ولی بھی اختیار یا مرتبہ نہیں رکھتا۔ اور جب محمد رسول اللہ ﷺ

<sup>9</sup>۔ دعوت الایمیر، مصنفہ، بشیر محمود مرزائی، ص ۲۵

<sup>10</sup>۔ فتاویٰ رشیدیہ، ج ۱، ص ۱۰

ہی بے اختیار ہیں تو عبدالقادر جیلانی کی کیا طاقت ہے۔

۳۔ جو شخص کسی نبی یا ولی کو مشکل کے وقت پکارے اور یا محمد اور یا رسول اللہ پڑھے وہ یقیناً مشرک کافر ہے اس کا قتل واجب ہے۔

۴۔ اس وقت تمام دنیا کے مسلمان دراصل مشرک ہو چکے ہیں اور کوئی بھی موحّد نہیں۔ اس لیے ان پر جہاد فرض ہے۔

۵۔ روضہ رسول اللہ کی زیارت کے واسطے سفر کرنا قطعاً شرک ہے۔ خفی، مالکی، شافعی، حنبلی وغیرہ کہلانابت ہے۔ کسی امام کی تقلید کرنا سخت گناہ اور شرک ہے۔ اور جو لوگ وہابی عقائد نہ مانیں ان کا کلمہ اور ایمان معتبر نہیں۔ ان کا قتل حلال ہے۔"

انہی روح فرسا اور ایمان سوز عقائد کی وجہ سے عجمی دور میں مسلمانان اہلسنت اور علمائے اہل سنت کو قتل کیا گیا ان کی جان و مال لوٹے گئے حتیٰ کہ ان نجدیوں نے روضہ رسول ﷺ کو گرانے کی ناپاک جسارت بھی کی مگر قبر الہی نے انہیں اس ناپاک جسارت سے باز رکھا اور ان کی سازش کو خاک میں ملایا۔

مولوی گنگوہی کے چند عقائد فاسدہ جس پر اس نے اور دیگر دیوبندیوں وہابیوں نے

زور دیا۔

۱۔ خدا تعالیٰ کا کذب ممکن ہے۔

۲۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کا مثل پیدا ہونا ممکن ہے۔

۳۔ حضور علیہ السلام بحیثیت بشریت کے تمام بنی نوع انسان کے برابر ہیں۔

۴۔ حضرت محمد ﷺ سے شیطان لعین کا علم زیادہ ہے۔

۵۔ مجلسِ مولودِ مروجہ بدعتِ سیئہ حرام ہے۔<sup>11</sup>

"محمد ابن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ

تھے۔"<sup>12</sup> "مجددی عقائد کے معاملہ میں تو اچھے ہیں"<sup>13</sup>

"خدا معلوم کیا ذہن میں آیا ہو گا جس کی بناء پر یہ کہا گیا ویسے تو عقائد میں نہایت ہی

پختہ ہیں۔"<sup>14</sup>

"خفی کفر کی پیداوار ہیں۔"<sup>15</sup>

"جو چار مصلے جو مکہ معظمہ میں مقرر کیے ہیں۔ لاریب یہ امر زبوں ہے۔"<sup>16</sup>

---

11۔ فتاویٰ رشیدیہ براہین قاطعہ، مولفہ خلیل احمد مصدقہ رشید احمد گنگوہی

12۔ فتاویٰ رشیدیہ، ج ۱، ص ۱۱۱

13۔ افاضات یومیہ تھانوی، حصہ ۴، ص ۶۳

14۔ افاضات یومیہ تھانوی، حصہ ۴، ص ۷۷

15۔ خطبات مودودی، ص ۷۶

"کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے۔ استدلال اس کے بالکل کتاب اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا، پڑھنا، اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے"۔<sup>17</sup>

"حضرت مولانا شہید صاحب کا فیض عام نہ تھا مگر تمام تھا۔ تقویۃ الایمان کا طرز اس کا شاہد ہے"۔<sup>18</sup>

"مولوی اسماعیل صاحب عالم متقی اور بدعت کو اکھاڑنے والے اور سنت کو جاری کرنے والے۔۔۔ الخ"۔<sup>19</sup>

اہل حدیث وہابی مولوی عبداللہ روپڑی لکھتا ہے: "اگر کوئی لا الہ الا اللہ پڑھے اور محمد رسول اللہ کا قائل نہ ہو تو وہ امیدوار نجات ہے"۔<sup>20</sup>

یہی عقیدہ خارجیوں کا بھی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "من عرف اللہ و کفر بہا

16۔ سمیل الرشاد، رشید احمد گنگوہی، ص ۲۱، سطر ۷

17۔ فتاویٰ رشیدیہ، ج ۱، ص ۲۰

18۔ افاضات یومیہ تھانوی، حصہ ۴، ص ۴۰۰

19۔ فتاویٰ رشیدیہ، ج ۱، ص ۲۱

20۔ رسالہ الحمدیث کے امتیازی مسائل، مصنفہ: مولوی عبداللہ روپڑی، ص ۷

سواہ من رسول وجنة فهو برئ من شرک"۔<sup>21</sup>

دیوبندیوں کا تقویۃ الایمان کے مصنف اور اس میں درج تمام عقائد فاسدہ کی تحسین کرنا واضح طور پر ان کے وہابی و خارجی ہونے کی علامت ہے کیونکہ تقویۃ الایمان میں درج عقائد، محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید کے عقائد ہیں جو یقیناً خارجی عقائد ہیں۔ مثلاً رسول کریم ﷺ کا بڑے بھائی کے برابر ہونا، حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور حضرات اولیاء کرام کو چہار سے بھی ذلیل سمجھنا، حضور علیہ السلام کو مٹی میں مل گیا ہوا سمجھنا، نبیوں کا مقام بس گاؤں کے چوہدری کے برابر سمجھنا، مشائخ و بزرگان دین کے سلسلوں کو یہودیت بتانا، تمام اولیاء اللہ کے معمولات، عرس، گیارہویں، میلاد شریف، وظیفہ یار رسول اللہ و عظمت و احترام انبیاء کرام کو کفر و شرک بتانا (نعوذ باللہ من خرافات الوہابیۃ الخارجیۃ) اے میرے مسلمان بھائیو! کیا یہ شانِ مصطفیٰ ﷺ اور انبیاء کرام و اولیاء کرام کی شان میں گستاخی نہیں ہے؟ یقیناً ہے تو پھر کیا یہ اختلافات اصولی نہیں ہیں؟ یقیناً ہیں! تو نام نہاد مفتی کس طرح یہ کہتا ہے کہ یہ اختلاف صرف ذاتی اور فروعی ہیں۔

پتہ نہیں نام نہاد مفتی کے دل میں کیا حسد و تعصب ہے جو واضح حقائق سے نظریں پجرا رہا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ مسلمان کے لیے عظمت و تعظیم مصطفیٰ ﷺ سب

<sup>21</sup>۔ غنیۃ الطالبین، ص ۹۷



سے اہم فرض و ضروری ہے۔ ورنہ سب کچھ بے کار ہے۔ شاعر نے خوب کہا!

محمد ﷺ کی غلامی دین حق کی شرطِ اول ہے

جو ہو اس میں خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

باری تعالیٰ کے لیے کذب کا ممکن ہونا بھی دیوبندیوں و ہابیوں کا عقیدہ ہے۔ جیسا کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے یکروزی میں لکھا ہے:

"پس لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی سطور باشد؛ الی قولہ الا لازم آید کہ قدرت انسانی زاید از قدرت ربانی باشد"۔<sup>22</sup>

یعنی پس ہم نہیں مانتے کہ خدا کا جھوٹ محال بالذات ہو ورنہ لازم آئے گا کہ انسانی قدرت خدا کی قدرت سے زائد ہو جائے گی۔

مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا:

"الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے"۔<sup>23</sup>

یعنی مولوی گنگوہی دیوبندی کے نزدیک جھوٹ قدرتِ الہی میں داخل ہے۔ (العیاذ باللہ)

محمود الحسن دیوبندی لکھتا ہے: "کذب متنازعہ فیہ صفات ذاتیہ میں داخل نہیں

---

<sup>22</sup>۔ یکروزی، مصنفہ، اسماعیل دہلوی، مطبوعہ، فاروقی، ص ۱۴۵

<sup>23</sup>۔ فتاویٰ رشیدیہ، حصہ اول، ص ۱۹

بلکہ صفات فعلیہ میں داخل ہے۔" <sup>24</sup>

مزید لکھتا ہے: "افعال قبیحہ مقدور باری تعالیٰ ہیں۔" <sup>25</sup>

دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک جھوٹ مقتدر الہی میں داخل ہے۔ جیسا کہ مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا "کلام لفظی افعال میں سے ہے اور صدق مرتبہ فعل میں مقدور ہے اور قدرت ضدین سے متعلق ہوتی ہے تو بوجہ مقدوریت صدق اس کی ضد کذب بھی مقدور ہوگا۔۔۔ الخ" <sup>26</sup>

دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک یہ کلیہ ہے کہ "حالانکہ یہ کلیہ ہے کہ جو مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے۔" <sup>27</sup>

میرے مسلمان بھائیو! غور کریں کہ ان کا یہ کلیہ کس قدر غلط و شنیع ہے اور اس خود ساختہ کلیہ کو کوئی بھی صاحب ایمان و صاحب علم تسلیم نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر یہ مان لیا جائے کہ جو مقدور العبد ہے وہ مقدور الہی بھی ہو تو یہ لازم آئے گا کہ چوری، شراب خوری،

---

<sup>24</sup>۔ الجہد المقل، مصنفہ، محمود الحسن، دیوبندی، ج ۲، ص ۴۰

<sup>25</sup>۔ الجہد المقل حراء، ص ۸۳

<sup>26</sup>۔ خلاصہ کلام تھانوی، بوادر النواہر، ج ۱، ص ۲۱۰

<sup>27</sup>۔ تذکرۃ الخلیل مصنفہ، عاشق اسی میرٹھی، مشن پریس میرٹھ، ص ۸۶ مضمون محمود الحسن دیوبندی، مندرجہ

اخبار نظام الملک ۲۵ اگست ۱۹۸۹ء

جہل، ظلم وغیرہ بھی مقدور الہی بن جائیں کیونکہ یہ چیزیں مقدور العبد ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ جو چیزیں مقدور العبد ہیں مثلاً چوری، شراب خوری، جہل، ظلم، بیوی کرنا، بچے جہنما، وغیرہ دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک یہ تمام امور اللہ تعالیٰ کے لیے ممکن ہیں۔ (العیاذ باللہ)

حالانکہ ایسی چیزوں و امور سے قدرت الہی کا کوئی تعلق نہیں۔ درحقیقت ان نام نہاد مولویوں کا کلیہ سراسر غلط ہے۔ اور علماء اسلام نے ان شنیع عقائد و باتوں کا ردّ بلیغ فرمایا ہے۔

امام رازی لکھتے ہیں: ان المؤمن لا يجوز ان يظن بالله الكذب يخرج بذلك عن الايمان۔<sup>28</sup>

"کسی مؤمن کے لیے جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لیے کذب کا گمان کرے کیونکہ اس سے وہ قائل بے ایمان ہو جائے گا۔"

صاحب مسامرہ فرماتے ہیں: لا يوصف الله تعالى بالقدرۃ على الظلم والسفه والكذب لان المحال لا يدخل تحت القدرۃ۔۔۔ الخ۔<sup>29</sup>

ترجمہ: ظلم، سفہ، کذب (بے وقوفی، جہالت) اور جھوٹ قدرت الہیہ کے تحت داخل

<sup>28</sup>۔ تفسیر کبیر، ج ۵، ص ۲۵۶

<sup>29</sup>۔ مسمرہ، ص ۱۸۰

نہیں ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے امکانِ کذب ہر گز نہیں ہے۔"

حضرت امام بن ہمام فرماتے ہیں:

وعند المعتزلة يقدر تعالى ولا يفعل۔<sup>30</sup>

ترجمہ: یہ معتزلہ کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو کذب (جھوٹ پر قدرت ہے مگر وہ کرتا نہیں)

عقائد کی مشہور و معتمد کتاب "عقائد عضدیہ" میں ہے "الكذب نقص والنقص عليه محال فلا يكون من الممكنات ولا تشمله القدرة۔"

ترجمہ: کذب نقص ہے اور نقص اللہ تعالیٰ کے لیے محال ہے پس خدا کے لیے امکانِ کذب نہیں ہو سکتا اور نہ کذب پر خدا کی قدرت کو دخل ہے۔"

مذکورہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں ہم نام نہاد مفتی سے یہ پوچھتے ہیں کیا یہ ذاتی اختلاف ہے؟ یا صرف فروعی اختلاف ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کی پاک و بے عیب ذات پر امکانِ کذب کا عیب لگانا ایمان ہے یا کفر؟ یہ فیصلہ نام نہاد مفتی پر چھوڑتے ہیں۔! فتدبر ولا تکن من المتعصبين الغافلين۔

---

<sup>30</sup>۔ مسمرہ، ص ۱۷۰

دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو بندوں کے کاموں کی پہلے کچھ خبر نہیں ہوتی۔<sup>31</sup>

"اور انسان خود مختار ہے، اچھے کریں یا نہ کریں، اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔"<sup>32</sup>

یہی عقیدہ معتزلہ کا بھی ہے جو انہوں نے رافضیوں سے لیا ہے، رافضیوں کا عقیدہ "بدأ" جس کا مطلب ہے کہ بعض عوم خدا پر بعد میں ظاہر ہوتے ہیں جن کا خدا کو پہلے کوئی علم نہیں ہوتا۔ شیعہ کی کتاب "اصول کافی" میں "بدأ" کا پورا باب باندھ کر اس کی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے: "اسی طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب کی شان ہے۔"<sup>33</sup>

مولوی اسماعیل دیوبندی وہابی کے نزدیک خدا تعالیٰ کا علم لازم و ضروری نہیں اور

31۔ ملاحظہ کریں، تفسیر بلخا لہیران، حسین علی دیوبندی، خلیفہ مجاز گنگوہی

32۔ تفسیر بلخا لہیران، ص ۱۵۶

33۔ تقویۃ الایمان، مصنفہ، اسماعیل ام دیوبند، اہل حدیث کا نفری، ص ۲۳

اس کا جہل ممکن ہے۔ (العیاذ باللہ) "کہ جب چاہے علم غیب دریافت کر سکتا ہے" اور اس کو غیب دریافت کرنے کا اختیار ہے مگر بالفعل نہ اسے علم ہے اور نہ وہ کچھ جانتا ہے۔ لفظ "اختیار" سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک خدا تعالیٰ کی صفت اختیار یہ ہے واجبہ نہیں اور اختیار مستلزم ہے حدوث کو۔ تو علم الہی ان کے نزدیک قدیم نہ ہوا۔ جب کہ کتب فقہ و عقائد میں صراحتاً موجود ہے۔

لو قال خدائے قدیم نیست یکفر کذافی التاتار خانیه<sup>34</sup>

"یکفر اذا وصف الله تعالى بما لا يليق به او انسبه الى الجهل او

العجز او النقص"<sup>35</sup>

دیوبندیوں وہابیوں کے امام اسماعیل دہلوی کی حد درجہ نادانی، تعصب و بغض اور سراسر جہالت دیکھئے کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے بغض و عداوت نکالنے کی خاطر باری تعالیٰ کی بھی صریح گستاخی کرنے سے باز نہیں آیا اور بندوں کی صفت کو خدا کی قدیم و بے عیب ذات پر چسپاں کر کے خود اپنا بھی اور اپنے متبعین کا ایمان برباد کر دیا۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

<sup>34</sup>۔ فتاویٰ گلگیری، ج ۲، ص ۲۶۲

<sup>35</sup>۔ فتاویٰ گلگیری، ج ۲، ص ۲۵۸

یہ تو اس طرح ہے جیسے کہ کوئی بے دین شخص کہے کہ زندہ رہنا خدا کے اختیار میں ہے، جب چاہے زندگی اختیار کر لے۔ یعنی اس کی صفت حیات مستقل و قدیم نہیں۔ (العیاذ باللہ) حالانکہ وہ حی و قیوم ہے۔ (نعوذ باللہ من خرافات الدیوبندیہ الخارجیہ الوہابیہ)

جب دیوبندی وہابی اللہ کے ہی علم (غیب) کے منکر ہیں تو پھر وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے علم کا انکار کریں تو تعجب کیا!

قرآن نے فیصلہ فرمایا:

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون۔

اسمعیل دہلوی لکھتا ہے: "تتزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلا جہت و محذات (الی قولہ) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است۔۔۔۔۔ الخ<sup>36</sup>

پتہ چلا کہ دیوبندی وہابی مذہب میں خدا تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک ماننا سخت گمراہی ہے۔ تو ان کے فتویٰ سے تمام آئمہ کرام و پیشوایان اسلام بدعتی و گمراہ ہوئے۔ (معاذ اللہ)

<sup>36</sup>۔ ایضاح الحق، مصنفہ، اسمعیل دہلوی، امام دیوبندیہ، ص ۵۳

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں:

"عقیدہ سیز دہم آنکہ حق تعالیٰ را مکان نیست و اورا جہہ از فوق و تحت متصور نیست و ہمیں است مذہب اہل سنت و جماعت" <sup>37</sup>

اور کتب فقہ اسلام میں واضح لکھا ہے: "یکفر بأثبات المکان للہ تعالیٰ"۔  
یعنی جو اللہ کے لیے مکان ثابت کرے وہ کافر ہے۔ <sup>38</sup>

فلذا ہم نام نہاد مفتی سے پوچھتے ہیں کہ کیا اختلافات فروعی ہیں؟ یا ذاتی ہیں؟ یا اصولی اختلافات ہیں کیونکہ ایک عقیدہ کفر ہے جب کہ دوسرا عقیدہ اسلام و ایمان! تو کیا کفر و ایمان کا اختلاف صرف ذاتی و فروعی ہوتا ہے۔ (فانہم حقائق الاسلام)

بارگاہ الوہیت میں گستاخیاں اور عقائد شنیعہ کے ساتھ ساتھ دیوبندیوں و ہابیوں کا شان رسالت و شان مصطفیٰ ﷺ میں نہایت قبیح و باطل عقائد و نظریات کا اظہار کرنا جو یقیناً کھلی گمراہی ہے۔

<sup>37</sup>۔ تحفہ اشاعرہ فیہ فارسی، مطبوعہ کلکتہ، ص ۲۵۵

<sup>38</sup>۔ فتاویٰ انگلیری، ج ۲، ص ۲۵۹



مولوی خلیل احمد دیوبندی وہابی لکھتا ہے "الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان، ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کے لئے خلاف نصوص قطعیہ کے بلادلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے"۔<sup>39</sup>

ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہر گز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ"۔<sup>40</sup>

معلوم ہوا کہ دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک ملک الموت اور شیطان لعین کا علم بھی سرور کون و مکان سے زیادہ ہے (العیاذ باللہ) ان ناپاک اور باطل عقائد کے متعلق علماء اسلام کا فیصلہ سماعت فرمائیں۔

امام اہل سنت حضرت علامہ شہاب الدین خفاجیؒ فرماتے ہیں: "فان من قال

---

<sup>39</sup>۔ براہین قاطعہ، مصنفہ خلیل احمد، صدر مدرس، دیوبندیہ سہارنپور، وصدقہ، رشید احمد گنگوہی، مطبوعہ

دیوبند، ص ۵۱

<sup>40</sup>۔ براہین قاطعہ، ص ۵۲

فلان اعلم منه ﷺ فقد عابه ونقص (الی قوله) والحکم فیہ حکم  
الساب من غیر فرق بینہما۔۔ الخ <sup>41</sup>

ترجمہ: جس شخص نے خدا کی کسی بھی مخلوق کا حضور کریم ﷺ سے زیادہ علم  
مانا تو بیشک اس شخص نے حضور کریم علیہ السلام کو عیب لگایا اور حضور کی تنقیص کی اور کسی  
بھی مخلوق سے آپ کا علم کم بتانے والے شخص اور آپ کو گالی دینے والے شخص میں کوئی فرق  
نہیں ہے۔۔۔ الخ

تو دیوبندیوں و ہابیوں کے امام نے حضور علیہ السلام کا علم ملک الموت اور شیطان  
کے علم سے کم بتا کر یقیناً حضور علیہ السلام کی تنقیص کی اور گالی دی ہے۔

اجمع العلماء علی ان شاتم النبی ﷺ المنتقص له کافر مرتد  
والوعید علیہ جار بعذاب اللہ له وحکمہ عند الامۃ القتل ومن شک فی  
عذابه وکفرہ فقد کفر لان الرضی بالکفر کفر۔۔ <sup>42</sup>

ترجمہ: تمام امت محمدیہ کے علماء اس بات پر متفق ہیں کہ جو شخص حضور اکرم

<sup>41</sup>۔ نسیم الریاض، شرح شفاء قاضی عیض، مصنفہ شہاب الدین خفاجی، ج ۴، ص ۲۳۵

<sup>42</sup>۔ نسیم الریاض، ج ۴، ص ۳۳۸

ﷺ کو گالی دے یا آپ کی تنقیص کرے وہ بیشک کافر مرتد ہے عذاب الہی کا مستحق ہے اور اس کا قتل واجب ہے اور جو شخص اس کو کافر کہنے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے کیونکہ کفر سے راضی ہونا بھی کفر ہے۔"

اور دیوبندی خود بھی اس بات کا اقرار کر چکے ہیں کہ صاحب نسیم الریاض کا یہ حکم درست ہے۔<sup>43</sup>

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے: بمقتضائے ظلمات بعضہا فوق بعض از وسوسئ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آن از معظمین گو جناب رسالت مآب باشد۔ پچندیں مرتبہ بہتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است۔۔۔۔۔ الخ۔<sup>44</sup>

یعنی خلاصہ یہ کہ زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کے ساتھ جماع کا خیال بہتر ہے اور بیل گدھے کے خیال سے بزرگوں اور جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کا خیال کئی درجے بدتر ہے۔ "العیاذ باللہ (نجانا اللہ سبحانہ من ہولاء الخرافات الدیوبندیہ الوہابیۃ الخارجیۃ)

<sup>43</sup>۔ دیکھئے المہند، ص ۲۵

<sup>44</sup>۔ صراط مستقیم، مصنفہ، اسماعیل دہلوی، مطبوعہ مجتہبائی ص ۸۶

حضرت امام غزالیؒ کا دیوبندی وہابی باطل عقیدہ و نظریہ کا رد:

"بحالت نماز "أحضر في قلبك النبي ﷺ وشخصه الكريم فقل السلام عليك ايها النبي -- الخ۔<sup>45</sup>

ترجمہ: التحیات پڑھتے وقت حضور کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کو دل میں حاضر کرو اور عرض کرو السلام عليك ايها النبي۔

فتاویٰ عالمگیری و در مختار میں ہے:

ويقصد بالفاظ التشهد معانيها مرادة له على وجه الإنشاء كان يحيى الله تعالى ويسلم على نفسه واوليائه لا الاخبار من ذلك -- الخ  
<sup>46</sup> اسی قول کے تحت علامہ شامیؒ فرماتے ہیں: ای لا يقصد الاخبار والحكاية عما وقع في المعراج -- الخ۔<sup>47</sup>

یعنی معراج میں مذکورہ واقعہ کی حکایت نہ کرے بلکہ خود اپنے سلام کہنے کی نیت

---

<sup>45</sup>۔ احیاء العلوم للغزالیؒ ج ۱، باب ۱، ص ۵۱

<sup>46</sup>۔ در مختار، ج ۱، ص ۳۵۸

<sup>47</sup>۔ فتاویٰ شامی، ج ۱، ص ۳۵۸، مطبوعہ مصر

کرے۔

علامہ اقبال اس باطل نظریہ کی تردید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ:

شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام

میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب (بال جبریل)

اسماعیل دہلوی، سرور کون و مکان ﷺ کی شان میں بے ادبی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم ان کے چھوٹے ہوئے"۔ مزید لکھتا ہے کہ "جو بشر کی سی تعریف ہو سو وہی کرو۔ سو اس میں بھی اختصار کرو"۔<sup>48</sup>

آقائے دو جہاں ﷺ کی صفات کمالیہ و خصائص نبوت و اوصاف حمیدہ کو چھوڑ کر صرف بڑا بھائی بتایا، یہ آپ علیہ السلام کی صریح بے ادبی و گستاخی ہے۔ حالانکہ صحابہ کرامؓ جیسی مقتدر و با عظمت ہستیاں بھی یہ جرأت نہ کر سکیں مگر نجدی وہابی دیوبندی بے باکانہ یہ جرأت کر بیٹھا (العیاذ باللہ)

<sup>48</sup>۔ تقویۃ الایمان، مطبوعہ دہلی، ص ۷۸، ۷۹۔

غور کریں بڑے بھائی کی بیوی تو ماں نہیں کہلاتی اور بھائی کے مرنے یا طلاق دینے کے بعد اس کی بیوی سے نکاح بھی درست ہوتا ہے۔ جب کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ازواجِ مطہرات ہیں اور امت کی مائیں ہیں اور تا قیامت ان سے امت کے کسی فرد کا نکاح حرام ہے۔ کیا دیوبندی وہابی کو یہ واضح ترین فرق نظر نہیں آتا؟ ہائے رے یہ تعصب! اللہ کی پناہ۔ تو آپ علیہ السلام کو بڑا بھائی کہنا کس قدر توہین ہے۔ نام نہاد مفتی سے پوچھئے کیا یہ ذاتی و فروعی اختلاف ہے؟ یقیناً نہیں بلکہ یہ اصولی اختلاف ہے کیونکہ عظمت و تعظیم مصطفیٰ ﷺ اصل ایمان ہے اور اس کے برخلاف توہین و گستاخی کرنا کفر ہے اور حیطِ اعمال کا سبب ہے۔ بقولہ تعالیٰ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ (فَافْهَمُوا إِلَهًا مَّفْتًى وَلَا تَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ)

دَعَا مَا دَعَتَهُ النَّصَارَىٰ فِي نَبِيِّهِمْ

وَاحْكُم بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيهِ وَاحْكُم

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے: "یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا

وہ اللہ کی شان کے آگے چہرے سے بھی زیادہ ذلیل ہے"۔<sup>42</sup>

ہر مخلوق میں انبیاء کرام بھی داخل ہیں اور انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ نے بڑی شان و عظمت عطا فرمائی خصوصاً سید الانبیاء ﷺ کو مخلوق میں سب سے زیادہ عظمت عنایت فرمائی ہے۔ تو بقول دیوبندی وہابی امام کے انبیاء کرام اور خصوصاً سید الانبیاء علیہم السلام بھی چہرے سے زیادہ ذلیل ہیں"۔ معاذ اللہ، ثم معاذ اللہ۔ (نقل کفر کفر نباشد)

کیا یہ محبوبان خدا انبیاء کرام اور سید الانبیاء علیہم السلام کی شان مبارک میں سراسر گستاخی نہیں ہے۔

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ:

لَا يُمْكِنُ الشَّاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مزید لکھتا ہے: "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔۔ الخ"۔<sup>50</sup>

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کو بے شمار اختیارات عنایت

---

49۔ تقویۃ الایمان، ص ۱۶، مطبوعہ دہلی

50۔ تقویۃ الایمان، ص ۲۳

فرمائیں ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "انما انا قاسم واللہ يعطی"۔ بیشک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ یعنی اللہ کے خزانے تقسیم کا اختیار اللہ نے اپنے محبوب کریم علیہ السلام کو عطا فرمایا ہے۔

قرآن کریم میں منصب نبوت کے فرائض بتاتے ہوئے ارشاد ہوا:

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم  
یتلوا علیہم ایتہ ویزکیہم ویعلہم الكتاب والحکمة وان کانوا من  
قبل لغی ضلل مبین۔

اگر اختیار نہ ہوتا تو امت کو تعلیم کتاب و حکمت کس طرح دیتے اور تزکیہ نفس کس  
طرح فرماتے؟ معرفت الہی کی منزل کیسے طے کراتے؟

آقائے دو جہاں سرورِ انبیاء علیہ السلام کے مقام و مرتبے و اختیار کی پہچان نہ  
کر پائے۔ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: انی قد اعطیت مفاتیح خزائن



یقیناً مجھے زمین کے خزانے کی کنجیاں عطا فرمائی گئی ہیں۔"

اسمعیل دہلوی کا ایک اور باطل نظریہ ملاحظہ کیجئے۔ لکھتا ہے: یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔<sup>52</sup>

اسمعیل دہلوی وہابی امام دیوبندیہ نے حضور علیہ السلام پر جھوٹ باندھا ہے کیونکہ آپ علیہ السلام نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی اور جو حضور علیہ السلام پر قصداً جھوٹ باندھے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ حدیث شریف ہے: من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ علی النار۔

ترجمہ: جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔  
دوسرا باطل نظریہ ہے کہ محبوب خدا ﷺ کو مر کر مٹی میں ملنے والا کہا۔ یہ صریحاً گستاخی ہے۔ قرآن کریم میں ہے: یا ایہا الذین آمنوا لاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولكن لاتشعرون۔

<sup>51</sup>۔ بخاری، ج ۱، ص ۵۰۸

<sup>52</sup>۔ تقویۃ الایمان، ص ۶۹

اللہ نے ان لوگوں کو مردہ کہنے سے منع فرمایا جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں، حالانکہ شہداء کا مرتبہ انبیاء کرام علیہم السلام کے مرتبے سے کئی درجہ کم ہے تو جب شہداء کو مردہ کہنا منع ہے تو انبیاء کرام خصوصاً سید الانبیاء علیہم السلام کو مر کر مٹی میں ملنے والا کہنا یقیناً اشد ترین ممنوع و حرام ہے۔ اور جب کہ انبیاء کرام کا ہر لمحہ فی سبیل اللہ ہی ہے کیونکہ وہ اللہ کے منتخب کردہ اور اس کے پیغمبر ہیں۔ تو وہ شہداء بھی ہیں۔ حدیث مبارکہ میں ہے: ان اللہ حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے مبارک جسموں کو کھائے۔

فلہذا انبیاء کرام اور سید الانبیاء علیہم السلام کو مر کر مٹی میں ملنے والا کہنا صریحاً گستاخی و کفر نہیں؟ یقیناً ہے، تو نام نہاد مفتی بتائے کہ یہ اختلاف ذاتی و فروعی ہے یا اصولی ہے؟ ہم دعوت دیتے ہیں نام نہاد مفتی اور دیوبندی وہابی مولویوں کو کہ وہ تعصب و حسد و جہالت کی پٹی آنکھوں اور دل سے اتار کر ان عقائد باطلہ سے توبہ کریں اور اپنی آخرت و دنیا کو سنواریں۔ کہیں خسر الدنیا والآخرہ ان کے مقدر میں نہ ہو۔

حضور ﷺ کی صفت خاصہ رحمۃ العلمین میں ہرزہ سرائی کرتے ہوئے مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی وہابی نے رحمۃ العلمین کو حضور علیہ السلام کا خاصہ ہونے کا انکار کیا

ہے۔ (معاذ اللہ)

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ رحمۃ المعلمین مخصوص آنحضرت ﷺ سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں؟

الجواب: لفظ رحمۃ المعلمین صفتِ خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں۔<sup>53</sup>

مولوی تھانوی دیوبندی لکھتا ہے: حضرت گنگوہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت حاجی صاحب کی وفات کی خبر ملی۔ کئی روز حضرت مولانا گنگوہی کو دست آتے رہے اس قدر صدمہ اور رنج ہوا تھا۔ بظاہر یہ معلوم نہ تھا کہ اس قدر محبت حضرت کے ساتھ ہوگی۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ حضرت کی نسبت بار بار رحمۃ المعلمین فرماتے تھے۔<sup>54</sup>

آج نماز جمعہ پر یہ خبر جان کاہ سن کر دل حزیں پر بے حد چوٹ لگی کہ رحمۃ للعالمین (مفتی محمد حسن دیوبندی لاہور) دنیا سے سفر آخرت فرما گئے۔

مذکورہ بالا حوالہ جات سے پتہ چلا کہ دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک رحمۃ المعلمین حضور سرور دو جہاں ﷺ کی صفتِ خاصہ نہیں بلکہ دیوبندی مولوی بھی رحمۃ المعلمین ہیں۔

<sup>53</sup>۔ فتاویٰ رشیدیہ مصنفہ، گنگوہی، ج ۲، ص ۹

<sup>54</sup>۔ اضافات یومیہ، تھانوی، ج ۱، ص ۱۰۵، تذکرہ حسن بحوالہ، ہنامہ تجلی دیوبند، ہنامہ نوری کرن بریلی فروری

(العیاذ باللہ) کیا یہ حضور علیہ السلام کے ساتھ برابری کا دعویٰ نہیں ہے؟ کیا یہ قرآنی تعلیمات کے منافی نہیں ہے؟ قرآن نے تو کسی نبی علیہ السلام کو بھی رحمۃً للعالمین سے نہیں پکارا سوائے خاتم النبیین ﷺ کے!۔

معلوم ہوا کہ دیوبندی مولوی انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہوئے۔ (نعوذ باللہ من سوء الاعتقاد)

تقویۃ الایمان ص اس پر لکھا ہے: "کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا"۔ (العیاذ باللہ)

جبکہ دوسری طرف دیوبندی وہابیوں کو اپنی آخرت کا بھی پتہ ہے "چوتھی بات یہ فرمائی جیسے یقین ہو کہ جنت میں ضرور جائیں گے"۔<sup>55</sup>

"اور کشف ہے کہ لوگ اس کو بڑی چیز سمجھتے ہیں کہ جو چیز سب لوگ دیوار کے پرلی طرف جا کر دیکھ سکتے ہیں، وہ اس نے یہاں بیٹھے دیکھ لی، یہ بات تو کافر کو بھی حاصل ہو سکتی ہے"۔<sup>56</sup>

تقویۃ الایمان کے مولوی کے نزدیک نبی و ولی کو کچھ پتہ نہیں (العیاذ باللہ) جب کہ

<sup>55</sup>۔ اراواح ثلاثہ تھانوی، ص ۳۵

<sup>56</sup>۔ افادات یومیہ، تھانوی، ۴۴۱

نبوت کے معنی میں یہ بات ہے کہ اخبار عن الغیب تو نبی کو کس طرح کچھ پتہ نہ ہو؟ عجیب بات ہے! تو ان کم عقل لوگوں سے پوچھا جائے کہ جب نبی کو کچھ خبر نہیں (معاذ اللہ) تو ان احمقوں کو یہ علم کہاں سے مل گیا؟ یہ علامہ، مولانا، پیر، حضرت وغیرہ وغیرہ بن بیٹھے؟ اور اولیاء کے بارے میں حدیث میں آیا ہے:

اتقوا من فراسة المؤمن فإنه ينظر بنور الله۔ یعنی مومن (کامل) کی فراست (قلبی) سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ اور انبیاء و اولیاء کے برعکس دیوبندی وہابی مولویوں کو دنیا اور آخرت کی خبر ہے۔ (العیاذ باللہ)

تقویۃ الایمان ایک رسوائے زمانہ کتاب ہے جو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی خرافات سے بھری کتاب "کتاب التوحید" کا چرہ ہے۔ جس میں شان خداوندی، شان رسالت اور شان اولیاء میں نہایت گستاخانہ نظریات و عقائد لکھے ہیں۔ (نعوذ باللہ من خرافات الوہابیۃ) اس تقویۃ الایمان کتاب اور اس کے مؤلف اسمعیل دہلوی کی تائید و تصدیق دیوبندی مولویوں نے کی ہے:

جیسا کہ فتاویٰ حقانیہ، ج ۱، ص ۲۰۹ پر لکھا ہے: سوال: کیا شاہ اسمعیل شہید واقعی ایک عالم باعمل اور ولی اللہ تھے؟ نیز ان کی تصنیف "تقویۃ الایمان" کیسی کتاب ہے؟ بعض لوگ آپ کو کافر کہتے ہیں؟ آیا درست ہے یا غلط؟

الجواب: حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ کا ایک عالم با عمل، ولی کامل اور مجاہد فی سبیل اللہ ہونا ناقابل انکار ہے، اہل اسلام آج تک آپ کے کردار کو سراہتے ہیں، آپ ہی کی تعلیم جہاد نے مسلمانان ہند میں جذبہ جہاد پیدا کیا جو آزادی ہند پر منتج ہوا۔ اور آپ کی تصنیف "تقویۃ الایمان" کے بارے میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کا فتویٰ یہ ہے کہ "اسماعیل شہیدؒ کی تالیف "تقویۃ الایمان" نہایت عمدہ اور سچی کتاب ہے اور موجب قوت و اصلاح ایمان کی ہے اور قرآن و حدیث کا پورا مطلب اس میں ہے اس کا مؤلف شاہ اسماعیل شہیدؒ ایک مقبول بندہ تھا ان کو جو کافر جانتا ہے وہ خود شیطان ملعون حق تعالیٰ کا ہے"۔<sup>57</sup>

قارئین کرام! ملاحظہ فرمائیں تقویۃ الایمان کی گستاخانہ باتوں کے باوجود دیوبندی مولویوں کی اس کی تائید و تصدیق و تحسین کرنا اس کے کفر کو تسلیم کرنا ہے اور رضا بکفر ہونا ہے۔ تورضا بکفر کفر ہے۔

ہم نام نہاد مفتی سے پوچھتے ہیں کیا یہ اختلافات ذاتی و فروعی ہیں؟ یقیناً یہ اختلافات ذاتی و فروعی نہیں ہیں بلکہ اصولی و عقائد کے صحیح غلط ہونے کے اختلاف ہیں۔ لہذا نام نہاد مفتی اور اس کے متبعین و مصدقین کو اپنے گستاخانہ و باطل الفاظ سے توبہ کرنا لازم ہے۔ تجدید ایمان و تجدید نکاح کرنا لازم ہے۔

<sup>57</sup>۔ فتویٰ رشیدیہ، کتاب الایمان والکفر، بحوالہ فتویٰ حقایق، ج ۱ ص ۲۰۹

مذکور بالا عبارت جو تقویۃ الایمان اور دیگر دیوبندی مولویوں کی کتب سے بحوالہ پیش کی گئی ہیں وہ التزامات کفریہ پر مشتمل ہیں۔ اور ان کتب کے مولوی بھی اپنے ان عقائد کفریہ کی بناء پر کافر ہیں اور دیوبندی وہابی یا کوئی بھی شخص ان عبارات کفریہ کا قائل ہو یا مصدق و تائید کرنے والا ہو یا تاویلات باطلہ و فاسدہ کرنے والا ہو وہ کافر ہے۔ ان عبارات کو پڑھ کر سن کر جان بوجھ کر خاموش رہنا بھی ان کفریہ عقائد پر رضا کی علامت ہے جب کہ غیر کے کفر پر رضا بھی کفر ہے۔

ملا علی قاریؒ شرح فقہ اکبر میں تحریر فرماتے ہیں "وفي المحيط اذا سكت القوم عن المذکر وجلسوا عنده بعد تكلّمه بالكفر كفروا۔" <sup>58</sup>

حدیث شریف میں ہے: کما فی حدیقۃ والرضاء بکفر نفسہ فانہ کفر مطلقاً والرضاء بکفر غیرہ مطلقاً عند البعض ای بعض العلماء قال فی شرح الدر ورضاء بکفر نفسہ کفر بالاتفاق وامر الرضاء بکفر غیرہ فقد اختلفوا فیہ <sup>59</sup>

ان عبارات کی روشنی میں ہم نام نہاد مفتی کو دعوت دیتے ہیں کہ جس طرح اس

<sup>58</sup>۔ شرح فقہ اکبر، ص ۱۶۵

<sup>59</sup>۔ حدیقہ ج ۱، ص ۴۴۹

نے لوگوں کے مجمعے میں علی الاعلان کفریات سے رضا کا اظہار کیا اور اصولی (عقلندہ) کے اختلافات کو ذاتی و فروعی کہہ کر علماء اہل حق پر الزام لگایا ہے، اسی طرح وہ مجمعے میں علی الاعلان توبہ کرے تجدید ایمان و تجدید نکاح اس پر لازم ہے: جیسا کہ صاحبِ نبراس لکھتے ہیں:

کما فی النبراس ومن صدر عنه ما یوجب الکفر حبطت حسناته  
ووجب اعادة الحج وتجديد النکاح بعد تجديد الايمان ولا یکفیه  
الايمان بکلمة الشهادة علی حسب العادة مالم یقصد تجديد الايمان  
- 60 وقال صاحب المضمرات نقلا عن الذخيرة يؤمر بالتوبة والرجوع  
عن ذلك وتجديد النکاح بینہ وبين امرأة - 61

اسی طرح جو ان کلماتِ گستاخانہ کو سن کر خاموش تماشاخی بن کر بیٹھے ہیں ان پر بھی اس کا رد کرنا لساناً اگر وہ اہل علم ہیں، تو ضروری ہے ورنہ وہ شیطانِ آخرس کے زمرہ میں داخل ہو گئے۔ اور جو اہل علم نہیں وہ کم از کم دل میں ضرور برا جائیں اور اس کا اظہار کریں ورنہ وہ اضعف الایمان سے بھی دور ہو جائیں گے۔ (نعوذ باللہ من سوء الادب)

60۔ نبراس، ص ۷۱

61۔ ص ۷۱



مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی اپنی کتاب "تحذیر الناس" ص ۵ پر لکھتا ہے:

"انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو عموم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں؟ (معاذ اللہ) کیا یہ بارگاہ محبوب خدا ﷺ میں گستاخی نہیں؟ کیا آپ علیہ السلام سے ہمسری نہیں بلکہ آپ علیہ السلام سے آگے بڑھنے کی جرأت نہیں؟ یقیناً ہے۔"

حالانکہ صحیح حدیث میں صحابہ کرامؓ کے متعلق وارد ہے: میرا صحابی ایک مد جو یا کھجور کی گٹھلی خیرات کرے اور کوئی دوسرا (یعنی غیر صحابی) اُحد پہاڑ کے مثل سونا خیرات کرے تو بھی صحابہؓ کی خیرات کے برابر نہیں ہو سکتا۔"

غور کریں جب نبی علیہ السلام کے صحابیؓ کے عمل کے برابر بھی دوسرے امتی کا عمل نہیں ہو سکتا تو انبیاء کرام خصوصاً سید الانبیاء علیہ السلام کے عمل کے برابر کس طرح ہو سکتا ہے چہ جائیکہ زیادہ ہو۔ ہم بارگاہ الہی میں دعا کرتے ہیں کہ دیوبندیوں وہابیوں کے احمقانہ و متعصبانہ و گستاخانہ نظریات سے ہمیں محفوظ فرمائے۔

مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی اپنی کتاب "تصفیۃ العقائد" ص ۲۳ پر لکھتا ہے:

دروغ بھی کئی طرح پر ہوتا ہے، جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں، ہر قسم سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں۔"

مزید لکھتا ہے: بالجملة علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے پاک ہیں، خالی غلطی سے نہیں۔<sup>62</sup>

کسی شخص نے یہی عبارتیں بغیر مصنف کا نام ذکر کیے مفتیان دیوبند سے ان کے متعلق فتویٰ پوچھا انہوں نے حکم دیا کہ "ان عبارتوں کا مصنف گمراہ کافر ہے اور اس کا نکاح فاسد ہوا۔"<sup>63</sup>

پتہ چلا کہ دیوبندی وہابی مولویوں کے نزدیک فخر و عالم باعث کائنات معلم کائنات ﷺ دروغ (کذب) سے معصوم نہیں۔ (العیاذ باللہ) حالانکہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے الانبیاء معصومون عن الصغائر والكبائر

اور آپ علیہ السلام صادق و امین ہیں۔ کذب عیب ہے اور ذاتِ مصطفیٰ ﷺ عیب سے پاک ہے۔ جب کہ "کذب" منصبِ نبوت کے بھی منافی ہے۔

حضرت حسانؒ جو آپ علیہ السلام کے سامنے ثنائے مصطفیٰ کرتے تھے اور آپ علیہ السلام ان کے لیے اپنی چادر بچھا دیتے: وہ فرماتے ہیں:

خلقت مبرأ من کل عیب

<sup>62</sup>۔ تصفیۃ العقائد، ص ۲۵

<sup>63</sup>۔ تجل دیوبند، مئی ۱۹۵۶، ص ۳، کالم ۱

## کأنک قد خلقت کما تشاء

مولوی رشید احمد گنگوہی نے ایک سوال کے جواب میں لکھا: سوال: صحابہ پر طعن و مردود کہنے والا سنت و جماعت سے خارج ہو گیا نہیں۔۔۔ الخ

الجواب: وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سے سنت و جماعت سے خارج نہ ہو گا فقط۔<sup>64</sup>  
 جب کہ علمائے اہل سنت و جماعت کا نظریہ ہے کہ: جو حضرات شیخین صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما خواہ ان میں سے ایک کی گستاخی کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے کتب معتدۃ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصریحات پر مطلق کافر ہے۔<sup>65</sup>

اور امام اعظم سراج الامۃ امام ابو حنیفہؒ سے اہل سنت و جماعت کی علامات میں منقول ہے: فضیلة الشیخین حب الختین والمسح علی الخفین۔

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے: "سب انبیاء اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔"<sup>66</sup> (العیاذ باللہ)

<sup>64</sup>۔ فتاویٰ رشیدیہ، ج ۲، ص ۴۱

<sup>65</sup>۔ رد الرفضہ، مصنفہ، مولانا احمد رضا کاں بریلویؒ ص ۲

<sup>66</sup>۔ تقویۃ الایمان، ص ۶۳

انبیاء و اولیاء کی شان میں سراسر گستاخی ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور انبیاء و اولیاء میں موازنہ و مقابلہ کر کے گستاخی کی ہے کیونکہ اللہ خالق ہے اور انبیاء و اولیاء اس کی مخلوق ہیں۔ تو خالق و مخلوق میں کس طرح مقابلہ و موازنہ ہو سکتا ہے؟ یہ بدعتِ مذمومہ دیوبندی وہابیوں کی خود ساختہ ہے جو سراسر گمراہی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو انبیاء و اولیاء کی شان و عظمت بیان فرماتا ہے جب کہ دیوبندی وہابی مولوی ان کی شان کو کم کرنے کے چکر میں رہتا ہے۔ (نعوذ باللہ من ہذہ الجہالۃ)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ۔ یعنی عزت اللہ کے لیے ہے، اس کے رسول کے لیے اور مومنوں کے لیے ہے۔ "مگر منافقین نہیں جانتے۔

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں فرمایا: وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا وَهُوَ (موسیٰ علیہ السلام) اللہ کے نزدیک وجیہ (معزز و باوقار) ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ یعنی وہ (عیسیٰ علیہ السلام) دنیا و آخرت میں وجیہ ہیں"

اور جو کمالات و مراتب تمام انبیاء کو عطا ہوئے وہ سب اللہ کے حبیب ﷺ کو عطا ہوئے ہیں۔ آپ علیہ السلام سب سے بڑھ کر وجیہ ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو بھی عزت و تکریم عطا فرمائی: وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ۔۔۔ الخ

اور یقیناً ہم نے بنی آدم کو تکریم و عزت عطا کی۔

تقویۃ الایمان ص ۳۵، پر مولوی اسمعیل دہلوی لکھتا ہے: "اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی، ولی اور جن و فرشتہ جبریل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے۔"

مزید لکھتا ہے: "پس وجود مثل نبی ﷺ داخل باشد تحت قدرت الہیہ و هو المصوب"۔<sup>67</sup>

ملاحظہ کیجئے دیوبندیوں وہابیوں کے پیشوا کے نزدیک حضور نبی اکرم ﷺ کی مثل نبی پیدا ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح وہی عقیدہ مرزائیوں قادیانیوں کے بھی ہیں۔ چنانچہ مرزائانی لکھتا ہے:

"اس قسم کے نبیوں کی آمد سے آپ کے آخر الانبیاء ہونے میں کسی طرح فرق نہیں آتا"۔<sup>68</sup>

مرزا قادیانی لکھتا ہے: "اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور

---

<sup>67</sup>۔ یکروزی مصنفہ اسمعیل، ص ۱۳۸

<sup>68</sup>۔ دعویۃ الامیر، ص ۳۸

پر محمدیت کی چادر پہنائی گئی کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں۔" 62

ہمارے (اہل سنت و جماعت) کے نزدیک مرزائی قادیانی نظریہ سراسر باطل و غلط ہے اور اسی طرح دیوبندی وہابی نظریہ بھی قطعاً غلط ہے، اور تقویۃ الایمان وہی کتاب ہے جس کو گنگوہی دیوبندی اپنے فتویٰ میں ہر دیوبندی کا ایمان بتاتا ہے۔ (نجانا اللہ من هذا سوء الاعتقاد) حالانکہ تمام اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ اگر بقول دیوبندیہ آپ کے برابر کوئی نبی پیدا ہو سکے گا تو وہ بھی خاتم النبیین ہوگا۔ ورنہ برابری کا دعویٰ غلط ہو جائے گا۔ اور جب وہ خاتم النبیین ہوگا تو حضور علیہ السلام خاتم النبیین نہ رہیں گے نیز قرآن کریم کا جھوٹا ہونا بھی لازم آئے گا۔ اور چونکہ حضور علیہ السلام خاتم النبیین ہیں لہذا آپ کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا محال بالذات ہے۔ اور تمام امت محمدیہ کا یہی عقیدہ ہے۔ مسائرہ مع مسامرہ ص ۸۰ پر لکھا ہے:

المحال لا یدخل تحت القدرة۔ یعنی محال چیزیں قدرت الہیہ کے تحت حاصل نہیں۔ تو دیوبندیوں وہابیوں نے مثل نبی کو داخل قدرت الہیہ شمار کر کے حضور علیہ السلام کے بعد ایک دوسرے خاتم النبیین کا امکان مان لیا۔ یہ مذکورہ بالا عبارات دیوبندیہ وہابیہ اور مرزائیہ قادیانیہ کفر و گمراہی نہیں ہیں؟ یقیناً ہیں تو نام نہاد مفتی بتائے یہ اختلاف ذاتی

69۔ کشمینی نوح، ص ۳۳

یا فروعی ہے؟ کیا یہ کسی مال پر، یا زمین، یا اقتدار پر اختلاف ہے؟ نہیں بلکہ اصولی اختلاف ہے کیونکہ یہ اختلافِ شانِ مصطفیٰ ﷺ کے مسئلے پر ہے جو یقیناً اصولی مسئلہ ہے۔ (فافہم ولا تلکن من الغافلین)

دیوبندی مولویوں کا محمد بن عبدالوہاب نجدی اور وہابیت کی تائید کرنا۔  
رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے: "شیخ ابن عبدالوہاب نجدی کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے۔ حنبلی مذہب رکھتے تھے۔"<sup>70</sup>

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے: "بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں، یہاں فاتحہ و نیاز کے لیے کچھ مت لایا کرو۔"<sup>71</sup>

سوانح مولانا یوسف کاندھلوی ص ۹۵ پر ہے: "ہم خود اپنے بارے میں صفائی سے عرض کرتے کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں"

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے: "اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو تو سب کی تنخواہ کر دوں پھر (لوگ) خود ہی وہابی بن جائیں۔"<sup>72</sup>

<sup>70</sup>۔ فتاویٰ رشیدیہ، ص ۱۹، ج ۱

<sup>71</sup>۔ اشرف السوانح، ج ۱، ص ۵

<sup>72</sup>۔ الافاضات یومیہ، ج ۵، ص ۶۷

"وہابی کے معنی ہیں بے ادب با ایمان"۔<sup>73</sup>

تبلیغی جماعت کا مقصد بھی دیوبندیت و وہابیت کو پھیلانا ہے۔ تبلیغی جماعت کے بانی محمد الیاس میواتی نے ایک دفعہ کہا: "حضرت (مولانا اشرف علی) تھانویؒ نے بہت بڑا کام کیا ہے پس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی۔"<sup>74</sup>

مولوی محمد یوسف نے ایک تقریر میں کہا تھا "حضرت شاہ اسماعیل اور حضرت سید احمد شہید اور ان کے ساتھی دینداری کے لحاظ سے بہترین مجموعہ تھے۔ وہ جب سرحدی علاقے میں پہنچے اور وہاں کے لوگوں نے ان کو اپنا بڑا بنالیا تو شیطان نے وہاں کے کچھ مسلمانوں کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ یہ دوسرے علاقے کے لوگ ان کی بات یہاں کیوں چلے انہوں نے ان کے خلاف بغوت کرائی ان کے کتنے ہی ساتھی شہید کر دیئے گئے۔"<sup>75</sup>

مذکورہ بالا عبارات سے پتہ چلا کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی، اسماعیل دہلوی اور سید

---

<sup>73</sup>۔ الاقاضات یومیہ، ج ۵، ص ۶۷

<sup>74</sup>۔ ملفوظات، مولانا الیاس

<sup>75</sup>۔ مسلمانوں کو امت بننے کی دعوت، ص ۳



احمد دیوبندیوں وہابیوں کے پیشوا ہیں اور یہ سب لوگ عقائد میں متحد ہیں۔ اور کفریات کے قائل و مصدق ہیں۔ ان کے متعلق صاحب درمختار نے فرمایا: "اور خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا الہی معصیت کا مرکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے۔ الخ"۔

علامہ شامیؒ اس کے حاشیہ میں فرماتے ہیں: "جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ابن عبد الوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متعجب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتلاتے تھے لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے۔

اسی بناء پر انہوں نے اہل سنت اور علمائے اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔ الخ

یہ وہ عقائد باطلہ ہیں دیوبندیوں وہابیوں کے جن میں اللہ تعالیٰ اس کے محبوب ﷺ اور اولیاء کی صریحاً گستاخیاں کی گئی گالیاں دی گئی، مسلمانوں کو بدعتی، گمراہ اور کافر کہا گیا۔

نام نہاد مفتی بتائے کیا یہ اختلافات ذاتی و فروعی ہیں؟ یا اصولی ہیں؟

إذا كان الغراب امام قوم

سيهديهم طريق الهالكين

بعثۃ الحیران میں ایک گستاخانہ خواب کا تذکرہ: "حضور ﷺ پل صراط پر میرے گلے سے لگ کر جا رہے تھے میں نے دیکھا کہ آپ گر رہے ہیں، میں نے آپ کو پکڑا اور گرنے سے بچا لیا۔" 76

وہ ہستی جسے اللہ نے رحمۃ<sup>۱</sup> لعلمین بنا کر بھیجا، اور جس محبوب کی رحمت تمام کائنات کو تھامے ہوئے ہے اس ہستی کے بارے میں کتنی گستاخی کی کہ "وہ گر رہے تھے اور بعثۃ الحیران کا دیوبندی گستاخ مولوی آپ علیہ السلام کو گرنے سے بچا رہا ہے۔" (استغفر اللہ) حالانکہ قرآن کی آیت واضح اعلان کر رہی ہے کہ آپ علیہ السلام لوگوں کو جہنم سے بچانے والے ہیں۔

وان کنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها۔۔۔ الخ 77

اور مقام شفاعتِ نواب کا منصب ہے۔ جو گناہگاروں کو جہنم سے بچانے کے لیے اور شانِ مصطفیٰ ﷺ ظاہر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے عطا کیا: عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً۔ 78

76۔ میرے، بلعۃ الحیران، مصنفہ، مولوی حسین علی دیوبندی، ص ۸

77۔ بقرة:

78۔ بنی اسرائیل:

اور قیامت کے دن پہل صراط پر سے گرنے والوں کے لیے آپ علیہ السلام فرمائیں گے۔ سلم سلم اے اللہ! اسے گرنے سے بچالے تو آپ علیہ السلام کی دعا کے سبب وہ گرنے سے بچیں گے۔ تو بتائیے کون کس کو گرنے سے بچانے والا ہے؟

بخاری الحیران ص ۴۳، پر لکھا ہے: طاعوت کا معنی کلمہ عبد من دون اللہ فہو

الطاعوت"

اس معنی بموجب طاعوت جن، اولیاء اور ملائکہ اور رسول کو بولنا جائز ہوگا۔ یا مراد

خاص شیطان ہے۔" (العیاذ باللہ)

انبیاء کرام، اولیاء کرام اور ملائکہ کرام کو طاعوت کہنا دیوبندی وہابی کے نزدیک جائز ہے۔ حالانکہ طاعوت کا معنی شیطان کیا گیا ہے۔ اور شیطان تو دشمن خدا ہے جب کہ انبیاء، اولیاء اور ملائکہ محبوبان خدا ہیں۔ تو کیا محبوبان بارگاہ الہی کو دشمن خدا کا لقب "طاعوت" دینا گستاخی نہیں؟ نام نہاد مفتی اور اس کے مؤیدین بتائیں کہ کیا یہ ذاتی و فروعی اختلاف ہے؟ اگر کوئی تمہارے باپ یا استاد کو شیطان یا طاعوت کہے تو تم اسے گستاخی نہیں سمجھو گے؟ کیا تمہیں باپ و استاد کی عزت و غیرت اجازت دے گی کہ ایسے شخص سے رابطہ رکھو یا اس کی تعریف کرو یا اس کی عزت کرو یا یہ کہہ کر مال دو کہ یہ فروعی اختلاف ہے؟ نہیں ہر گز نہیں تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر اس ذاتِ بابرکت جو معلم کائنات ہیں جو ہمارے روحانی والد محترم

ہیں جو مومنوں کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں، جن کا حق سب سے مقدم ہے، جن کی محبت اصل ایمان ہے، تو کیا محبوب رب العلمین ﷺ کے احسانات کا یہ صلہ ہے کہ اس ہستی کو "طاغوت" کہنے سے شرم و عار محسوس نہ ہو۔ (معاذ اللہ)

اور اسے ذاتی اختلاف کہہ کر ٹال دیا جائے، ہر گز نہیں یہ ذاتی و فروعی اختلاف نہیں ہے بلکہ اصولی اختلاف ہے۔ جو شخص نبی کریم علیہ السلام، انبیاء کرام، ملائکہ کرام یا اولیائے کرام کو طاغوت کہے وہ خود بڑا شیطان و گمراہ و کافر ہے۔ (نجانا اللہ من ہذہ الکفریات)

امام احمد رضا لکھتے ہیں:

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی

مجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

بعض الحیران ص ۲۴۴، پر لکھا ہے: اور رسولوں کا کمال سلامت رہنا عذاب الہی سے

فقط"۔ (العیاذ باللہ) دیوبندی وہابی مولویوں کے نزدیک رسولوں کا یہی کمال ہے بس اور وہ

بھی عذاب الہی سے سلامت رہتا۔ عجیب احمقانہ نظریہ و سوچ ہے ان کی۔ انبیاء و رسل تو اللہ

کے نمائندے ہیں، اللہ نے انہیں نبوت سے سرفراز فرمایا ہے۔ تو کیا انہیں عذاب دے

گا؟ (معاذ اللہ)

یہ شانِ الٰہی و شانِ انبیاء کے خلاف ہے۔ اللہ جنہیں علم نافع و ولایت عطا فرماتا ہے انہیں عذاب نہیں دیتا تو انبیاء جنہیں اللہ نے تمام مخلوقات سے بہتر و افضل بنایا اور اپنا مقرب بنایا انہیں عذاب دینے کا عقیدہ و نظریہ یقیناً گستاخانہ ہے حالانکہ انبیاء کرام کی شفاعت سے تو دوسرے لوگوں کو عذاب سے سلامتی ملے گی، پھر ایسی ہستیتوں کے متعلق یہ بات کہنا کہ ان کا کمال صرف عذابِ الٰہی سے سلامت رہنا، یہ گستاخی ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل کو بے شمار کمالات عنایت فرمائے ہیں۔ جن میں ایک یہ بھی ہے کہ: **الانبياء كلهم معصومون عن الكبائر والصغائر۔**

☆ قرآن مجید کے بارے میں دیوبندی وہابی کا نظریہ یہ ہے کہ فصاحت و بلاغت کوئی کمال نہیں (معاذ اللہ) چنانچہ بعثۃ الحیران میں ہے: "اس جگہ مفسرین کرام یہ معنی کرتے ہیں کہ قرآن بلیغ اور فصیح کلام ہے اس کی مثل کوئی ایسی بلیغ اور فصیح کلام لاؤ۔ لیکن یہ خیال کرنا چاہیے کہ کفار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے نہ تھا کیونکہ قرآن خاص واسطے کفار فصحاء وبلغاء کے نہیں آیا اور یہ کمال بھی نہیں ہے۔<sup>79</sup>

حالانکہ قرآن کریم نے بڑے بڑے فصحاء عرب کو چیلنج دیا کہ اگر تمہارے خیال میں یہ

79۔۔ بلعۃ الحیران، مصنفہ، مولوی حسین علی دیوبندی، ص ۱۲

خدا کا کلام نہیں اور کسی بندے کا کلام نہیں تو "فاتوا بسورة من مثله۔۔۔ الخ" تو قرآن کی طرح کوئی چھوٹی سی سورت ہی بنالاء"

اگر تم قرآن کی فصاحت و بلاغت کا مقابلہ نہ کر سکتے تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ کلام بندے کا نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا ہے۔ عجیب معاملہ ہے بے عقل لوگوں کا کہ اللہ تعالیٰ تو قرآن کی فصاحت کا اعلان فرما رہا ہے اور یہ بے عقل لوگ اس کی فصاحت و بلاغت کے منکر ہیں۔ (العیاذ باللہ) حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں: والاعجاز حصل بنظمہ ومعناہ۔<sup>80</sup>

☆ میلاد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے متعلق دیوبندیوں کا نظریہ ملاحظہ ہو:

"بدعات (قیام میلاد) میں اثر ہے کہ اس سے ظلمت پیدا ہوتی ہے۔ عقل بالکل ظلماتی ہو جاتی ہے۔ اس لیے اہل حق پر اعتراضات بے بنیاد کیا کرتے ہیں۔ میرے ایک دوست مولوی صاحب سے کسی بدعتی نے کہا کہ تم جو مولد میں جناب رسول خدا ﷺ کے ذکر مبارک کو کھڑے ہو کر کرنے سے منع کرتے ہو تو ذکر رسول کی تعظیم سے منع کرتے ہو۔<sup>81</sup>

"ایک شخص کا کانپور سے خط آیا تھا اس میں دریافت کیا تھا کہ یوم عید میلاد النبی ﷺ کرنا کیسا ہے؟ میں نے جواب میں لکھ دیا کہ خیر القرون میں اس کی کوئی نظیر نہیں پائی جاتی ہے؟ یہ اس لیے لکھا ہے کہ اگر بدعت لکھ دیتا تو لوگ بدعت سے گھبراتے ہیں۔ (بے

<sup>80</sup>۔ شرح فقہ اکبر، مصنفہ، ملا علی قاری، ص ۱۸۶، مجتہبائی

<sup>81</sup>۔ افادات یومیہ ج ۶، ص ۲۸۲

بدعت ہی) <sup>82</sup>

"الحاصل قیام دست بستہ بخشوع غیر (خدا) کے واسطے شرک ہوا"۔ <sup>83</sup>

"قیام بوجہ خصوصیت کے بدعت ہے۔۔۔۔۔ قیام کو سنت مومکہہ جاننا بھی

بدعت ضالہ ہے" <sup>84</sup>

"وقتِ ذکرِ میلاد کھڑا ہونا قرونِ ثلاثہ میں کہیں ثابت نہیں ہوتا۔۔۔ بہر حال اس

قیام کو واجب رکھنا حرام ہے اور کہنے والا فاسق مرتکب کبیرہ ہے۔۔۔۔۔ ایسی صورت میں

قیام بایں زعم گناہ کبیرہ ہوگا۔ الحاصل صورتِ اولیٰ میں بدعت و منکر اور دوسری صورت میں

حرام و فسق تیسری صورت میں کفر و شرک ہوگا" <sup>85</sup>

مسئلہ: انعقاد مجلسِ میلاد بدوں قیام بروایات صحیحہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب: انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے۔ الخ <sup>86</sup>

"بعضے تو یوں سمجھتے ہیں کہ پیغمبر ﷺ اس محفل میں تشریف لاتے ہیں اور اسی

---

<sup>82</sup>۔ افاضات یومیہ ج ۴، ص ۵۳۹

<sup>83</sup>۔ براہین قاطعہ، مصنفہ، خلیل احمد دیوبندی و مصدقہ، رشید احمد گنگوہی، مطبوعہ دیوبند، ص ۱۹۴

<sup>84</sup>۔ فتاویٰ رشیدیہ، ص ۱۰۳

<sup>85</sup>۔ براہین قاطعہ، مصنفہ، خلیل احمد دیوبندی و مصدقہ، رشید احمد گنگوہی، مطبوعہ دیوبند، ص ۱۳۸، ۴۹

<sup>86</sup>۔ فتاویٰ رشیدیہ، ج ۲، ص ۱۵

وجہ سے بیچ میں پیدائش کے وقت کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس بات پر شرع میں کوئی دلیل نہیں اور جو بات شرع میں ثابت نہ ہو اس کا یقین کرنا گناہ ہے۔<sup>87</sup>

پتہ چلا کہ دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ منعقد کرنا اس میں قیام کرنا درود سلام پڑھنے کے لیے یہ بدعت ہے اور گناہ ہے۔ (معاذ اللہ)

حالانکہ اسلام میں آپ علیہ السلام کی عظمت و ناموس کو بلند کرنے کے لیے کوئی مباح عمل حسن نیت کے ساتھ کرنا باعث اجر و ترقی درجہ ہے۔ تفصیلی دلائل سے صرف نظر کرتے ہوئے ہم صرف دیوبندیوں کے پیرومرشد کے اقوال بیان کرنے پر اکتفاء کریں گے۔ (اگرچہ دیوبندی اپنے پیرومرشد کے اعتقادات کے مخالف ہیں)

"قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں"۔<sup>88</sup>

"بعض اعمال کھڑے ہو کر پڑھے جاتے ہیں اگر بیٹھ کر پڑھیں وہ اثر خاص نہ ہوگا اس اعتبار سے اس قیام کو ضروری سمجھا جاتا ہے (الی قولہ) اسی طرح کوئی شخص عمل مولد کو ہیست کذائیہ (مروجہ) موجب بعض برکات یا آثار کا اپنے تجربہ سے یا کسی صاحب بصیرت کے وثوق پر سمجھے اور اس معنی پر قیام کو ضروری سمجھے کہ یہ اثر خاص بدون قیام نہ ہوگا۔ اس کو

<sup>87</sup>۔ بہشتی زیور، مصنفہ، تھانوی، ج ۶، ص ۷۲

<sup>88</sup>۔ فیصلہ ہفت مسئلہ، ص ۵، ارواح ثلاثہ، ص ۱۹۷



بدعت کہنے کی کوئی وجہ نہیں۔<sup>89</sup>

"وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جاوے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذاتِ بابرکات کا بعید نہیں۔<sup>90</sup>

☆ جواہر القرآن ص ۶ پر لکھا ہے "نبی کو جو حاضر و ناظر کہے بلا شک شرع اس کو کافر کہے"۔ مزید لکھا ہے "جو انہیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے"<sup>91</sup>

رسول کریم ﷺ کو حاضر و ناظر ماننے کا عقیدہ رکھنے کو مشرکانہ عقیدہ قرار دیتے ہوئے دیوبندی وہابی مولوی رقمطراز ہے: "رسول کریم ﷺ کو حاضر و ناظر ہونے کا عقیدہ بالکل بے اصل بلکہ نصوص صریحہ شرعیہ کے خلاف اور مشرکانہ عقیدہ ہے۔۔۔۔۔ اس گمراہانہ عقیدہ کو اسلامی تعلیمات سے اسی قدر بُعد ہے جس قدر بت پرستی اور عقیدہ تثلیث کو اسلام اور عقیدہ توحید سے"<sup>92</sup>

جب کہ دوسری طرف ابلیس لعین کے لیے کتنی وسعت کے قائل ہیں۔ چنانچہ

---

<sup>89</sup>۔ فیصلہ ہفت مسئلہ، ص ۳

<sup>90</sup>۔ ملفوظ، حاجی صاحب مندرجہ اہدالمشفق، مصنفہ، اشرف علی، ص ۵۶

<sup>91</sup>۔ جواہر القرآن، ص ۷۷

<sup>92</sup>۔ رسالہ حاضر ناظر، ص ۱۲ مولوی منظور احمد نعمانی

حفظ الایمان ص ۹ پر مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی تحریر کرتا ہے: "ابو یزید سے پوچھا گیا طے زمین کی نسبت آپ نے فرمایا یہ کوئی کمال کی چیز نہیں دیکھو ابلیس مشرق سے مغرب تک ایک لمحہ میں قطع کر جاتا ہے"۔<sup>93</sup>

امداد السلوک اور الشہاب الثاقب میں لکھا ہے: "ترجمہ (فارسی) یعنی مرید اس بات کو یقینی جانے کہ شیخ (دیوبندی پیر) کی روح ایک جگہ مقید نہیں ہے پس مرید جہاں بھی ہو قریب ہو خواہ دور رہے اگرچہ پیر کے جسم سے دور رہے لیکن پیر کی روحانیت سے دور نہیں تو جب اس بات کو محکم جانے اور ہر وقت شیخ کو یاد رکھے اور رابطہ قلب پیدا ہو جائے اور ہر دم فائدہ حاصل کرتا رہے اور جب مرید کسی مشکل کشائی میں پیر کا محتاج ہو تو شیخ کو دل میں حاضر جان کر زبان حال سے سوال کرے تو خدا کے حکم سے یقیناً پیر کی روح اسے القاء کرے گی"۔<sup>94</sup>

قرآن کریم نے آپ ﷺ کی شان میں فرمایا

اِنَّا ارسلنک شاحداً و مبشراً و نذیراً۔

شاہد کا معنی گواہ ہے۔ گواہی کی قوت و صداقت اس پر منحصر ہے کہ گواہ دیکھنے والا

<sup>93</sup>۔ حفظ الایمان، ص ۹، مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی

<sup>94</sup>۔ ملفوظ، حاجی صاحب مندرجہ امداد المشتاق، مصنفہ، اشرف علی، ص ۵۶

اور موجود ہو۔ یعنی حاضر و ناظر اور نبی کریم علیہ السلام کو دنیا و آخرت کا گواہ بنایا گیا اور کمال گواہی آپ علیہ السلام پر ختم ہوتی ہے۔ تو یقیناً آپ علیہ السلام حاضر و ناظر ہیں۔ اور شیخ ودی کو کرامت جو ملتی ہے وہ آقائے دو جہاں ﷺ کے معجزے کے تابع و فیض سے ملتی ہے۔ اگر شیخ (کامل و صحیح العقیدہ) کو طے زمین یا قرب و بعید سے مدد کرنے کی کرامت مل سکتی ہے تو اگر نبی علیہ السلام کو یہ کمال حاصل ہو (جو یقیناً حاصل ہے) تو دیوبندی وہابی کو کیوں تکلیف ہوتی ہے! اپنے ایمان کی سلامتی مطلوب ہے تو کمالاتِ مصطفیٰ ﷺ کو دل و جان سے مانتے ہوئے بے ادبی و گستاخی سے توبہ کریں اور آئندہ اس شنیع فعل سے باز رہیں۔

☆ یا رسول اللہ کہنا دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک ناجائز و کفر ہے۔ (معاذ اللہ)

چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے:

"۔۔۔۔۔ یا رسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا اور یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دور سے

سننے ہیں بسبب علم غیب کے تو وہ خود کفر ہے"۔<sup>95</sup>

دیوبندیوں وہابیوں کو ہر اس بات و نظریہ میں شرک و کفر و بدعت نظر آتے ہیں جس میں محبوبِ خدا ﷺ کی شان و تعظیم کا ذکر ہو۔ یا رسول اللہ کہہ کر پکارنا ان لوگوں کے نزدیک کفر و ناجائز ہے حالانکہ قرونِ اولیٰ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شعار یا محمد،

<sup>95</sup>۔ فتاویٰ رشیدیہ، ص ۶۶

یا رسول اللہ ہوا کرتا تھا اور یہ مسلمانوں کا آج بھی شعار ہے۔ اور بمطابق حدیث مبارکہ :

اصحابی کالنجوم فبأیہم اقتدیتم اهتدیتم

کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل و عقیدہ ہمارے لیے باعث ہدایت ہے اور دیوبندی وہابی اسے ناجائز و کفر کہتے ہیں۔ (معاذ اللہ) اور دور سے سننے کو کفر سے تعبیر کیا ہے (استغفر واللہ) حالانکہ دور سے سننا خود قرآن کریم سے ثابت ہے۔

حَتَّىٰ إِذَا آتَوَا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسْكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٌ وَجُنُودُهُ. وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ. فَتَبَسَّمَ صَاحِبًا مِّنْ قَوْلِهَا<sup>96</sup>

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ جمعہ کے خطبے کے دوران حضرت ساریہ کو آواز دی اور حضرت ساریہ نے وہ آواز سنی تھی۔

آپے فرمایا : یا ساریۃ الجبل

یعنی اے ساریہ پہاڑ کے پیچھے متوجہ ہو دشمنان اسلام کا لشکر حملہ کرنے آرہا ہے۔  
تو یہ دور سے پکارنا اور سننا ناجائز و کفر ہوا کیا؟ (معاذ اللہ)

<sup>96</sup>۔ النمل: ۱۸-۱۹

یہ فتویٰ تو خیفہ ثانی حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت ساریہ اور اس کی تصدیق کرنے والے تمام صحابہ کرام پر ہوا۔ (نعوذ باللہ) حالانکہ حدیث مبارکہ میں ہے:

عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين

تو پیروی خلفاء راشدین ہدایت ہوگی یا گمراہی و کفر؟ نام نہاد مفتی بتائے یہ اختلاف کیسا ہے؟ ذاتی ہے یا اصولی (فافہم ایہا المفتی)

اور علم غیب کا حاصل ہونا یہ تو عطاء الہی ہے جو قرآن کریم کی نص سے ثابت ہے۔

عالم الغیب فلا یظهر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول الخ<sup>97</sup>

جب قرآن کریم نے ایک اجمالی عقیدہ بتا دیا کہ اللہ قادر و قیوم نے اپنے انبیاء خصوصاً سید الانبیاء ﷺ کو علم غیب سے نوازا ہے تو پھر اپنی ناقص عقل و علم سے کلی و جزئی کی بحث میں پڑنا یا علم کی تحدید کرنا قطعاً درست نہیں۔ اتنا کافی ہے ایمان کے لیے کہ اللہ نے اپنے انبیاء کرام کو خصوصاً سید الانبیاء ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔ اور بلا وجہ خالق و مخلوق میں مقابلہ و موازن کر کے تقدیس الہی جل جلالہ و شان حبیب کبریا میں بے

97۔ سورۃ الجن، ۲۶-۲۷

ادبی و گستاخی کے مرتکب نہیں ہونا چاہیے۔

ادب گاہے ہست زیر آسمان از عرش نازک تر

نفس گم کردندی آید جنید و بایزید ایں جا است

☆ ربیع الاول، عشرہ محرم، و گیارہویں شریف کے موقع پر ایصالِ ثواب و فاتحہ کو حرام کہتے ہوئے دیوبندی وہابی مولوی لکھتا ہے:

سوال: یہ تعینات جیسے ربیع الاول میں کونڈا، اور عشرہ محرم میں کھچڑ اور صحتک حضرت فاطمہ کی اور گیارہویں۔۔۔۔۔ حرام ہیں۔ یا نہیں؟

الجواب: ایسے عقائد موجب کفر کے ہیں۔<sup>98</sup>

مزید لکھتا ہے:

سوال: ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں، سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی درست ہے یا نہیں؟

الجواب: اس پیاؤ سے پینا مضائقہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ رشید احمد گنگوہی۔<sup>99</sup>

جب کہ امام حسین کے ایصالِ ثواب کے لئے سبیل لگانا اور پانی وغیرہ پلانا ان کے

---

<sup>98</sup>۔ فتاویٰ رشیدیہ، ج ۱، ص ۸۸

<sup>99</sup>۔ فتاویٰ رشیدیہ، ج ۳، ص ۱۱۴

نزدیک حرام ہے۔ (معاذ اللہ)

چنانچہ لکھتا ہے:

محرم میں سبیل لگانا شربت پلانا، چندہ سبیل اور شربت دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔ فقط۔<sup>100</sup>

حالانکہ پانی پلانا یا اس کا انتظام کر دینا صدقہ ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے حضرت سعد کی والدہ محترمہ کی وفات ہو گئی تو آپ نے آقائے دو جہاں ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "الماء"

تو حضرت سعد نے اپنی ماں کے ایصال ثواب کے لیے ایک کنواں کھدوایا اور فرمایا ہذا لام سعد۔ یعنی اس کنوئیں کا پانی حضرت سعد کی والدہ کے ایصال ثواب کے لیے ہے۔ یہ پانی پلانا ہوا یا نہیں؟ کیا صحابی کا یہ عمل حرام ہوا؟ (معاذ اللہ) کیا نبی کریم علیہ السلام نے حرام کام کا حکم فرمایا؟ (معاذ اللہ، ثم معاذ اللہ) دیوبندی وہابی مولویوں کے فتوے کی زد میں تو صحابہ کرام اور سید المرسلین ﷺ بھی آگئے! تو یہ لوگ اپنے ایمان کی خیر منکیں۔ نام نہاد مفتی اس بارے میں کیا کہتا ہے؟

آیا یہ ذاتی اختلاف ہے؟ کیا اس سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں؟ کیا ناموسِ مصطفیٰ

<sup>100</sup>۔ فتاویٰ رشیدیہ، ج ۲، ص ۱۱۳

ﷺ کا تحفظ ایمانی مسئلہ نہیں؟

☆ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے: فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر یا شیرینی پر روز جمعرات کے درست ہے یا نہیں؟

الجواب: فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعتِ ضلالت ہے ہر گز نہ کرنا چاہیے۔

فقط رشید احمد<sup>101</sup>

کوٹے کھانے کے بارے میں دیوبندی وہابی مولویوں کی بات سنیے:

سوال: کوٹا کھانے والے کو کچھ ثواب ہو گا یا نہ ثواب ہو گا نہ عذاب؟

الجواب: ثواب ہو گا۔ فقط۔ رشید احمد<sup>102</sup>

جب کہ حضور سرور کائنات ﷺ فرماتے ہیں:

عن ابن عمر قال من ياكل الغراب وقد سماه رسول الله ﷺ

فاسقاً والله ما هو من الطيبات۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر کی روایت ہے کہ کوٹے کو کون کھا سکتا ہے حالانکہ اس

کوٹے کا نام رسول مقبول ﷺ نے فاسق (بدکار) فرمایا ہے خدا کی قسم یہ کوٹا پاک چیز نہیں

<sup>101</sup>۔ فتاویٰ رشیدیہ، ج ۲، ص ۱۵۰

<sup>102</sup>۔ فتاویٰ رشیدیہ، ج ۲، ص ۱۳۰





من سبت کس سے ہے! ہندو جو کوٹے کو پسند کرتے ہیں ان کے ساتھ ہے یا نہیں؟ فاعترفا  
 فلہذا نام نہاد مفتی بتائے کہ وہ کس کو پسند کرتا ہے! کوٹے کھانے کو جو ہندوؤں کا  
 پسندیدہ اور دیوبندیوں وہابیوں کا ماکول ہے یا حضور ﷺ کے فرمان کے بموجب کوٹے  
 کے فسق و عدم ماکول ہونے کا قائل!

☆ مولوی رشید احمد گنگوہی بھی لکھتا ہے: یہ (عرس وغیرہ) امر بھی بدعت  
 وضلال و گناہ سے خالی نہیں۔<sup>107</sup>

مزید لکھتا ہے:

مولود شریف اور عرس جس میں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو۔۔۔ اس زمانہ میں  
 درست نہیں۔<sup>108</sup>

حالانکہ عرس بھی ایصال ثواب کا ایک ذریعہ ہے۔ جس کے باعث صاحب عرس  
 کے درجات کی بلندی اور دیگر مسلمانوں کو وعظ و نصیحت ملتی ہے اور روحانی نسبت میں ترقی  
 و چشتگی نصیب ہوتی ہے۔ جو کہ امر محمود ہے۔ اولیاء اللہ کا عرس مناد دیوبندی وہابی مولویوں  
 کے نزدیک ناجائز ہے اور دوسری طرف خود اس میلے (عرس) کا انعقاد کر کے شرک بھی

<sup>107</sup>۔ فتویٰ رشیدیہ، ص ۱۰۵

<sup>108</sup>۔ فتویٰ رشیدیہ، ص ۱۴

کرتے ہیں۔ (نوائے وقت لاہور، ۱۹ اکتوبر ص ۱۹۶۱ء ص ۷ پر ہے :

"اوکاڑہ کے اس میلہ (عرس) میں مشہور احراری لیڈر ماسٹر تاج الدین انصاری،

شیخ حسام الدین اور شورش کاشمیری شرکت فرما رہے ہیں۔"

اور یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ عطاء اللہ بخاری کا عرس ہر سال لاہور ملتان اور

لاکھ پور میں بیادگار امیر شریعت کے لیبل سے احراری دیوبندی کرتے ہیں۔ یہ عجیب کم

عقلی و دورخی ہے۔ ایک طرف عرس کو ناجائز کہنا اور دوسری طرف اس میں شرکت کرنا!

ان دیوبندی وہابی مولویوں کے فتویٰ کی زد میں تو خود نام نہاد مفتی بھی آگیا۔ کیا نام نہاد مفتی

عرس میں شرکت نہیں کرتا؟ کیا نام نہاد مفتی عرس کو ناجائز مانتا ہے۔ (فعلیہ الجواب)

تو کیا یہ اختلاف ذاتی ہے؟ (فتدبر)

اولیاء و علماء کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینے کو ناجائز اور موجب لعنت قرار دیتے

ہوئے مولوی غلام خان وہابی لکھتا ہے :

"زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دے یا اس کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھے تو یہ سب

افعال اس پیر کی عبادت ہوں گے اور اللہ کے نزدیک موجب لعنت ہوں گے"۔<sup>109</sup>

اور خود دیوبندی مولوی اپنے لئے دست بوسی و قدم بوسی کو تعظیم سمجھتے ہیں جیسا

---

<sup>109</sup>۔ جواہر القرآن، مصنفہ شیخ القرآن، فرقہ دیوبندیہ، ص ۶۱

کہ امداد المشتاق لتھانوی، ص ۱۴۱، پر لکھا ہے:

"تھوڑے دن وہ آیا اور میرا بہت اعزاز و اکرام کرنے لگا کبھی دست بوسی کرتا اور

پاؤں بوسی"۔

اور مولوی حسین علی دیوبندی لکھتا ہے:

پیر استاذ کے ہاتھوں کو بوسہ دے تو شرک نہیں تعظیم ہے۔<sup>110</sup>

عجیب بات ہے ایک بات اولیاء صحاء کے لیے ہو تو شرک و ناجائز ہو اور وہی کام دیوبندی وہابی مولوی کے لیے ہو تو جائز اور تعظیم ہو۔ (فیالْعجب)

حدیث جبرئیل میں ہے، فاسندر کبتیہ الی رکتیہ یعنی جب حضرت جبرئیل امین علیہ السلام آقائے دو جہاں ﷺ کی خدمت میں آئے تو اپنے گھٹنے آپ علیہ السلام کے گھٹنوں سے ملا کر بیٹھے (یہ دوزانو ہی بیٹھنے کا انداز ہے) اور امام بخاری ادب المفرد میں فرماتے ہیں:

حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا ابن عيينة عن ابن جده ان قال ثابت لانس امسست النبي ﷺ بيدك قال نعم تقبلها۔<sup>111</sup>

<sup>110</sup>۔ بلخا عیر ان، ص ۷

<sup>111</sup>۔ ادب المفرد، ص ۱۴۴

یعنی حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے حضور نبی کریم علیہ السلام کو مس کیا تھا؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں، تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ چوم لیا۔

حضرت ام ابان رضی اللہ عنہا کے دادا فرماتے ہیں:

ان جدها الوازع بن عامر قال قدمنا قيل ذلك رسول الله ﷺ فاخذنا بيده ورجليه نقبلها۔<sup>112</sup>

یعنی ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ کے دست انور اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیا۔ معلوم ہوا کہ بزرگان دین، انبیاء کرام اور اولیاء کرام کے ہاتھ و پاؤں کو بوسہ دینا جائز ہے مگر دیوبندی وہابی مولوی غلام خان اور ان کے ہمنواؤں کے نزدیک ناجائز اور موجب لعنت ہے۔ (معاذ اللہ)

نام نہاد مفتی بتائے کہ بزرگان دین کے دست و قدم بوسی کیا ہے؟ بقول دیوبندی وہابی ناجائز و موجب لعنت یا بموجب حدیث اور بمطابق صحابہ جائز و موجب تعظیم؟ کیا یہ اختلاف ذاتی ہے؟ یا مسئلے کو شریعت کے مطابق بیان کرنے کا مسئلہ ہے۔ (فافہم ایہا المفتی

<sup>112</sup>۔ ادب المفرد، ص ۱۴۴

وَأَعْمَلْ عَلَى الشَّرِيعَةِ الْمَطْهُرَةِ)

☆ نذر و نیاز کے متعلق دیوبندی وہابی نظریہ بیان کرتے ہوئے مولوی اشرف علی دیوبندی لکھتا ہے:

یعنی آدمی مزاروں پر چادریں اور غلاف بھیجتے ہیں اور اس کی منت مانتے ہیں، چادر چڑھانا منع ہے اور جس عقیدے سے لوگ ایسا کرتے ہیں وہ شرک ہے۔<sup>113</sup>

شرک فی العبادات یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا مثلاً کسی قبر پر یا پیر کو سجدہ کرنا یا کسی کے لیے رکوع کرنا یا کسی پیر پیغمبر ولی یا امام کا روزہ رکھنا یا کسی کی نذر اور منت ماننی۔<sup>114</sup>

مخلوق کے لئے منت ماننا کسی صورت میں جائز نہیں۔<sup>115</sup>

نذر بغیر اللہ ماننی کفر و شرک ہے اور اس کا کھانا بالکل حرام ہے۔<sup>116</sup>

دیوبندیوں وہابیوں کی دیدہ دلیری دیکھئے ذرا اسی بات پر کفر و شرک و بدعت کی مشین چلاتے ہیں یہ بھی نہیں دیکھتے کہ ان کے اپنے پیشوا (اگرچہ یہ لوگ ان کی باتوں کو

---

<sup>113</sup>۔ بہشتی زیور، ج ۶، ص ۶۳

<sup>114</sup>۔ تعیم الاسلام، کفایت اللہ، ج ۴، ص ۱۶

<sup>115</sup>۔ مرسومہ الہند، مصدقہ، خیر محمد، محمد علی چاندھری احمراری، ص ۱۵

<sup>116</sup>۔ جواہر القرآن، مصنفہ، غلام خان دیوبندی، ص ۱۰۳

نہیں مانتے) کے خلاف ہوں۔ مزید تفصل سے صرف نظر کرتے ہوئے انہی کے پیرو پیشوا کے نظریہ کو پیش کرتے ہیں:- "نیاز کے دو معنی ہیں ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسرے کے واسطے نہیں ہے بلکہ ناجائز اور شرک ہے اور دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہنچانا، یہ جائز ہے۔ لوگ انکار کرتے ہیں، اس میں کیا خرابی ہے۔ اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہیے نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے، ایسے امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے"۔<sup>117</sup>

مزید لکھتے ہیں: "حنبلی کے نزدیک جمعرات کے دن کتاب احیاء العلوم تبرکاً ہوتی تھی جب ختم ہوئی تبرکاً دودھ لایا گیا اور دعا کے بعد کچھ حالات مصنف کے بیان کیے گئے طریق نذر و نیاز قدیم زمانہ سے جاری ہے اس زمانے میں لوگ انکار کرتے ہیں"۔<sup>118</sup>

دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک نذر و نیاز شرک و حرام ہے جب کہ ان کے ہی پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر کی نذر و نیاز کے قائل ہیں اور منکرین کو برا سمجھتے ہیں۔ تو دیوبندی وہابی اپنے متعلق خود فیصلہ کر لیں! نام نہاد مفتی کیا کہتا ہے اس بارے میں! ایک مباح بلکہ مستحب کام کو شرک و حرام کہنا درست سمجھتا ہے؟ کیا اسے دیوبندی وہابی

<sup>117</sup>۔ شہنم امدادیہ، ص ۱۲۶

<sup>118</sup>۔ شہنم امدادیہ، ص ۱۳۵

مولویوں کا ہمنوا بننا پسند ہے؟ (فعلیک الجواب ایھا المفتی)

دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک عبدالنبی، عبدالرسول، علی بخش، غلام محمد وغیرہ نام رکھنا بھی کفر و شرک ہے چنانچہ مولوی تھانوی دیوبندی لکھتا ہے: "کفر و شرک کی باتوں کا بیان" کفر کو پسند کرنا۔۔۔۔۔ علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا۔ (یہ سب کفر ہے) <sup>119</sup>

اسی طرح مولوی اسماعیل دہلوی نے بھی "تقویۃ الایمان" ص ۶۷ پر بھی ان ناموں کے رکھنے کو کفر و شرک لکھا ہے۔

جب کہ اس کے برعکس عطاء اللہ بخاری نے خود کو ہندوانہ نام سے ظاہر کیا چنانچہ "کتاب عطاء اللہ بخاری"، ص ۳۷ پر لکھا ہے: "مولوی عطاء اللہ بخاری نے دیناج پور جبل میں اپنا نام پنڈت کرپارام برہمچاری ظاہر کیا اور اس نام سے اپنے احباب کو خط لکھے"۔

مولوی تھانوی کے نزدیک مولوی گنگوہی کے دادا و نانا بھی مشرک ہوئے۔ کیونکہ ان کے نام میں بھی غلام حسن، غلام علی، پیر بخش وغیرہ آتے ہیں۔

مولوی رشید گنگوہی کا نسب نامہ: مولوی رشید احمد بن مولانا ہدایت احمد بن قاضی پیر بخش بن قاضی غلام حسن بن قاضی غلام علی۔ اور والدہ کی طرف سے مولانا رشید احمد

<sup>119</sup>۔ بہشتی زیور، للتھانوی، ص ۳۴، ج ۱۱



بن مسماۃ کریم النساء بنت فرید بخش بن غلام قادر بن محمد صالح بن غلام محمد۔<sup>120</sup>

لیجئے اب دیوبندیوں وہابیوں کے پیر مرشد (اگرچہ یہ مولوی اپنے پیر و مرشد کے اعتقادات کے مخالف ہیں) کا حوالہ سن لیجئے۔ ان کے نزدیک عبدالنبی و عبدالرسول رکھنا شرک نہیں بلکہ جائز ہے۔ "چونکہ آنحضرت ﷺ واصل بحق ہیں عباد اللہ کو عباد الرسول کہہ سکتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "قل یعبادہ الذین اسرفوا علی انفسہم مرجع ضمیر متکلم آنحضرت ﷺ ہیں"، مولانا اشرف علی نے فرمایا کہ قرینہ بھی انہیں معنی کا ہے آگے فرماتا ہے "لا تقنطوا من رحمۃ اللہ" اگر مرجع اس کا اللہ ہوتا تو فرماتا من رحمۃ تا کہ منسبت عبادی کی ہوتی۔"<sup>121</sup>

مولوی دیوبندی وہابی کے فتوے سے وہ خود بھی مشرک ہو جاتا ہے اور اس کا پیر بھی مشرک ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم میں بھی بندوں کو رسول کی طرف نسبت دی گئی ہے۔

مولوی محمد یوسف لدھیانوی دیوبندی نے معمولات اہلسنت کو بدعت لکھا ہے چنانچہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے "اور جو لوگ یہ بدعتیں کرتے ہیں وہ اہل سنت نہیں بلکہ "اہل بدعت" ہیں قبروں پر دھوم دھام سے میلے کرنا، پختہ قبریں بنانا، ان پر چادریں چڑھانا، ان پر

---

<sup>120</sup>۔ تذکرۃ الرشید، حصہ اول، ص ۱۳

<sup>121</sup>۔ شام امداویہ، ص ۱۳۶

نذر و نیاز کرنا، بزرگوں کا عرس کرنا، ۱۲ ربیع الاول کو "عید میلاد" مننا، جلوس نکالنا، اذان و اقامت میں انگوٹھے چومنا، قد قمت الصلوة سے پہلے کھڑے ہونے کو برا سمجھنا، نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا، اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا، گیارہویں دینا، کھانے پر ختم پڑھنا، تیجہ، نواں، دسواں، بیسواں چالیسواں کرنا، برسی مننا، ایصال ثواب کی خاص خاص صورتیں تجویز کرنا، قبر پر اذان کہنا، مردہ بخشوانے کے لیے حیلہ استقاط کرنا وغیرہ وغیرہ۔<sup>122</sup>

ایک دیوبندی وہابی مولوی لکھتا ہے کہ "بعض جاہل حضور کا نام آنے پر یا اذان تکبیر وغیرہ میں انگوٹھے چومتے ہیں یہ بالکل غلط ہے۔ ہمارے نبی نے اس کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ ہمارے نبی کا فرمان تو یہ ہے جب میرا نام آئے تو درود پڑھا کرو یعنی ﷺ پڑھنا ضروری ہے، تو معلوم ہوا کہ درود پڑھنا ثواب، انگوٹھے چومنا بدعت ہے۔۔۔۔۔ الخ۔<sup>123</sup>

پتہ چلا کہ دیوبندی وہابی مولویوں کے نزدیک سرور کائنات ﷺ کا اسم گرامی سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا ناجائز و بدعت ہے۔ (معاذ اللہ)

حالانکہ یہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت ہے اور اہل سنت و جماعت کے اہل حق علماء اس کے استحباب کے قائل ہیں اور خلفاء راشدین کی پیروی کی تو خود نبی کریم

<sup>122</sup>۔ اختلاف امت اور صراط مستقیم، حصہ اول، ص ۲۰۲

<sup>123</sup>۔ عقیدہ اہل سنت والجماعت، مولفہ، مفتی ابو محمد ندیم فاروقی، ص ۵۴

ﷺ حکم فرمایا اس قول سے "علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدين المہدیین"۔

حدیث مبارکہ میں ہے: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اذان کے وقت آپ علیہ السلام کا نام مبارک سن کر انگوٹھوں کو چوم کر اپنی آنکھوں پر پھیرا اور کہا "قرة عینی بک یا رسول اللہ" جب اذان ختم ہوئی تو حضور ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر جو تمہاری طرح میرا نام سن کر یہ عمل کرے اور جو تم نے کہا وہ کہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام نئے پرانے ظاہر و باطن گناہ معاف فرمائے گا۔<sup>124</sup>

اور فقہ کی مستند کتب مثلاً شرح وقایہ، رد المحتار شرح در مختار ج ۱، باب الاذان، ص ۲۶۷، طحطاوی علی مراقی الفلاح میں انگوٹھے چومنے کو مستحب لکھا ہے۔

☆ درود و سلام کی بے ادبی کرتے ہوئے۔ دیوبندی وہابی مولوی لکھتا ہے "آج بعض جاہلوں نے مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے نقلی درود بنا لیے ہیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو درود افضل بتاتے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن یہاں کہنا تو جہالت و حماقت ہے۔۔۔۔۔ الخ۔<sup>125</sup>

<sup>124</sup>۔ تفسیر روح البیان، ج ۴، ص ۶۴۸

<sup>125</sup>۔ عقیدہ اہل سنت والجماعت، مولفہ، مفتی ابو محمد ندیم فروقی، ص ۵۵

دیوبندی وہابی کے نزدیک درود ابراہیمی کے علاوہ سب درود نقلی ہیں۔ (معاذ اللہ)

حالانکہ علماء امت نے درود کے بے شمار صیغے بیان کیے ہیں۔ اور منکرین نے "الصلاة والسلام علیک یا رسول اللہ" کو نقلی درود بتایا اور غیر افضل بھی۔ جب کہ درود شریف کسی بھی صیغے سے پڑھا جائے باعث اجر و ثواب ہے مگر مذکورہ درود اس لیے افضل ہے کہ اس میں درود و سلام دونوں ہیں جو قرآن کے حکم کے مطابق ہیں جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا: ان اللہ و ملائکته یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً۔

اس آیت کریمہ میں درود و سلام دونوں کا حکم ہے تو جس درود میں یہ دونوں ہوں وہ افضل ہے۔ (فانہم ایھا الغافل) اور دوسری بات نماز میں درود ابراہیمی کا حکم ہے تو منکرین کے نزدیک ہر وقت صرف یہی پڑھنا چاہیے تو نماز کے اندر ہی سلام کا بھی حکم ہے۔ جو صیغہ خطاب سے ہے تو منکرین وہابی دیوبندی مولویوں کو وہ کیوں نظر نہیں آتا کہ اس کے پڑھنے کا بھی حکم دیں؟ یہ ان کے بد باطنی و گمراہی کی دلیل ہے۔

تیسری بات یہ کہ تشہد میں "سلام" جو صیغہ خطاب سے آیا ہے وہ پڑھنا واجب ہے اور درود (ابراہیمی) پڑھنا سنت ہے (عند الاحناف) تو واجب کو ترک کرتے ہیں اور سنت کا حکم دیتے ہیں جب کہ اس سنت کے حکم دینے میں بھی ان کی نیت یہ ہے کہ باقی درود نقلی ہیں۔ (العیاذ باللہ) تو ان احمقوں پر یہ بات صادق آتی ہے۔ کلمۃ الحق یرید بھا الباطل۔

یہ مختصر حوالہ جات اور ان کے مختصر جوابات "مشت از نمونہ خروارے" پیش کیے ہیں ورنہ دیوبندیوں وہابیوں کے گمراہ کن عقائد و نظریات بہت ہیں اور ان کے مدلل و مسکت جوابات تفصیلاً موجود ہیں۔ تو ہم پوچھتے ہیں نام نہاد مفتی سے کہ یہ ٹھنڈے دل سے، تعصب و بغض کو چھوڑ کر عقل سے کام لے کر سوچے کہ آیا یہ اختلافات کیسے ہیں؟ ذاتی و صرف فروعی ہیں یا اصولی اختلافات ہیں؟

☆ اب ہم وہ حوالہ جات پیش کرتے ہیں جن میں دیوبندی وہابی مولویوں نے ایک دوسرے کے خلاف کفر و گمراہی کے فتوے بے دھڑک دیئے ہیں۔ یہ بات تو کسی بھی صاحب علم و شعور سے پوشیدہ نہیں ہے کہ وہابی اپنے سوا سب مسلمانوں کو کافر و مشرک بدعتی کہتے ہیں ہر وقت ان کا مشن بھی یہی ہے کیونکہ خارجیوں کا شیوہ بھی مسلمانوں کو مشرک و بدعتی کہنے کا ہی تھا مگر یہ عجیب بات ہے کہ وہ ایک دوسرے کو بھی کافر و مشرک کہنے سے باز نہ آتے تھے۔ غیر مقلد وہابی مولوی ثناء اللہ کے متعلق دوسرا غیر مقلد وہابی مولوی عبدالاحد خان پوری تحریر کرتا ہے: "ثناء اللہ خارج ہے بہتر فرقہ سے اور امت محمد ﷺ کی نہیں اور بدتر ہے روافض و خوارج اور مرجیہ و قدریہ سے۔۔۔ الخ۔"

مزید لکھتا ہے: "پس ثناء اللہ کی توبہ بھی قبول نہ کی جاوے اگر حکم شریعت کا جاری ہو یا سلطنت اسلامیہ ہو تو بجز قتل کے کوئی سزا نہ ہو کیونکہ عقائد اس کے بھی زنادقہ کے ہیں

اور توبہ بھی اس کی منافقانہ ہے"۔<sup>126</sup>

مزید لکھتا ہے: "مولوی ثناء اللہ کے بدعات کا اثر کل جماعت میں اثر کر گیا

ہے"۔<sup>127</sup>

پھر پنجاب کے غیر مقلد وہابیوں کو مخاطب کر کے لکھتا ہے: "آپ ہمارے نزدیک بدعتی ہیں اور بدعتیوں کی جماعت کو متفرق کرنا نیک نیتی اور اطاعت اللہ اور رسول کی

ہے"۔<sup>128</sup>

دیوبندی فرقہ خود کو حنفی مقلد کہلاتے ہیں: غیر مقلد وہابی مولوی اقتدار احمد اپنے مولوی ثناء اللہ وہابی کی تعریف میں لکھتا ہے:

شرک کی اک شاخ ہے تقلید

تو نے یہی کہا ثناء اللہ<sup>129</sup>

مودودی وہابیوں کا دیوبندی وہابیوں پر کفر کے فتویٰ ملاحظہ ہوں۔ اگرچہ دونوں

گروپ اعتقادات میں اہلسنت والجماعت کے مخالف ہیں:

---

<sup>126</sup>۔ القول اغااصل، مصنفہ، عبدالواحد غیر مقدمہ، مطبوعہ سڈھورہ، ص ۲۴۳

<sup>127</sup>۔ القول اغااصل اغاارق بین الکاذب فی دعوی اہل حدیث والصادق، ص ۲، حصہ ۲

<sup>128</sup>۔ القول اغااصل اغاارق بین الکاذب فی دعوی اہل حدیث والصادق، ص ۳، حصہ ۲

<sup>129</sup>۔ فتویٰ ثنائیہ، حصہ اول، ص ۳۲

"الحدیث، حنفی، دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سنی، یہ امتیں جہالت کی پیداوار

ہیں"۔<sup>130</sup>

"اسلام اور جاہلیت کی اصولی و تاریخی کش مکش کو اچھی طرح سمجھ لیا جاوے" <sup>131</sup>

یہاں مودودی نے جاہلیت بمقابلہ اسلام پیش کیا ہے جو کہ مودودی کی اصطلاح میں بمعنی کفر استعمال ہوتی ہے۔

مارچ ۱۹۶۳ء میں مودودی جماعت نے پاکستان میں تیار شدہ غلاف کعبہ معظمہ کو شہر شہر ریل کے ڈبہ میں رکھ کر پھر کر زیارت کرانے کی اسکیم چلائی تو غیر مودودی دیوبندیوں و ہابیوں نے مودودی دیوبندیوں کے خلاف بدعتی ہونے کا فتویٰ لگا دیا۔ "غیر ملکی دھاگے سے بنے ہوئے کپڑے میں تقدیس کیسے پیدا ہو گئی جس کی بنا پر عوام کو یوں ضعیف الاعتقاد بنایا جا رہا ہے۔ (الی قولہ) ایسی تعظیم و تکریم جس کی اسلام نے اجازت نہ دی ہو اور وہ فطرت انسانی کے منافی ہو ایک ایسی بدعت ہے جس سے مختلف راستے کھل جانے کا اندیشہ ہے۔" <sup>132</sup>

<sup>130</sup>۔ خطبات مودودی، ص ۷۶

<sup>131</sup>۔ تجدید، ص ۱۸

<sup>132</sup>۔ مولوی احمد علی لاہوری کا رسالہ خدام الدین، ۲۹ مارچ ۱۹۶۳ء

صدر دیوبند مولوی حسین احمد دیوبندی وہابی الٰہدیت وہابیوں کے متعلق رقمطراز ہے: "وہابیہ خبیثہ یہ صورت نہیں نکالتے"۔<sup>133</sup>

فرقہ دیوبندیہ کی مایہ ناز کتاب "المہند" میں الٰہدیت وہابیوں کے متعلق یہ فتویٰ ملاحظہ ہو۔ "ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے (الی قولہ) ان کا حکم باغیوں کا ہے۔۔۔۔۔ الخ"۔<sup>134</sup>

"یہ جماعت اسلامی (مودودی) اپنے اسلاف (مرزائی) سے بھی مسلمانوں کے دین کے لیے زیادہ ضرر رساں ہے"۔<sup>135</sup>

مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی نے اپنے فتاویٰ میں مودودی کے بارے میں فیصلہ دیا ہے کہ "ایسے شخص کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل رکھنا اسلام کی توہین ہے"۔<sup>136</sup>

کشفِ حقیقت نامی کتاب میں جماعت اسلامی و مودودی کے متعلق ایک سوال کے جواب میں دیوبندی وہابی مولوی کا فتویٰ قابلِ دید ہے: "سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین

<sup>133</sup>۔ شہب ثاقب، ص ۶۹

<sup>134</sup>۔ المہند، ص ۱۸

<sup>135</sup>۔ کشفِ حقیقت، مصنفہ، مولوی سعید احمد مفتی سہارن پور، ص ۸۸

<sup>136</sup>۔ حق پرست علماء مصنفہ، احمد علی لاہوری، ص ۱۱۵



و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ جو جماعت علامہ مودودی کی جماعت اسلامی ہے ان کی کتابیں پڑھنی چاہئیں یا نہیں؟ اور ان پر عمل کرنا چاہیے یا نہیں؟ اور جو بہت سے آدمی یہ کہتے ہیں کہ یہ جماعت دیوبندیوں کے خلاف ہے تو وہ باتیں کون سی ہیں جو ہمارے خلاف ہیں وہ ہمیں بھی بتلا دیجئے تاکہ ہم لوگ بھی اس سے بچیں۔ مینو او تو جروا۔ (حافظ ظہور احمد، پیش امام مسجد دربار والی، قصبہ شاہ پور، ضلع مظفرنگر یو پی ۱۳ مارچ ۱۹۵۱ء)

الجواب: اس جماعت کی کتابیں عوام کو نہ پڑھنی چاہئیں اور نہ جماعت میں داخل ہونا چاہیے۔ مودودی صاحب کے مضامین اور کتابوں میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو اہل سنت و جماعت کے طریقہ کے خلاف ہیں، صحابہ کرام اور آئمہ مجتہدین کے متعلق ان کا اچھا خیال نہیں ہے۔ احادیث کے سلسلہ میں بھی ان کے خیالات ٹھیک نہیں۔ بے عمل مسلمانوں کو بھی وہ مسلمان نہیں سمجھتے ہیں غرض بہت سی باتیں ہیں جو خلاف ہیں۔ اس لیے مسلمانوں کو اس جماعت سے علیحدہ رہنا چاہیے۔ (کتبہ السید مہدی حسن غفرلہ)

افسوس ہے کہ ضیق وقت سے مجبور ہوں ورنہ اہل اسلام کے سامنے پیش کرتا جو زہر کہ اس جماعت کی جانب سے شہد میں ملا کر مسلمانوں کے سامنے لایا گیا ہے اس لیے بالاختصار اس قدر عرض کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہ جماعت اپنے اسلاف یعنی مرزائیوں سے بھی مسلمانوں کے دین کے لیے زیادہ ضرر رساں ہے۔" (محمد اعجاز علی امر وہی غفرلہ،

(مفتی دیوبند) ۱۹ جمادی الثانیہ ۱۳۰۰ھ - المؤید فخر الحسن غفرلہ ، مدرس دارالعلوم دیوبند۔<sup>137</sup>

"مودودی مبتدع اور ملحد زندقہ ہے"۔<sup>138</sup>

"میری سمجھ میں ان تیس (۳۰) دجالوں میں ایک مودودی ہے۔"<sup>139</sup>

دیوبندیوں نے جب مودودیوں پر الزام لگایا کہ تم نے صحابہ کی توہین کی ہے تو اس کا جواب مودودی نے ان الفاظ میں دیا "اگر حالات کا جائزہ لینے اور تاریخی واقعات بیان کرنے سے کسی دور کی توہین ہو جاتی ہے تو اس ارتکاب توہین سے کون بچا ہے"۔ این گنابیسٹ کہ در شہر شما (دیوبند) نیز کنند۔<sup>140</sup>

مودودیوں کا مایہ ناز مولوی امین اصلاحی ، قاسمی و تھانوی دیوبندیوں کا رد کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"مولانا اسماعیل شہید کی تقویۃ الایمان وغیرہ پر کیوں نہ نظرِ ثانی کرائی اور جب دیوبندیوں کے خلاف امکان کذب باری وغیرہ پر کفر کے فتوے نکلے تھے تو کیوں نہ اکابر

<sup>137</sup> - کشف حقیقت، مصنفہ، مولوی سعید احمد مفتی سہارن پور، مطبوعہ دیوبند ص ۸۸

<sup>138</sup> - کشف حقیقت، مصنفہ، مولوی سعید احمد مفتی سہارن پور، مطبوعہ دیوبند ص ۱۳

<sup>139</sup> - کشف حقیقت، مصنفہ، مولوی سعید احمد مفتی سہارن پور، مطبوعہ دیوبند ص ۹۷

<sup>140</sup> - جائزہ، ص ۴۰

دیوبند کی کتابیں ایک کمیٹی کے حوالہ کی گئیں۔ جس میں بریلی کی پچاس فیصد نمائندگی ہوتی۔" <sup>141</sup>

جن اکابر علمائے اسلام نے اکابرین دیوبند پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا ان کی تائید کرتے ہوئے امین اصلاحی لکھتا ہے: "ان کو مطمئن کرنے کی صورت تو صرف یہ تھی کہ ترجیح الراجح کی تیاری میں مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم (بریلوی) کو بھی برابر کا حصہ ملتا۔" <sup>142</sup>

مولوی عامر دیوبندی لکھتا ہے: "میں صاف صاف کہتا ہوں کہ ان (علمائے دیوبند) کی بظاہر قابل اعتراض غلو آمیز اور وحشت آفرین تحریروں میں بھی نہ صرف یہ کہ الفاظ و اسلوب کے لحاظ سے بھی بہت سے ایسے ٹکڑے ہیں جنہیں فرق مراتب کے ساتھ قابل اصلاح اور قابل ترمیم اور لائق حذف کہا جاسکتا ہے۔ بلکہ معنوی اعتبار سے کتنے ہی ٹکڑے لائق نظر ہیں۔" <sup>143</sup>

نیز مزید لکھتا ہے: "حضرت مولانا مدنی ارشاد فرمائیں کہ انہوں نے بڑے بڑے علمائے حق کی پیروی میں کہاں تک اہل حق کا فرائضہ سرانجام دیا ہے اور اکابر دیوبند کی غلطیوں

<sup>141</sup>۔ ترجمان القرآن، صفر، ۱۳۷۱ھ، ص ۳۰

<sup>142</sup>۔ ترجمان القرآن، صفر، ۱۳۷۱ھ، ص ۳۰

<sup>143</sup>۔ تجلی دیوبند، اگست و دسمبر ۱۹۵۷ء، ص ۴۲

سے رجوع کرنے میں کہاں تک خصوص ولایت سے کام کیا ہے"۔<sup>144</sup>

یہی مولوی دیوبندی رقمطراز ہے: "لاہور کے ایک مولوی (احمد علی) کا خیال ہے کہ شیطان کو حضرت آدم کے لیے سجدہ دینے میں اللہ سے بھول ہوئی اور دوسری بھول یہ ہوئی کہ شیطان نے جب لمبی عمر مانگی تو عطا فرمادی اس کے علاوہ ان مولوی صاحب کا دعویٰ ہے کہ قرآن و حدیث کو جتنا صحیح میں نے سمجھا گزشتہ بارہ سو سال میں کسی نے نہیں سمجھا اور یہ (احمد علی) اپنے مریدوں کو چپکے سے تعلیم دیتے ہیں کہ میری پیروی کرتے رہو تو جنت میں اچھی بلد نگیں دلاؤں گا۔ میرا مقام جنت نعیم میں سب سے اوپر انبیاء کی صف میں ہے۔ ان مولوی صاحب نے مجھے (یعنی میرے پیرو کو) ایک خط میں لکھا کہ رسول اللہ ﷺ عالمی امور کے انتظام و انصرام میں مجھ سے مشورہ لیتے ہیں۔ اور فجر و عشاء کی نماز اکثر بیت اللہ یا مسجد نبوی میں پڑھتا ہوں۔ ایک اور خط میں انہوں نے مجھے خط لکھا کہ سن پچاس ہجری کے بعد قرآن و سنت کو صرف میں نے سمجھا ہے اور سارے مفسرین و محدثین جھک مارتے رہے ہیں، ص ۲۰۴ پر ہے، میں اللہ ہوں اور اللہ میں ہیں۔ مجھ میں منصور ہے۔ اور میں منصور میں۔ سچ مجھ سے ہے اور میں سچ سے۔ اپنی ایک اور کتاب "وحی والہام" ص ۹۲۹ پر لکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اصل میں تو نبی ہی تھے لیکن میں نے ان کی نبوت کشید کر لی اور نبوت

<sup>144</sup>۔ تجلی دیوبند، فروری، مارچ، ۱۹۵۷ء، ص ۷۵

اب مجھے وحی کی منفعتوں سے نوازتی ہے۔<sup>145</sup>

مولوی غلام نبی فاضل دیوبند ساکن فورٹ عباس لکھتا ہے: "کیا آپ (دیوبندی مولوی) حضرات کی نظر کبھی اپنی کتابوں پر نہیں پڑی۔ اگر آپ کو یہ مسائل معلوم ہوتی ہیں تو آپ نے کبھی ان کے خلاف آواز اٹھائی؟ آپ کو تو پہلی فرصت میں یہ مسائل (کفریہ) ان کتابوں سے کھرچ دینے تھے تاکہ مسلمان گمراہ نہ ہوں لیکن آپ نے کبھی ادھر التفات ہی نہیں کیا۔ محترم حضرات ذرا غور فرمائیے آپ کس شغل میں منہمک ہیں۔ مسلمانوں کو کس گڑھے میں دھکیل رہے ہیں اور پھر اپنے انجام پر بھی نگاہ رکھیے۔ آخر سب کچھ یہ دنیا کی چار دیواری ہی تو نہیں۔ ایک ایک لفظ کا جواب دینے کا وقت آرہا ہے اس وقت کیا گرگ و خواصی کرانے کو سوچ رکھا ہے۔ دنیا والوں کو تاویلوں اور تحریفوں سے دھوکہ دیا جاسکتا ہے کیا خبیر و داناکو بھی فریب دیا جاسکتا ہے"۔<sup>146</sup>

قاسمی دیوبندی وہابیوں نے غلام خانی دیوبندی وہابیوں پر عجیب فتویٰ لگاتے ہوئے لکھا ہے: "سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین (مولوی غلام خان وغیرہ پنجابی دیوبندیوں کی مایہ ناز کتاب) تفسیر بخشا الخیر ان کے مندرجہ ذیل مقامات میں آیا۔ یہ جو کچھ اس تفسیر میں لکھا

<sup>145</sup> - مہنامہ، تجلی دیوبند، جنوری ۱۹۵۷ء، ص ۱۲

<sup>146</sup> - روزنامہ تسنیم، ۱۸ ہور، ۱۱ اگست، ۱۹۵۸ء

گیا ہے۔ یہ سلف الصالحین اور اہل سنت و جماعت علمائے دین کے نظریات کے موافق ہے یا مخالف؟۔۔ الخ

الجواب: یہ تفسیر مسلمانوں کے لیے مضر ہے۔ ایسے عقائد رکھنے والے (سب پنجابی دیوبندی) حضرات اہلسنت میں داخل نہیں ان (غلام خانی دیوبندیوں) کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ ان کو امام مسجد نہ بنایا جائے۔ ایسے عقائد والوں سے سلام کلام بند کر دینا چاہیے "الکتبہ: السید مہدی حسن، صدر مفتی دارالعلوم دیوبند، ۵ رجب ۱۳۶۶ھ۔

"مندرجہ سوال نمبرات کا مفہوم بلاشبہ عقائد اہلسنت والجماعت سے متضاد ہے۔۔ الخ" (مولوی محمد شفیع، سابق مدرسہ دیوبند حال، کراچی)

"مصنف کا کوئی مذہب نہیں، نہ عقائد اہلسنت و جماعت کے موافق ہیں (یعنی اس کا مصنف مولوی حسین علی صاحب وال بھچراں والا فرقہ دیوبندیہ لامذہب ہے۔" (مفتی کفایت اللہ دہلوی)

"ایسا طائفہ (دیوبندیہ) ملت اسلام سے خارج ہے۔ فقط۔" (عبدالجبار بگڑہ عفی عنہ)

دارالعلوم دیوبند سے مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی پر فتویٰ کفر، یہ مولوی شبیر احمد عثمانی پاکستانی دیوبندی وہابیوں کا پیشوا ہے: "دارالعلوم دیوبند کے طلباء نے جو گندی گالیاں اور

فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کیے ہیں، جن میں ہمیں ابو جہل تک کہا گیا اور ہمارا جنازہ نکالا گیا۔ آپ (دیوبندی مولوی صاحبان) حضرات نے اس کا بھی کوئی تدارک کیا تھا۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت دارالعلوم کے تمام مدرسین مستہم اور مفتی سمیت باستثناء ایک دو کے بلا واسطہ مجھ سے نسبت تلمذ رکھتے تھے"۔<sup>147</sup>

پتہ چلا کہ ان کے نزدیک ان کے استاذ مولوی شبیر احمد عثمانی کو ابو جہل کی طرح ہے تو اندازہ لگائیے استاذ ابو جہل ہو تو شاگرد پھر، عقبہ، شیبہ، ولید کی طرح ہی ہوں گے۔ (نجانا اللہ من سوء الاعتقاد)

مولانا حسین احمد صاحب نے مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام قرار دیا اور قائد اعظم کو کافر اعظم کا لقب دیا"۔<sup>148</sup>

مولوی شبیر احمد عثمانی نے حسین احمد کے بارے میں کہا: "یہ پرلے درجے کی شقاوت و حماقت ہے کہ قائد اعظم کو کافر اعظم کہا جائے"۔<sup>149</sup>

ناظم تعلیمات و منظر فرقہ دیوبندیہ اور مدرس اعلیٰ مدرسہ دیوبند مولوی مرتضیٰ

147۔ مکالمہ الصدرین، تقریر شبیر احمد عثمانی، مطبوعہ دیوبند، ص ۲۱

148۔ خطبہ صدارت، شبیر احمد عثمانی، ص ۳۸

149۔ اشد اعذاب، مصنفہ، مولوی مرتضیٰ چاند پوری، دیوبندی ناظم تعلیمات، دارالعلوم دیوبند مطبوعہ مجتہبائی

حسن چاند پوری دیوبندی کافتویٰ وفیصلہ سنئے: "اگر خان صاحب (مولانا احمد رضا خان صاحب مرحوم) کے نزدیک بعض علمائے دیوبند۔۔۔ (اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، محمد قاسم نانوتوی)۔۔۔ واقعی ایسے تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خان صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے۔ جیسا کہ علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر لیے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے تو اب علمائے اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر اور مرتد کہنا فرض ہو گیا۔ اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں، چاہے وہ لاہوری ہوں یا قادیانی وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے"۔<sup>150</sup>

روزنامہ ندائے ملت لاہور ۱۹ اگست ۱۹۲۹ء پر ہے: "مولانا غلام غوث ہزاروی نے مولانا احتشام الحق کو امریکی سامراج کالجٹ قرار دیا۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا ظفر احمد عثمانی کو بڑھا کاذب قرار دیتے ہوئے لوگوں کو مشورہ دیا کہ اس کی گردن پکڑو۔ الخ۔"

مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی کا سرسید، ابوالکلام شبلی نعمانی پر فتوے ملاحظہ فرمائیں: "فاصبح بحیث ترمی فیہ شہا مطاحا وھوی متبعا و اعجابا براہیہ

<sup>150</sup>۔ تجلی دیوبند، فروری، مارچ، ۱۹۵۷ء، ص ۷۵



والامّة" 151

ترجمہ: وہ (ابو الکلام) آزاد اپنی خواہشاتِ نفسانی کا متبع ہے اور اسلام کے سیدھے، سادھے راستے سے بھٹکا ہوا ہے اور اکابرینِ ملت کا سخت بے ادب ہے۔

”سر سید ہو رجل زندق ملحد اُو جَاهِل ضال۔۔۔۔۔ فکہذا  
ضل و اضل و یالیت لو کان کفرہ و الحادۃ غیر متعدد و قد حاول هو ان  
یبدین الناس کلہ بزینۃ و یومنوا بہ۔۔۔۔۔ فأنظر الی این بلغت سفاهۃ  
هذا السفیہ الملحد۔۔۔ الخ۔ 152

ترجمہ: وہ سرسید بے دین ملحد یا جاہل گمراہ ہے۔ وہ خود گمراہ ہوا اور اس نے لوگوں کو بھی گمراہ کیا ہے اور اگر اس کا کفر والحاد زیادہ نہ ہوتا تو ممکن تھا کہ لوگ اس پر مکمل ایمان لے آتے پس دیکھ کہ اس ملحد بے وقوف کی بے وقوفی کہاں تک پہنچ گئی ہے۔

مزید لکھتا ہے : " انہ کیف یعتقد فی ذالک الرجل۔۔۔۔۔ ہل ہی  
مداہنۃ دینیۃ لبصالح مشترکہ او ذالک من ائتلاف ارواحها

151۔ پشیمیا البیان لمشکلات القرآن، مصنفہ، امام دیوبند محمد انور شاہ کشمیری، ص ۳۴

152۔ یتیمیہ البیان لمشکلات القرآن، مصنفہ، امام دیوبند محمد انور شاہ کشمیری، ص ۳۲

واشتراک مقاصدہما فی العلم والفہم۔۔۔۔۔وانما الوح علی اعین

الناس اذ لیس من الدین ان یغض عن کافر۔۔ الخ۔<sup>153</sup>

ترجمہ: بے شک وہ شبلی، سرسید کے بارے میں از حد خوش اعتقاد ہی رکھتے ہیں یا تو یہ مدائسہ فی الدین ہے اور ان دونوں سرسید و شبلی کی روحیں علم و مقاصد میں یک جا ہیں۔ اور ہم نے لوگوں کے سامنے شبلی کا یہ پول اس لیے ظاہر کیا ہے کہ دین اسلام میں کسی کافر کے کفر سے چشم پوشی کرنا ہر گز جائز نہیں۔"

تاریخ پر نظر دوڑائیں تو پتہ چلے گا کہ سب سے پہلے حق کے مقابلے میں اختلاف کرنے والا باطل کا نمائندہ شیطان لعین نظر آتا ہے۔ جب حق تعالیٰ عزوجل نے فرشتوں کو اور ابلیس کو حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم فرمایا تو ابلیس لعین نے حکم الہی سے بغوت و سرکشی کرتے ہوئے مخالفت کی اور اپنے باطل نظریات کو ثابت کرنے کے لیے اپنے فاسد دلائل بھی پیش کرنے لگا۔ جو گرچہ بظاہر توحید پرستی کی نشاندہی کرتے تھے مگر حقیقتاً خلاف توحید، مخالفت حکم الہی اور شان رسالت کی مخالفت و توہین پر مبنی تھے جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اس کی بظاہر توحید پرستی قبول نہ فرمائی اور اس کو راندہ درگاہ کر دیا اور لعنت کا طوق اس کی گردن میں ڈال دیا۔ (نعوذ باللہ من شرور الشیطان

<sup>153</sup>۔ یتیمیہ البیان لمشکلات القرآن، مصنفہ، امام دیوبند محمد انور شاہ کشمیری، ص ۳۴

العین الرحیم) جب کہ دوسری طرف فرشتوں نے حکم الہی کو تسلیم کرتے ہوئے سجدہ کیا اور حقیقی توحید کا درس دیا۔ شیطان لعین اور اس کے چیلے اپنی خود ساختہ توحید کے زعم میں حکم الہی کی مخالفت اور انبیاء و اولیاء کی شان گھٹانے کے ہر حربے کو استعمال کرتے رہتے ہیں۔ جب کہ دوسری طرف فرشتوں کی راہ پر چلے ہوئے اہل حق حکم الہی کو مانتے ہوئے شان انبیاء و اولیاء کو بلند رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں اور رہیں گے۔ (انشاء اللہ)

یہ بات روز روشن کی طرح واضح حقیقت ہے کہ دیوبندیوں وہابیوں سے اہل حق کا اختلاف فروعی و ذاتی نہیں بلکہ اصولی و عقائد کا اختلاف ہے اور یہ اپنے کفریہ عقائد و نظریات (جو ان کی اپنی عبارات سے واضح ہیں) اور انہیں کی وجہ سے احکام شرعیہ کی روشنی میں گستاخ، گمراہ بے دین اور کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ان دیوبندیوں وہابیوں خارجیوں کے متعلق حضرت علامہ فخر الاماثل، منظر اہلسنت، مفتی سرحد، پیر طریقت، رہبر شریعت، مفتی شائستہ گل قادری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت العلامة ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ اپنی کتاب "المقاصد السنیۃ" میں تحریر فرمایا ہے:

"وقد ثبت بالتواتر قطعاً عند الخواص والعوام من المسلمين ان هذه القبائح مجتمعة في هؤلاء الضالين المضلين فمن الصف بواحد

من الامور فهو كافر يجب قتله باتفاق الامة۔۔۔ الخ۔<sup>154</sup>

ترجمہ: یعنی یہ بات خواص و عوام مسلمانوں میں تو اترو قطعی طور پر ثابت ہے کہ یہ سب (باطل عقائد) ان گمراہوں اور گمراہ کرنے والوں میں پائے جاتے ہیں تو جو بھی ان میں سے کسی ایک کا معتقد ہو وہ کافر و واجب القتل ہے۔  
مزید فرماتے ہیں:

"اعلم ان هؤلاء الكفرة والبغاة الفجرة جمعوا بين اصناف الكفر والبغي والعناد وانواع الفسق والزندقة والالحاد ومن توقف في كفرهم والحادهم ووجوب قتالهم وجواز قتلهم فهو كافر مثلهم"۔<sup>155</sup>

ترجمہ: جان لو کہ اس باغی، کفار، فجار کے گروہ میں مختلف اقسام کے کفر، بغوت و سرکشی، عناد و فسق و زندقہ و الحاد و گمراہی، جمع ہیں اور جو ان کے کفر و الحاد اور وجوب قتل میں شک کرے وہ بھی انہیں کی طرح کافر ہے۔"

یہ مختصر دلائل ہم نے احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کی غرض سے للہیت کے ساتھ

<sup>154</sup>۔ تنقیح الحامیہ، ج ۱، ردۃ، ص ۱۰۳، بحوالہ الفقہ صد السنیہ ص ۹۱

<sup>155</sup>۔ تنقیح الحامیہ، ج ۱، ردۃ، ص ۹۲، مطلب فی حکم الروافض تقاضی اللہ۔

ذکر کیے ہیں اس میں ہمارا ذاتی اختلاف و عداوت نہیں ہے۔ (الحمد للہ) تاکہ عقائد باطلہ و فاسدہ کو چھوڑ کر عقائد صحیحہ و نافعہ کو اپنایا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کے طفیل ہمیں دنیا و آخرت کی کامیابی عطا فرمائے اور اس رسالہ کو مفید و نافع بنائے آمین۔ بحر مہیطہ و یس۔  
ﷺ - تمت بالخیر

## تصدیقات و تقاریظ علماء و مشائخ اہلسنت و جماعت

جگر گوشہ قیوم زمان، عالم نبیل، فاضل جلیل، پیر طریقت رہبر شریعت حضرت  
علامہ مولانا احمد سعید عرف یار جان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للہ کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد بد قسمتی سے کچھ ایسے  
لوگ بھی موجود ہیں جنہوں نے بظاہر اہلسنت و جماعت کا لبادہ اوڑھا ہوتا ہے اور بہ ظاہر اپنے  
آپ کو اہلسنت و جماعت و منظر ملت کہلاتے ہیں۔ درحقیقت ایسے لوگوں کی فکری تعلیم اور  
ذہنی کچی چونکہ بد عقیدہ و بد مذہب لوگوں کے ساتھ مجالست و انس و محبت کی وجہ سے ان کے  
عقائد اور افکار کو ذہنی طور پر اپناتے ہیں اور نام سے دھوکہ کھاتے ہیں کہ فلاں بھی حنفی ہے۔  
یہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی کا کمال اور ہم سب پر احسان عظیم ہے کہ  
جس کی بصیرت نے ہمیں نام نہاد حنفی اور اہل سنت کا لبادہ اوڑھنے والے لوگوں کی نشاندہی

فرمایا اور بتلایا کہ حنفی ایسے نہیں ہو سکتے جن کے عقائد دیوبند کے زہر آلود اور دشمنی رسول ﷺ پر مشتمل ہوں۔

قبلہ شاہ صاحب سلسلہ سیفیہ کی پہلے شخصیت ہیں جنہوں نے ان نام نہاد حنفیوں اور نام نہاد مفتیوں کو دکھایا کہ اگر اعلیٰ حضرت کے افکار و عقائد کو نہ اپنایا جائے تو اہل سنت و جماعت کہلانے کے حقدار نہیں۔

دیوبندیت تو گستاخانہ مسلک ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نام نہاد مفتیوں کے شر سے بچائے اور قبلہ شاہ صاحب کو اجر عظیم دے۔

## عقائد اہلسنت و جماعت

ہم اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی حیات اور وفات میں کوئی فرق نہیں۔ رسول اللہ ﷺ اب بھی اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں۔ اور ان کی حالتوں اور ان کی نیتوں اور ان کے ارادوں اور ان کے دل کے خیالوں سے اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو باخبر کیا ہے۔ لیکن خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس سے انکاری ہیں جو کوئی اس سے منکر ہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (بحوالہ: تجلیات مدینہ از اراج مولوی محمد احتشام الحسن دیوبندی کا ندھوی ص ۱۹۱، اثبات

۱. غراض ص ۶۲، مقدم رسول ص ۴۶، مواہب اللدنیہ ص ۳۸۷، زر قانی ص ۳۰۵ ج ۸، ج ۱، ج ۲، حاضر و غابر ص ۳۲۔

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جو کوئی نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کا مرتکب ہو جائے یا آپ ﷺ سے جھوٹ کی نسبت کرے یا آپ کی عیب جوئی کرے یا آپ کے نقص بیان کرے یقیناً وہ شخص کافر ہے، واجب القتل ہے اور اس قسم کے گستاخان رسول کی توبہ بھی قابل قبول نہیں۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ انبیاء کرام کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ جو کوئی گستاخی کرتا ہے وہ واجب القتل ہے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ص ۳۸۶ ج ۴، شفا شریف ص ۲۶۱ ج ۲، کتب الخراج: ص ۱۴۲، رد المختار ص ۳۱۹ ج ۳، تمہید الایمان سیدنا علی حضرت حسام الحرمین ص ۲۷)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے آباؤ اجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب مؤمن و موحد تھے خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس سے منکر ہیں۔ جو کوئی اس سے منکر ہو وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (تفسیر خازن ص ۱۱ ج ۵، تفسیر صاوی ص ۲۸ ج ۳، تفسیر جمل ص ۲۹۶ ج ۳، تفسیر جامع البیان ص ۳۱۲، زر قانی ص ۲۴۳ ج ۵، کشف الغمہ ص ۵۱ ج ۲، مدارج النبوت ص ۱۱۶ ج ۱، شفا شریف ص ۶۳ ج ۱، سیرت رسول عربی ص ۶۴۲)

ہم اہل سنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ سردار دو جہاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بمثل بشر اور بے نظیر نور ہیں۔ جبکہ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ رسول اللہ ﷺ کی نورانیت سے انکار کرتے ہیں۔ جو کوئی رسول اکرم ﷺ کی نورانیت سے انکار کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(تفسیر روح المعانی ص ۹۷ ج ۲ پ ۶، تفسیر صاوی ص ۲۷۵ ج ۱، تفسیر خازن ص ۴۴۷ ج ۱، تفسیر کبیر ص ۳۹۵ ج ۱، تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ ص ۷۲، تفسیر جلالین ص ۹۷)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ میلاد النبی ﷺ کا اہتمام کرنا جائز اور مستحب ہے، جبکہ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کو بدعت اور حرام کہتے ہیں۔ جو کوئی میلاد النبی ﷺ کو بدعت اور حرام سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(نسائی شریف بر حاشیہ ص ۳۵۶، امداد الفتاویٰ ص ۳۳۷ ج ۶، بحیرت امدادیہ ص ۱۸۰، دی مفتاویٰ ص ۱۹۶ ج ۱، فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۵۰، سنن ابوداؤد اللطیف ص ۳۸۱، فتاویٰ سہیل ص ۵۲۸، فتاویٰ فریدیہ ص ۳۱۴ ج ۳، تفسیر روح البیان ص ۴۲۲ ج ۴)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ عرس شریف کرنا جائز اور باعث ثواب ہے جبکہ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ عرس سے منکر ہیں۔ جو کوئی عرس شریف کا انکار کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(شرح الصدور ص ۸۷، السنۃ البیضاء ص ۴۷، فیصلہ حق و باطل ص ۱۵۸، جاء الحق ص ۳۰۰، فتاویٰ عزیزیہ ص ۴۹، انفس العارفين ص ۲۸، شہ ولی اللہ، بہشت ہائے ۵۵، جمعہ ص ۱۶، تفسیر کبیر ص ۲۰۰ ج ۵، تفسیر ابن جریر ص ۱۴۱ ج ۱۳، فتاویٰ نوریہ ص ۶۳۵ ج ۱) ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ درود تاج پڑھنا جائز اور باعث ثواب و سعادت



ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اسے شرک کہتے ہیں اور جو کوئی اسے شرک سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(الامین والعلیٰ مصنف اعلیٰ حضرت محمد احمد رضا خان افغانی صاحب ص ۵، السیف السیر ص ۱۶)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ مردہ اپنی قبر میں اپنے ملاقاتیوں کو جانتا ہے۔

خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کا انکار کرتے ہیں اور جو کوئی انکار کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(شمی ص ۶۰۴ ج ۱، تفسیر ابن کثیر ص ۳۸۲ ج ۳، شرح الصدور ص ۸۴، الروح مابین قیم ص ۵، تفسیر روح البیان

ص ۱۲۵ ج ۲، مراتی افصح ص ۳۴۱، الحاوی للفتاویٰ ص ۷۰ ج ۲، تفسیر روح المعانی، سورۃ روم ص ۸۵ ج ۱۱، مکتبہ حقانیہ ملتان)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ قبر میں روح کے تابوت (جسم) کو واپسی حق ہے

اور خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ کہتے ہیں کہ مر گیا تو ختم ہو گیا۔ جو کوئی روح کا تابوت (جسم) کی طرف

واپسی کا انکار کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(شرح مفہوم جلد ص ۴۰ ج ۲، شیعہ الی داد ص ۲۹ ج ۲، شہادت، غرض ص ۲۵، تسکین الصدور ص ۱۰، تفسیر ابن کثیر ص ۳۳۱ ج ۲، کتاب الروح ص ۵۲، مفہوم مقام ص ۴۸)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جو کوئی مذاہب اربعہ سے نفی نہ کرے وہ ہر ہے وہ ضال اور مضل ہے اور اسلام سے خارج ہے۔

(تفسیر صادی ص ۹ ج ۳، البصائر ص ۵۲، تعین الحق شرح منیہ المصلیٰ ص ۱۵، تحریحات ضیائیہ ص ۱۲۴)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ یوم عاشورہ میں چھو لے یا حلیم پکانا جائز اور باعث

ایصال ثواب ہے۔ اور اس میں اجر عظیم ہے۔ اور خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ چھو لے اور حلیم پکانے

کا انکار کرتے ہیں جو کوئی چھو لے اور حلیم پکانے کا انکار کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(تفسیر روح البیان ص ۴۲ ج ۴، نزہۃ المحی لہ ص ۱۸۳ ج ۱)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ صلحاء، علماء اور اولیاء کے مزارات پر عماموں

اور کپڑوں کا رکھنا جائز ہے۔ اور خوارج کلاب النروہابیہ خبیثہ اس کو ناجائز اور بدعت کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے بدعت اور ناجائز کہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (شی ص ۱۲۳ ج ۲، کشف السنو ص ۱۳، عجیبہ الضمیر علی رد الذخیر ص ۲۶)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ کنکریوں اور تسبیح کے دانوں پر ذکر الہی جائز اور باعث ثواب ہے۔ خوارج کلاب النروہابیہ خبیثہ تسبیح کا انکار کرتے ہیں۔ جو کوئی تسبیح کے دانوں پر ذکر الہی کرنے سے انکار کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(مستخلص ص ۲۳، شرح ایاس، تہذیبی نصب ص ۲۲۶، سیف المقلدین ص ۳۷۲، بحر الرائق ص ۲۹ ج ۲، مظہر حق ص ۲۸۹)

ہم اہلسنت وجماعت خصوصاً احناف کا یہ عقیدہ ہے کہ امام اور مقتدی کیلئے اقامت کے دوران بیٹھنا اور حی علی الفلاح پر اٹھنا جائز اور مستحب ہے۔۔۔ خوارج کلاب النروہابیہ خبیثہ اقامت میں بیٹھنے اور حی علی الفلاح پر اٹھنے کو بدعت اور ناجائز کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے بدعت اور ناجائز سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(ہدای ص ۲۰۰ ج ۱، فتاویٰ تفسیری ص ۷۵ ج ۱، نور الایضاح ص ۶۹ شرح وقایہ ص ۱۵۵ ج ۱، فتاویٰ دودویہ ص ۱۳۶، کنز الدقائق ص ۲۳)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ تعویذ لکھنا اور اس پر شکرانہ لینا جائز اور مستحب ہے۔ خوارج کلاب النروہابیہ خبیثہ تعویذ لکھنے کو شرک کہتے ہیں جو کوئی تعویذ کو شرک کہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(منہاج السنن ص ۹۵ ج ۱، بیہقی زیور ص ۲۶، انوار حصہ ہفتہ، معارف القرآن ص ۵۱۰ ج ۵، فتاویٰ تفسیری ص ۳۲۶ ج ۱، نسائی شریف برجیدہ ص ۷۱ ج ۲)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا اور اسی طرح ان کے وصال کے بعد ان کے تبرکات (بال اور کپڑے) وغیرہ چومنا اور ان کی تعظیم

کرنا جائز اور مستحب ہے۔ خوارج کلاب النروہا یہ خبیثہ ہاتھ وغیرہ کو بوسہ دینے اور تبرکات کو چومنے کو حرام اور شرک کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے حرام اور شرک کہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۷۰۲، ترمذی شریف ص ۳۳۰، ابن ماجہ ص ۲۶، فتاویٰ نعیمی ص ۲۵، جوہرۃ النیرۃ ص ۲۸۶، شرح اساس ص ۱۵۱ ج ۲)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جب مؤذن کہنے لگتا ہے اشہدان محمد رسول اللہ اور اس کے سننے پر اپنے انگوٹھے چوم کر دونوں آنکھوں پر پھیرنا جائز اور مستحب ہے خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ ابھامین کی تقبیل (انگوٹھے چومنے) کو بدعت اور حرام کہتے ہیں، جو کوئی اسے بدعت اور حرام کہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(تفسیر روح البیان سورة المائدہ ص ۶۶۸، شامی ص ۷۰، سورج، فتاویٰ دہلوی ص ۵۷۷، تعلیق، مغل شریعہ، حصہ ص ۶، فتاویٰ مجددیہ، ج ۱ ص ۹۶، سورج، علم الفقہ)

ہم اہلسنت وجماعت خصوصاً احناف کا یہ عقیدہ ہے کہ بیس رکعات نماز تراویح سنت رسول اللہ ﷺ، سنت صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور سنت مسلمین ہے اور آٹھ رکعات تراویح خلاف سنت ہے۔ خوارج کلاب النروہابیہ خبیثہ بیس رکعات تراویح کو بدعت کہتے ہیں، جو کوئی اسے بدعت کہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(شرح وقایع ص ۴۹، جامع الرموز ص ۹۵، التلخیص ص ۷۸، کبیری ص ۴۴۹، عمدة القاری شرح بنوری ص ۳۵۵، ج ۵، حاء الحق حصہ دوم ص ۱۰۵)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ شفاعت رسول اللہ ﷺ اور عذاب قبر حق ہے۔ خوارج کلاب النروباہیہ خبیثہ اس کے منکر ہیں، جو کوئی شفاعت رسول اکرم ﷺ کا منکر ہو وہ وہابی اور خارجی ہے۔ اور اس کی اقتداء کرنا درست نہیں اس لئے کہ وہ کافر ہے۔

(خلاصہ الفتاویٰ ص ۱۴۹، فتح القدیر ص ۲۴۷، تسکین الصدور ص ۷۵، فتاویٰ لمگیری ص ۴۷ ج ۲)

بہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ غیر اللہ کو نداء کرنا (یار رسول اللہ ﷺ) کہنا صحیح

اور جائز ہے۔ اور اہل سنت کا شعار ہے۔ خوارج کلاب النروہابیہ خبیثہ نداء غیر اللہ کو شرک کہتے ہیں جو کوئی نداء یا رسول اللہ ﷺ کو شرک کہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(کنز الخفایہ ص ۲۰۲ ج ۲، ادب المفرد ص ۱۳۲، شفاء ج ۳ ص ۱۱، فتح القدر ص ۹۰۳، شوکانی اجدادیہ والندیہ ص ۳۲۹ ج ۲، ابن کثیر اکال فی التاریخ بن کثیر ص ۲۴۶ ج ۲، خطبوی ص ۱۱۱، شامی ص ۲۹۳ ج ۱، ہمدانی ج ۱ ص ۳۵۸، ابن قیم، تحفہ ص ۹۸، فضل کل درود شریف، کلیات اعداویہ ص ۹۱ ج ۲)

ہم اہلسنت وجماعت خصوصاً احناف کا یہ عقیدہ ہے کہ سنت پڑھنے کے بعد جماعت کے ساتھ دعا کرنا مستحب اور جائز ہے۔ خوارج کلاب النروہابیہ خبیثہ اس کو بدعت کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے بدعت اور حرام سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(قرآن مجید ص ۸۰، مرقی الفرائض ص ۷۲، خطبوی ص ۱۱۱، لکھنؤی قرابادی، تہذیب الفقہ ص ۲۰، تہذیب ترمذی ص ۳۱۳، رسالہ تفسیری، سنن ہسینی ص ۲)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ عمامہ باندھنا طریقہ سنت ہے خوارج کلاب النروہابیہ خبیثہ اس کو بدعت اور ناجائز کہتے ہیں جو کوئی اسے ناجائز سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(اشیاء جماعت ص ۵۴ ج ۳، مظاہر حق ص ۵۵۴ ج ۳، مسند امام اعظم ابن حنیفہ ص ۱۱۶، ابن ماجہ (لباس) ص ۲۶۲)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اذان سے قبل یا بعد میں حضور اکرم ﷺ پر درود و سلام نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔ خوارج کلاب النروہابیہ خبیثہ اسے بدعت اور ناجائز کہتے ہیں، جو کوئی اسے بدعت اور ناجائز سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(شفاء شریف ص ۱۲۹ ج ۲، الجامع الصغیر ص ۱۹۱ ج ۱، نقول ابداً ص ۱۹۳، فتاویٰ کبریٰ ص ۱۲۹ ج ۱، اعانیۃ الطالبین ص ۲۲۳ ج ۱، تحفہ ص ۹۸ ج ۲، فتاویٰ مجددیہ فیہ ص ۸۷ ج ۱، معارف القرآن ص ۱۲، فتاویٰ توریہ ص ۱۸۲، مسم شریف ص ۱۶۶)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ماہ رمضان کی تیسویں شب کو سورۃ عنکبوت اور سورۃ روم کی تلاوت کرنا جائز اور مستحب ہے۔ خوارج کلاب النروہابیہ خبیثہ اسے بدعت اور ناجائز کہتے ہیں جو کوئی اسے بدعت اور ناجائز سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(تفسیر بی معودہ، سورۃ حجۃ ص ۲۶۲ ج ۲، تفسیر بی معودہ، سورۃ روم ص ۸۸، جنت فردا ص ۶۵، شہادۃ تین ص ۲۳، تین نو عین ص ۳۰)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جو علماء، طلباء اور حفاظ صاحبان جب بھی ختم قرآن شریف فرماتے ہیں۔ انہیں بطریق احسان طعام اور روپے پیسے دینا جائز اور مستحب ہے خوارج کلاب انار و ہابیہ خبیثہ اسے ہدعت اور حرام کہتے ہیں جو کوئی بھی اسے ہدعت اور حرام سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

ہم الاسلامت و جماعت خصوصاً حنا کا یہ عقیدہ ہے کہ نماز میں زہر پڑھنے کے بعد عدو جاننا اور مستحب ہے اور خوارج کل کتب اہل سنت و ہادیہ شیعہ اسے بدعت اور حرام کہتے ہیں۔ جو کوئی نماز میں زہر کے بعد عدو کرنے کو بدعت اور حرام سمجھے وہ دہائی اور خدہ جی ہے۔

(سماں شریف سے ۱۳۵۰ھ ہجری کے، تحقیقی مصنف صاحب ۲۲۲ نفیس درود حفظہ اللہ نے دیوبند میں ۱۲۷۴ھ کے مسکن دکن کا سن ۱۶۰۵ء میں جمع الجراگ کو ۱۸۹۳ء میں لکھی اس  
۸۷ ج ۱، ۶ ج ۲، بیکاری علی کے ۵ ج ، اٹھارہاں لکبری ص ۲۸، ۲۹ ج ۲، فتح معصوم ص ۳۹ ج ۳، عادی اللہ کی ص ۸۳ ج ۴، بدین محمود پتشیہ کے ۲ ج ۲، نقیض ہادی ص ۸۳ ج )  
ہم ایسٹن ویمبلی علی کا یہ عقیدہ ہے کہ عزرائیل انبیاء معصوم اسلام اور اولیاء کرام رحیم اللہ پر حاضری اور اینغا وہ دور ہو یا نہ ہو ایک بات  
کی عزت و حرمت اور برکت پر اللہ سے دعا کرو اور اپنی حاجات میں انھیں وسیلہ بنانا جائز اور عاثر برکت ہے، خوارج کلاب النار وہ یہ ہمیشہ اسے  
شک اور حرام کہتے ہیں۔ جو کوئی اس قسم کی زیارت اور سوال کرنے کو شرک اور حرام سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(بخاری شریف ص ۱۳۴ ج ۱، فیض الہدی ص ۷۴، تسبیح الشکوہ ص ۱۲۰، بہشتی زیور ص ۸۱ ج ۱ بحث عید)

ہم الامست و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ عید کے دن مصافحہ کرنا جائز اور ہم عث ثواب ہے۔ غوار کاب النار وہاں یہ خبیثہ اسے بدعت اور حرام کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے بدعت اور حرام سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

جاءا علی من ۳۳۳۳ ج. مکتبہ شریف ۸۸۸ ج. مکتبہ شریف ۱۱۱ ج. نقی مصاب حاصل، کر من ۳۳۳ ج. نقیر ت احمدی ملازمین من ۲۲۲ ج. نقیر خان من ۱۱۱ ج. نقیر کبر من ۳۳۳ ج. نقیر در بیان من ۳۳۳ ج.

[illegible]

(اعداد مؤمنین ص ۴۶۱، احیاء العلوم ص ۱۱۸، فتاویٰ دستورالقضاة ص ۴۸)

(بخاری شریف ص ۲۵۳، مقلدو ہشرف ص ۵۰۶، مسہم شریف ص ۲۵۳، معالم التنزیل ص ۷۷، التفسیر ص ۱۳۹ ج ۲، التفسیر جمل ص ۲۵۳، التفسیر حسینی ص ۶۱۲)

(البصائر مولوی حمد اللہ دیوبندی ص ۱۵۳، نبراس ص ۱۳۹، الجواهر البھیہ، فتاویٰ حدیثہ ص ۱۱۶)

109

ہم الاسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جبر کامل سے بیعت کرنا نہ صرف جائز بلکہ سنت ہے اور خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کو بدعت اور حرام کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے بدعت اور حرام سمجھے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(کتاب الارشاد ص ۱۵۳، اہل الافراط ص ۱۵۵، کتاب المغنی ص ۱۵۵، فقیر احمدی ص ۱۵۵، لکھنؤ ص ۲۳)

ہم الاسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ مشائخ عظام، اہل تصوف اور اہل اللہ کا تصرف، توجہ یا معنی، سماع، وجد، جذبہ اور حال و سرور، شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کی حدود میں کلی شرائط و آداب ظاہر و باطن کے ساتھ قیمتی اقتضائے عہدیت کے موافق حق ہیں اور صحیح گاہیت ہیں۔ منکرین حق خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ ہیں۔ (فقیر رحمہ اللہ ص ۱۵۵، ص ۸۶، ۲۵)

ہم الاسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن پاک کو دائرہ اسقاط میں رکھنا جائز اور مستحب ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کو ناروا اور بدعت کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے بدعت اور ناجائز کہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (البدائع ص ۱۳۸، تسبیح الہکھو ص ۱۱۵، ارشادات نسیری ص ۳۵، امجد راج السنہ ص ۲۵)

ہم الاسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جس کا یہ گمان ہو کہ نبی اکرم ﷺ عام مسلمانوں کی مانند ہیں اور ہر نیک کسی چیز کے مالک نہیں اور نہ ہی ان کی ذات سے ظاہری اور باطنی نفع ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والے مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے، دائرہ اسلام سے باہر ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کے منکر ہیں۔ جو کوئی اس سے منکر ہو وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (فقیر صدیقی ص ۱۵۸، ج ۱، ص ۶۱، تحفیران بھٹن ص ۱۰)

ہم الاسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ عادت قیامت میں سے ایک نئی خروج و جہال کی ہے اور خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ جہال کے خروج کو افسانہ کہتے ہیں جس طرح مامودودی نے اپنی تصنیف، رسائل مسائل، میں ذکر کیا ہے۔ اسے افسانہ یا کہانی قصہ خیال کرنا قول پیغمبر ﷺ کی تکذیب ہے۔ جو کوئی خروج و جہال سے انکار کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (شرح مفہوم ص ۱۲۳، انوار ص ۵۸۵، تحفیران بھٹن ص ۱۱۸)

ہم الاسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ مقبرے کو ہٹانا اور اس پر دکان مکان اور منڈی وغیرہ تعمیر کرنا یا کھیتی باڑی کرنا یا اس میں پیشاب وغیرہ کرنا حرام ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ مقبروں کو ہٹانا اور ان پر تعمیرات کرنا اور پیشاب وغیرہ کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ جو کوئی اسے جائز سمجھے وہ پکا وہابی اور خارجی ہے۔ (دعوت اسلام القرآن والفقیر منع قطع شجرہ وادھور و ص ۲۴، اھدک الوھابین ص ۲۹، فتاویٰ لکھنوی دفتہ برص ۲۴۳، ج ۲)

ہم الاسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ مقبرے سے گھاس، ہیز و رخت اکھیرہ اور انہیں پہننا حرام ہے۔ اس لئے کہ یہ مردوں کا حق ہے اس وجہ سے کہ ہر ایک پتہ اور ہر ایک شیخ تصبیح اور ذکر الہی کرتے ہیں جس کے سبب ثواب و رحمت مردے کے حق میں پہنچتا ہے اور ان سے عذاب دور ہوتا ہے اور یہ پتہ اور گھاس چوس۔ کھوں کی تعدادیں ہوتے ہیں غائبانہ ثواب اور عذاب بھی۔ کھوں میں پہنچ جاتا ہے (العیاض باللہ تعالیٰ)۔

خوارج کلاب اندروہ یہیہ خیشہ مقبرے سے درخت اور میز گھاس کا تے ہیں۔ اور جو کوئی مقبرے سے میز درخت اور میز گھاس کاٹے اور اسے بیچے وہ وہی اور خوارجی ہے۔ (مسلم ۱۲۰۲، بخاری ۶۶۱۱، ترمذی ۶۰۹۱، نسائی ۱۳۳۳)

ہم ایسٹن و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ رسالت، ویریت اور کرامت موت واقع ہونے پر ہل نہیں جاتے۔ غور کا لب انار وہ یہی خبیث کہتے ہیں کہ رسالت، ویریت اور کرامت موت واقع ہونے پر ختم ہو جاتے ہیں، جس کی کا یہ عقیدہ ہوگا وہ وہی اور خرابی ہے۔

(شمالی ص ۷ سے شروع شدہ عمدہ اربعہ ص ۵۴ سے شروع شدہ اشیت، غرض ص ۶۰)

ہم ایسنت و جماعت خصوصاً احناف کا یہ عقیدہ ہے کہ نماز میں ناف سے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے۔ لیکن غوارج کتاب الزہد و بیہ خبیثہ ناف سے نیچے ہاتھ باندھنے کو حرام سمجھتے ہیں، جو اسے حرام کہتے ہیں وہ وہابی اور خارجی ہیں۔

قدوری ص ۴۰، نوادر مبیحہ ص ۶۹، کفرانہ قاتق نفس ارادہ دخول فی الصلوٰۃ ص ۵۷، مستقل احق قاتق ص ۷۳، ہدایۃ ص ۱۰۶، صلوٰۃ ص ۶۰۶

ہم ایسنت وجمعت خصوصاً اختلاف کا یہ عقیدہ ہے کہ تین ہر دے کا نہ جائز اور ہر عٹ ثواب ہے۔ خوارج کلاب النادر وہ یہ خبیث تین ہر دے کو ہر عمت کہتے ہیں۔ جو کوئی اسے ہر عمت کے دہ وہی اور خراج ہے۔

(بخاری شریف، ص ۹۴۵، اثبات اغراض ص ۱۲۲، انبھائر ص ۱۲۴، اعدام المومنین ص ۲۳۷)

ہم ایسٹن ویجیٹ خصوصاً حنا کا یہ عقیدہ ہے کہ طعام کے شروع اور آخر میں کچھ کھانے کا جائز اور مستحب ہے۔ خوارج کلاب النار وہ یہ عقیدہ ہمک کھنے کو ناجائز کہتے ہیں۔ جو کوئی ہمک کے استعمال کو ناجائز سمجھے وہ وہابی اور خراجی ہے۔ (خرصۃ الفتاوی ص ۶۰ ج ۲، الحج البینات فی ثبوت ارستخانیہ من اموات المعرفہ بدر کل السیفہ ص ۱۱۶)

ہم اس منت ویرعت کا یہ عقیدہ ہے کہ دعا سے پہلے اور بعد میں درود شریف کا پڑھنا جائز، باعث ثواب اور باعث قبولیت ہے خواہ کلاب انبار و بیہ حیثیت اس سے انکار کرتے ہیں جو کوئی اس کا انکار کرے وہ ہلاک اور جہنمی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۸۷، ہدایہ ص ۲۳۴ ج ۱، البحرۃ النیرۃ ص ۱۲۹، فتاویٰ مجددہ ص ۴۰۹)

ہم ایسٹن وجرٹ خصوصاً استاف کا یہ عقیدہ ہے کہ نیگلسر نماز پڑھ کر وہ ہے اور یہ یہود و نصاریٰ کا فعل ہے کیونکہ وہ بھی نیگلسر نماز پڑھتے تھے  
 خوارک لاب الہود وہ یہ حبشیہ نیگلسر نماز پڑھتے تھے اور یہ مثل کرن فقہ کی مخالفت ہے اور وہابی اور خارجی فقہ کی مخالفت کرتے ہیں اور جو کوئی فقہ کی  
 مخالفت کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (شرح المنہج ص ۳۹۹، مقب۔ است. کثر ص ۱۷۳، سنن الکبریٰ ص ۳۳۹ ج ۲)۔



ہم ایسٹن و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ سنت ایک ہم عصری ہے۔ یہ سفر میں بھی ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر گناہی جانے کا خوف نہ ہو تو اس کا ادا کرنا۔ زہری ہے۔ غوراج کلاب النار وہاں بھیہ خبیثہ لوگوں کو سفر میں سنت پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔ جو کوئی سنت پڑھنے سے منع کرے وہ وہابی اور خرجی ہے۔ (فتاویٰ ہند ص ۱۳۹، شرح تنویر ص ۵۸۵، بحر الرائق ص ۱۳۹، رد المحتار ص ۵۳۱، شرح ص ۵۳۰ ج ۱)

ہم ایسٹ ویسٹ کا یہ عقیدہ ہے کہ نعت خوانی ہر زبان میں چاہے کہ اور خصوصاً وہ اشعار جو حضور اکرم ﷺ کے معجزات و کمالات پر مشتمل ہوں وہ بہ عث ثواب اور قدر ہیں۔ غوارِ کلاب اندر وہ یہی نعتیں نعت خوانی سے انکار کرتے ہیں جو کوئی نعت خوانی سے انکار کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (معارف السنن ص ۵۸ ج ۲، ص ۱۴۳، مسؤل ص ۴۳۴، کشف الخوض ص ۲۰۲، دیوان حسن)

ہم ایسٹ ویجسٹ کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ ختم النبیین ہیں اور یہ مسئلہ قرآن پاک اور کثیر احادیث سے ثابت ہے اور اس سے انکار کرنا صریح کفر ہے۔ خوارج کلاب النمرود ہیں عیسیٰ حضور اکرم ﷺ کے ختم النبیین ہونے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ عوام کا خبیث ہے۔ جو کوئی اس طرح کے وہابی اور خارجی ہے اور اسلام کے دائرے سے باہر ہے۔

(مقلوۃ شریف ص ۱۱ ج ۳، مسنم شریف ص ۳۸ ج ۳، بخاری شریف ص ۵۰۱ ج ۱، مسند ابو حنیفہ ص ۹۵ ج ۱، ابوداؤد ص ۳۸ ج ۳، ترمذی ص ۳۵ ج ۳، مختار غازی ص ۹۸)

ہم الانست و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ ہدیت کی پانچ اقسام ہیں۔ (۱) حرام (۲) واجب (۳) مکندوب (۴) مباح (۵) مکروہ۔ خوارج کلاب انرواہیہ شیعہ ہر ہدیت کی اقسام سے انکار کرتے ہیں۔ جو کوئی ہدیت کی اقسام کا انکار کرتے وہ دودلی اور خداجی ہے۔

(شامی) ص ۹۳، صراط المستقیم ص ۷۷، ایوی مفتاح کی ص ۳۸، اصبر کر ص ۴۲، انیس راوحہ ص ۵۶، النبیہ ص ۱۰۶، ۱۰۷، شیعہ مشکوٰۃ ص ۲، القامحۃ ص ۲  
ص ۵۵، جامع الکبریٰ ص ۸۰، مقارنات غازی ص ۶، فتاویٰ محمدیہ ص ۳۱، سزن نسکی ص ۵۶، ۲۲ شیعہ نمبر ۱)

ہم ایسٹنٹ وچرمن کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام، ادیب کرام اور علماء المشورین کے مزارات پر گنبد نہ جانتے ہیں۔ خوارج کا یہ الزام وہ یہ عقیدہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ جو کوئی اس کا انکار کرے وہ بددین اور خارجی ہے۔

(مرقاة ص ۶۹ ج ۴، شملی ص ۱۲۳ ج ۱، کشف المنور ص ۱۳-۱۴، روح البیان ص ۴۰۰ ج ۳، تشریحات ضمیمه ص ۲۱۶)

ہم انسانیت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن پاک میں ایک حرف زیدہ کہ نہ یا کم کرنا یہ کسی حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا جان بوجھ کر یہ کفر ہے۔ لہذا، وضو، کچلہ، غلا، پڑھنے کفر ہے۔ ایسے شخص کی امامت گنہگار نہیں ہے۔ خوارج کلاب انداز وہ ہیں بیشیشہ، وضو، کچلہ، غلا، پڑھتے ہیں۔ جو کوئی یہ عمل کرے وہ بدعتی اور راجی ہے۔

113

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مسم کے استاد ابو زرعہ الراجزیؒ نے فرمایا ہے کہ جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو صحابہ کرام میں سے کسی کی تنقیص کرتا ہے تو جان لو کہ یہ شخص زندہ ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ حق ہیں۔ قرآن حق ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی حق ہے اور یہ سب ہمیں صحابہ کرام کے توسط سے ماہ ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان میں تنقیص کرتے ہیں، جو کوئی صحابہ کی شان میں تنقیص کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (الصواعق المحرقة ص ۲۱۱، مقدمۃ العواصم من القواصم ص ۴۳)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ علماء حقانی اہل سنت وجماعت کی توہین کرنا (اہانت واختلاف) یہ کفر ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ علماء حقانی کی توہین کرتے ہیں۔ جو کوئی علماء حقانی کی توہین کرے وہ وہابی اور خارجی ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ص ۸۹۰ ج ۲، شرح فقہ اکبر ص ۲۱۱، شاہ داغدار ص ۷۸، بحر الرائق ص ۱۲۴ ج ۵)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام قبل از نبوت اور بعد از نبوت تمام صفات را کہ انہ سے پاک ہیں۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کے منکر ہیں جو کوئی اس کا منکر ہے وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (مجموعۃ الرسائل الشیعی ص ۳۱۳ ج ۱، تحفۃ اہل علی ص ۳۵، اشعۃ المذہب ص ۳۳۱ ج ۱، شرح العقائد النسفیہ ص ۱۰۲، نمراس ص ۴۵۵، حاشیہ دار میر ص ۹۶، شرح المواقف ص ۲۲۸)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے ہی مت بیداری بعض کا مین مومنین مشرف ہوتے ہیں۔ اور بہت سے اوسیدہ اللہ نے حضور اکرم ﷺ کو ہی مت بیداری دیکھا ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ ہی مت بیداری اور دیرانی حلیہ ﷺ سے منکر ہیں۔ جو کوئی اس کا منکر ہو وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (فیض الہادی ص ۲۰۴، عالمگیری، ای وی لفظا دی ص ۳۱۱ ج ۲، ج ۲۴۴ ج ۱، کلیات امدادیہ ص ۷۹، تنویر الصدور ص ۱۱، سعادت الدارین ص ۴۲۲، تنویر اہل ایمان ص ۱۴، فتاویٰ حدیثہ ص ۲۵۵، ۵۶، فتاویٰ فیض نقشبندیہ ص ۱۷۵)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ دعا بعد ختم قرآن مستحب ہے اور یہ دعا مستحب ہے۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ اس کے منکر ہیں۔ جو کوئی اس کا منکر ہو وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (مجمع الزوائد ص ۲۷۲ ج ۷، مطبوعہ مصر، داری شریف ص ۴۴۰، گیارہ صوفی شریف ص ۷۰، کتاب اراؤکار لسنودی)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ مومنین کی رخصتیں شب جمعہ، جمعہ کے دن، رمضان المبارک، عیدین کے دن، شب برأت اور عاشورہ کے دن اپنے گھروں میں آتی ہیں۔ اور گھروں کے دروازوں کے پس کھڑی ہو جاتی ہیں اور غمناک آواز سے کہتی ہیں کہ اے ہادی او، داد و قریب ہم پہ مہربانی کرو اور ہم سے بے صدقہ کرو۔ خوارج کلاب النار وہابیہ خبیثہ ارواح کا اپنے گھروں میں آنے کا کار کرتے ہیں۔ جو کوئی اس کا منکر ہو وہ وہابی اور خارجی ہے۔ (تفسیر رواج البیان ص ۳۶۶ ج ۴، تذکرۃ الموتی والقبور ص ۲۸، حاشیہ نسائی شریف ص ۲۸۵ ج ۱، اشعۃ المذہب شرح مشکوٰۃ ص ۷۰ ج ۱)

ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حدیث ضعیف فضائل میں معتبر ہے۔ اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ خوارج کلاب انروہیہ خبیث اس کے منکر ہیں جو کوئی اس کا منکر ہو وہ ہابی اور خارجی ہے۔ (شہداء ص ۲۹ ج ۱، ایضاً ص ۹۲، میزان الشعرانی ص ۱۵۵، اعلام مومنین ص ۹۹، روح البیان ص ۳۷۳ ج ۲، اشعاعیات ص ۷) ہم اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر ہمارے کفر ہے۔ خوارج کلاب انروہیہ خبیث تفسیر ہمارے کرتے ہیں۔ جو کوئی بھی تفسیر ہمارے کرتے وہ ہابی اور خارجی ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۱۵۴، محبوبہ مصر، مکتوبات شریف ص ۴۵ ج ۲)

یہ سارے عقائد خواہ پر بیان کیے جا چکے ہیں یہ ہمارے مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بھی ہیں۔ اور یہ سارے عقائد ہمارے رسالہ، عقائد المسلمین، سے لیے گئے ہیں اور اس رسالہ کو مبارک صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سات مرتبہ شائع کیا تھا اور ہم نے بھی بارہ بار شائع کیا تھا اس کے علاوہ خیر بخون خواہ کے طوائف تھانی اہلسنت وجماعت نے بھی بارہا شائع کیا تھا۔ اس کے علاوہ امیر جماعت اہل سنت پاکستان خطیب اللہ وسایا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے شائع کیا تھا۔ یہ سب عقائد مبارک صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کے ہیں جو بھی سفلی ان عقائد کی مخالفت کرے یا کوئی اور کرے وہ پکا وہابی اور خارجی ہے۔

حررہ فقیر سید احمد علی شاہ حنفی ترمذی سیفی۔

عائمی مدنی مرکز دعوت اسلامی فیضان مدینہ کراچی کے وفد کی مرکزی آستانہ عالیہ سیفیہ اور گلگاتون کراچی میں آمد پر انہوں نے قہد شاہ صاحب مبارک کو عائمی مدنی مرکز دعوت اسلامی فیضان مدینہ کراچی میں آنے کی دعوت پیش کی، جس پر قہد شاہ صاحب مبارک نے انہیں درج ذیل شرائط پیش فرمائیں۔ اور بعد میں عائمی مدنی مرکز دعوت اسلامی فیضان مدینہ کراچی میں ہونے والے ختم بخاری شریف کے پروگرام میں اپنے کچھ سالکین سمیت شرکت بھی فرمائی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي جعلنا على عقيدة اهل السنة والجماعة وحفظنا من عقيدة الوهابية الكفرة الفجرة الضالّة  
والصوّرة السامية سيدنا محمد بن النبي حكيم الوهابية بالشقوة وعي آلهم واصحابه الذين حكموا على الوهابية  
بشرار الخلق الضالّة۔ ام بعد۔

سسہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ کے وفد کا عی مرکز دعوت اسلامی پاکستان فیض مدینہ

میں آنے کے لئے چند شرائط

{۱} ہائی سسہ سیفیہ حضرت اخترزادہ سیف الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں دعوت اسلامی کے مرکزی افراد کا اپنے لیٹر پیڈ پر تاثرات لکھنا۔

{۲} مروجہ سادیہ حسین مظہر لعن غیظہ المفقین محسن المسلمین ام المفقہ واحد شین اصبح حضرت شہ احمد رضا خان انصافی قدسہ ہادی شمس فاضل بریلوی رحمہ اللہ کی تصنیف ”حسام الحرمین“ پر تحریری تصدیق اور اقرار نامہ۔

{۳} دور حاضر کے وہ تمام فرقے اور مسالک جو مسک اعلیٰ حضرت کو شرک اور بدعت کہتے ہیں یا اعلیٰ حضرت صہ اہست کو کافر یا مشرک کہتے ہیں، ان کے بارے میں ہماری رائے یہ ہے کہ یہ سب خرابی ہیں۔ ان کے بارے میں دعوت اسلامی کی طرف سے تحریری طور پر تفصیل یا تکفیر کا فتویٰ۔

{۴} انچس کروڑ نمازوں کا ثواب جو عہہ اہل سنت کے نزدیک صحیح نہیں ہے اور یہ رانیونڈی فرقہ کا دعویٰ ہے کہ وہ تبلیغ میں جانے والوں کی نماز انچس کروڑ کے برابر سمجھتے ہیں، اس سے برأت کا اظہار کرنا۔

{۵} دعوت اسلامی کی طرف سے سسہ سیفیہ کے بارے میں جو تحریری یا تقریری مخالفت یا تضاد بیانیہ ہیں ان سے دعوت اسلامی کا برأت کرنا اور آئندہ کے لئے سسہ سیفیہ کے بارے میں مخالفت یا شرانگیز تحریر یا تقریر سے کنارہ کشی کرنا۔ اگر سسہ سیفیہ کے اعمال سے یا کسی عی مسئلے میں اختلاف ہو تو اس کو عہہ کی موجودگی میں اور رابطے سے حل کرنے کی کوشش کرنا یا افہام و تفہیم کرنا، دونوں سسلوں کا حق ہے جس سے غرض انصہر حق ہو، نہ کہ فتنہ و فساد۔

درجہ با۔ شرائط کی تصدیق کے بعد سسہ سیفیہ کا دعوت اسلامی کی حمایت اور تعاون کا اعدن۔ سسہ سیفیہ میں تقریباً پچپن ہزار (۵۵۰۰۰) خفہ اور بے حساب مریدین ہیں، ان تمام کا دعوت اسلامی سے حمایت کا اعدن، اور تحریری اور تقریری طور پر دعوت اسلامی کی تائید اور تعاون کا اعدن۔

حررہ: خادم الہیہ و احمہء حقانی فقیر سید احمد علی شاہ السیفی

دسمبر ۲۰۱۲ء بمطابق ۱۰ صفر ۱۴۳۴ھ

اذان سے قبل درود و سلام کا ثبوت

اذان سے پہلے درود و سلام پڑھنا مستحب ہے پڑھنے والے کو اس کا ثواب بھی ملے گا۔ اگر کوئی اس سے انکار کرے گا تو وہ بچاؤ دہنی اور خاریجی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيَّ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

ترجمہ: اے ایمان والو تم بھی اس نبی ﷺ پر درود اور سلام خوب بھیجو۔

(سورۃ ارحزاب پارہ ۲۲ رکوع ۴)

یہ آیت کبرہ مطلق و عام ہے اس میں کسی قسم کی قید و تخصیص نہیں ہے یعنی یہ نہیں فرمایا گیا کہ بس فذں وقت میں ہی پڑھا کرو یا فذں وقت میں درود و سلام نہ پڑھا کرو بلکہ مطلق رکھاتا کہ تمام ممکن اوقات کو شامل رہے اسی لئے:

اللہ تعالیٰ قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ لم یوقت ذک لیشمل سائر اوقات۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اس امر صلوة کا وقت معین نہیں کیا تاکہ تمام اوقات کو شامل رہے۔

(شرح شفا مقداری ج ۳ ص ۴۷۷)

:حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کثرت کریمہ کی تفسیر میں ہے

فی صلوٰۃ و مسجد کم و فی کل موطن۔

ترجمہ: یعنی اپنی نمازوں اور مسجدوں اور ہر مقام میں نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھو۔

(جلاء المفہم ص ۲۵۲)

ذکر یہ کاندھوی دیوبندی لکھتے ہیں۔

جن اوقات میں بھی (درود شریف) پڑھ سکتا ہو پڑھنا مستحب ہے۔

(تمیغی منصب فضائل درود شریف ص ۶۷)

ہذا مطلقاً یہ جگہ اور ہر وقت میں نبی کریم ﷺ پر درود سلام پڑھنا جس میں اذان کا مقام بھی داخل ہے

کلام الی عزوجل سے ، مور و ثابت ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں۔

عن عروۃ بن الزبیر عن امراۃ من بنی النجار قاست ثم کان یبکی من اصول بیت حول المسجد فکان بلال یؤذن الیہ الفجر فباتی بسحر فنبس علی البیت ثم ینظر الی الفجر فاذا راہ تمطی ثم قل اللھم انی احمدک واستعینک علی قریش ان یقیدوا دینک قاست ثم یؤذن قاست واللہ واللہ کان ترکھا لیذہ واحدة هذه الکلمات۔

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنی نجار کی ایک صحابیہ خاتون فرہنگی ہیں کہ میرا گھر مسجد

مہارک کے ارگرد والے اونچے مکانوں سے تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس پر صبح کی اذان کہتے تھے صبح صادق سے پہلے

آتے اور اس کی چھت پر بیٹھ کر وقت کا انتظار کرتے جب صبح صادق ہو جاتی تو کھڑے ہو کر کہتے اب اللہ میں تیری حمد کرتا

ہوں اور تجھ سے قریش پر مدد چاہتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں پھر اذان کہتے تھے فرماتی ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی قسم میں نہیں جانتی کہ انہوں نے ان کلمات کو کسی رات چھوڑا ہو۔

(سنن الکبریٰ لمسیقی اذان فی المنارة ج ۱ ص ۳۲۵ رقم الحدیث ۱۸۴۶ مضموعہ مکتبۃ دارالہدایۃ المکرمہ)، (سنن ابوداؤد ہب اذان فوق المنارة ج ۱ ص ۷۷ مضموعہ المکتبۃ الخفانیہ پشاور)

اس حدیث مبارکہ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے پہلے دعا مانگنا ثابت ہوا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا ثابت ہوا تو درود شریف بھی تو بہترین دعا ہے سہذا اس کی کون سی ممانعت ہے۔ درود روشن کی طرح واضح ہوا کہ اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا جائز و مستحسن ہے۔

غیر مقصدوں کے اہم ابن قیم لکھتے ہیں۔

اموطن السدوس من مواطن الصلوة علی انبی اجد احابثہ المؤمن وعندار قامہ۔

ترجمہ: یعنی حضور ﷺ پر درود شریف بھیجنے کے مواقع میں چھٹا موقع ہے مؤذن کی اذان سننے کے بعد اور اقامت سے پہلے۔

(جلاء ارفہام ص ۳۰۸)

اہم قاضی مہاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ومن مواطن الصلوة علیہ عند ذکرہ و سماع اسمہ او کتابہ او عند اذان۔

ترجمہ: نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجنے کے مقامات میں سے یہ ہے کہ آپ ﷺ کے ذکر کے وقت آپ ﷺ کے نام مبارک کے سننے کے وقت یا آپ ﷺ کے نام مبارک لکھنے کے وقت یا اذان کے وقت۔

(شفا شریف فہرست فیہ اصلاۃ واسلام علی انبی ﷺ ج ۲ ص ۴۳ مضموعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)



اس میں عند اذان یعنی اذان کے وقت درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور کلمہ ”عند“ اذان کے اوّل و آخر دونوں کو عام ہے۔

: مدخلی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

عند اذان ای ارعدم اشل بدقامت۔

ترجمہ: اذان سے مراد اعدم ہے جو اذان شرعی واقامت دونوں کو شامل ہے۔

(شرح شفا ج ۲ ص ۱۱۴)

عبداللہ لکھنوی لکھتے ہیں۔

یستعد منہ بظہرہ استقبہ عند شروع اقامتہ کما هو متعارف فی بعض اہلاد۔

(السعیۃ فی کشف، فی شرح الوقایہ باب اذان ج ۲ ص ۴۱ مطبوعہ سہیل اکیڈمی رہور)

امام سید ابی بکر المشور ہالید البکری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

ای الصوۃ واسلام علی ائمتہ قبل اذان وارقامت۔

ترجمہ: اذان اور اقامت سے پہلے رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام بھیجنا مسنون و مستحب ہے۔

(اعتاتہ الطالبین علی فتح العین ج ۱ ص ۲۲۳ مطبوعہ دار احیاء اثراث العربی بیروت)

حررہ فقیر سید احمد علی شاہ ترمذی سیفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ط

سوال: کیا مخلوق خدا میں سے کسی کو مشکل کشا، حاجت روا، ہادی کہہ سکتے ہیں؟ اور کیا یہ کفر و شرک نہیں ہے؟

جواب بعون الغفار بحرمت سید ابراہیم! ہاں کہہ سکتے ہیں اور کفر و شرک نہیں ہے۔ جو کوئی بھی ایسے کہنے والوں کو کافر و مشرک کہے یہ وہ اپنے بڑے اکابر کو کافر اور مشرک کہتے ہیں کہ جو ان لوگوں کے فتنے سے ان کے بڑے کافر و مشرک ہیں۔ اور اگر ان کے بڑے اکابر کافر اور مشرک نہیں ہیں تو یہ کہنے والے خود کافر و مشرک ضرور ہیں! اگر یہ کہنے والے لوگ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور اپنے اکابرین کو اپنے دل میں کافر تصور کرتے ہیں اور ظاہر میں ان کو کافر اور مشرک نہیں کہتے۔ تو کوئی کافر اور مشرک کہ دے اس پر یہ کہنے والے آدمی کافر و مشرک اور منافق ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے پھر بھی یہ لوگ کافر، مشرک خود بخود ہیں کیونکہ جس طرح مسلمان کو بلا دلیل کوئی کافر و مشرک اور منافق کہہ دے اس پر کہنے والے خود کافر و مشرک اور منافق ہوتا ہے۔ اسی طرح جو کافر، مشرک، منافق کو کوئی مشرک، کافر، منافق نہیں کہتا تو وہ خود کافر، مشرک، منافق، بے دین اور بے ایمان جہنمی ہے۔

اب در کل دیکھ لیجئے

۱) سلسلہ قادریہ مجددیہ مع شجرہ نقشبندیہ و چشتیہ و صابریہ امدادیہ شائع کردہ خادم سلسلہ صوفی نظام الدین خاٹھہ غفوریہ، رحیمیہ دیوبندیہ میں صفحہ ۳۸ پر ہے

!دور کر دے دل سے حجابِ جہل و غفست میری اب

کھول دے دل میں درِ عمیق حقیقت میری رب

ہدیٰ عالم علی (رضی اللہ عنہ) مشکل کشا کے واسطے

۲) مولوی اشرف علی تھلوی کتاب تعلیم الدین میں صفحہ ۱۷۱ پر تحریر کرتے ہیں

!دور کر دے دل سے حجابِ جہل و غفست میری اب

کھول دے دل میں درِ عمیق حقیقت میری رب

ہدیٰ عالم علی مشکل کشا کے واسطے

۳) :سلاسل صیبر صد مدرسین دیوبند حسین احمد مدنی تحریر کرتے ہیں

!دور کر دے دل سے حجابِ جہل و غفست میری اب

کھول دے دل میں درِ عمیق حقیقت میری رب

ہدیٰ عالم علیٰ مشکل کشا کے واسطے

بہذکرہ جن “ میں صفحہ ۱۴ پر مولوی مفتی محمد حسن دیوبندی تحریر کرتے ہیں ” (۴)

!دور کر دے دل سے حجابِ جہل و غفست میری اب

کھول دے دل میں درِ عمیق حقیقت میری رب

ہدیٰ عالم علی (رضی اللہ عنہ) مشکل کشا کے واسطے

:تفسیر البخاری“ تصنیف بادشاہ گل دیوبندی اکوڑہ علیک صفحہ ۵۳ میں ہے کہ ” (۵)

!دور کر دے دل سے حجابِ جہل و غفست میری اب

ہدیٰ عالم علی (رضی اللہ عنہ) مشکل کشا کے واسطے

:امدادیہ کلیات میں حاجی امداد اللہ صاحب شیخ اعرب واجم اکابر علمائے دیوبند کے پیر و مرشد بھی تحریر کرتے ہیں (۶)

اے رسولِ کبریٰ فریاد ہے

یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے

آپ کی اغت میں میرا دل

حال یہ ابتر ہوا فریاد ہے

سنت مشکل میں پھنس ہوا آج کل

اے میرے مشکل کشا فریاد ہے

(کوالہ: تفسیر البخاری بادشاہ گل دیوبندی اکوڑہ ٹنک، صفحہ ۷۴)

فیوضِ حسینیٰ معروف بہ حنفہ ابراہیمی (صفحہ ۳۲۳) میں مولوی حسین علی جو کہ بہت سے اکابرینِ علمائے دیوبند کے پیر و مرشد ہیں، ان کے متعلق عدم اللہ خن نے لکھا ہے کہ حضرت حسین علی ہمارا ایک شفیق باپ اور ایک بہت مہربان مہربانی بھی تھے

فیوضِ حسینیٰ صفحہ ۱۹ میں ہے کہ حسین علی رشید احمد گنگوہی کے شاگرد بھی تھے اور ان کے مرید بھی اور خود مولوی عدم اللہ خن، ملا طاہر بیچ پیر، مولوی نصیف الدین غرغشتوی، مولوی عبد اللہ درخواسی، مولوی سرفراز خن وغیرہ بہت علمائے دیوبند کے پیر و مرشد تھے۔ اور اسی حسین علی اور اس کے شاگرد اور مرید عدم اللہ خن صاحب نے تحریر کیا ہے:

الی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا، سید اربابہ سندار تقیہ، زبدۃ الفقہاء، راس الاعمام، رئیس الفضلاء، مظہر فیض الرحمن پیر دستگیر حضرت مورن محمد عثمان صاحب، پھر تحریر فرماتے ہیں

ایں رسالہ است در احوال جناب خواجہ مشکل کشا، سید اربابہ مظہر فیض الرحمن پیر دستگیر حضرت مورن محمد عثمان صاحب (ص ۲۸ سے ص ۲۹ تک دیکھو)

ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرت العلوم (گوجرانوالہ) متہم مولوی سرفراز احمد صاحب گکھڑی دیوبندی، مولوی رشید احمد گنگوہی نے ”امداد السوگ“ میں تحریر کیا ہے کہ

جب مرید کو کوئی مشکل پیش آتی ہے اور مرید اس سے نجات پانے کا حاجت مند ہوتا ہے تو وہ اپنے شیخ کا مل کی طرف توجہ کرتا ہے تو فوراً وہ مشکل بحوثہ نیلی حل ہو جاتی ہے۔ (امداد السوگ، صفحہ ۹۳)

حاجی امداد اللہ مہاجر کی ”مشکل امدادیہ“ میں تحریر کرتے ہیں کہ

ابراہیم رشیدی صاحب نے فرمایا کہ ایک بار مجھے ایک مشکل پیش آئی اور حل نہ ہوتی تھی۔ میں نے حطیم میں کھڑے ہو کر کہا کہ تم لوگ تین سو ساٹھ یا کم یا زیادہ ادویہ کے یہاں رہتے ہو اور تم سے کسی غریب کی مشکل حل نہیں ہوتی تو پھر تم کس مرض کی دوا ہو۔ یہ کہہ کر میں نے نماز نفل پڑھنی شروع کر دی۔ میرے نماز شروع کرتے ہی ایک آدمی کا رسا آیا۔ اور وہ بھی نماز میں مصروف ہو گیا۔ اس کے آنے سے مشکل فوراً حل ہو گئی۔ (شکل امدادیہ ص ۸۶، ۸۷)

مولوی اشرف علی تھلوی کتاب ”امداد المشتاق“ میں تحریر کرتے ہیں

تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا

ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفیٰ

تم مددگار مدد امداد کو پھر خوف کیا

عشق کی پرسن کے ہاتھیں کاہنتے ہیں دست و پا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

حضرت شہ نور محمد صاحب دیوبندی ایک جوہر مرید تھا بعد انتقال حضرت کے مزار شریف پر عرض کیا

حضرت میں بہت ہی پریشان ہوں اور روٹیوں کو محتاج ہوں کچھ دستگیری فرمائیے۔“ حکم ہوا

تم کو ہمارے مزار اقدس سے دو آنے یا آدھ آڑ روزہ مار کرے گا!“ (امداد المشتاق، ص ۱۱، اشرف علی تھلوی)

مولوی محمود الحسن شیخ الہند نے اپنے پیر و مرشد شیخ رشید احمد گنگوہی کے موت کے بعد رشید احمد کی شان میں ایک مرہیہ

تحریر کیا ہے۔ جس میں انتہائی بڑے بڑے اکتاب و خطابت ہیں۔ صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں

”نفسرے ہو کے غائب دل میں تو چھپ کے بیٹھے ہیں“

اور پھر صفحہ ۷۱ پر لکھتے ہیں

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یہ رب

گیو وہ قبلہ حاجاتِ روحانی و جسمانی

اور صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں کہ

خدا ان کی مرئی، وہ مرئی تھے خالق کے

میرے مولیٰ میرے ہادی تھے پیکرِ شیخ رہائی

اور صفحہ ۸ پر تحریر کرتے ہیں

جدھر کو آپ نکل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا

میرے قبلہ میرے کعبہ تھے تھانی سے تھانی

اور پھر صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں

ہدایت جس نے ڈھونڈی دوسری جگہ ہوا گمراہ

وہ میزابِ ہدایت تھے کہیں نصیرِ قرآنی

اور پھر صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے سنگدہ کا رستہ

جو رکھتے تھے اپنے سینے میں ذوقِ عرفانی

اور پھر صفحہ ۱۱ پر تحریر کرتے ہیں

رہے منہ آپ کی جانب تو بعد ظاہری کیا ہے

ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی

اور پھر صفحہ ۱۱ پر ہی لکھتے ہیں

شہید و صالح و صدیق ہیں حضرت ہاڈن اللہ

حیات شیخ کا منکر ہو جو ہے اس کی ندانی

اور پھر صفحہ ۱۱ پر تحریر کرتے ہیں

چھپائے جامہ فائوس کیو کر شمع روشن کو

تھی اس نور مجسم کے کفن میں ہو یہ عربی

! بحق مقتدائے مقتدایاں

! حسن بھری اہم پیشواہیں

بحق شریف یزدان شاہ مرداں

قاسم نانوتوی بحوالہ ”الشہب الثاقب“ حسین احمد صدر مدرسین دیوبند صفحہ ۵۶ اور ۷۵ میں رشید احمد گنگوہی

کے اشعار اس کے تصنیف ”امداد السوک“ صفحہ ۴۳ سے نقل کرتے ہیں

بہر امداد رب نور حضرت اہد الرحیم

عبد باری عبد باری عصر دین مکی ولی

اور پھر صفحہ ۵۷ شہب اشرف میں اشرف علی تھانوی نے بھی تحریر کیا ہے۔

:بہشتی زیور میں منقول حدیث میں ہے

تحقیق اہل تعالیٰ کے خاص بندے ہیں جن کو اس نے خاص کیا ہے لوگوں کی حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے ”  
یاس اور مضطر ہوتے ہیں۔ ان کی طرف لوگ اپنی حاجتوں میں جتنی جو لوگ مجبور ہو کر ان کے پاس جلتے ہیں۔ اور حق جس  
شہنہ نے ان حضرات کو لوگوں کی نفع رسانی کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ یہ لوگ حاجتوں کے پورا کرنے والے، امن پانے والے  
ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے!“ (بہشتی زیور جلد ۱، حصہ ۳، صفحہ ۱۰۳، ۱۰۴)

”واللہ اعلم بالصواب“

:پہلے اسے پڑھئے

نعمدہ و تسلی علی رسولہ الکریم۔ لا بعد بندہ نا چیز کی زیر نظر تصنیف



انوار التباہ فی اثبات نداء یا رسول اللہ " جو اپنی ہمدردی زبان پشتو میں تحریر کی گئی تھی اور جسکی اشاعت پشتو زبان ہی میں " کئی مرتبہ ہوئی اور صوبہ سرحد و پاکستان کے عدوہ دیگر ممالک جہاں پشتو خواں حضرات موجود ہیں تک الحمد للہ پہنچی ہے۔ مگر اب چونکہ اردو خواں متعقین و متوسمین اور مریدین کی کثرت ہوگئی ہے ( الحمد للہ ) جو اس پشتو کتاب سے استفادہ کرنے سے محروم تھے ان کی اصلاح اور عقیدے کی درستگی کی خاطر زیر نظر کتاب کو اردو زبان میں منتقل کرنا نہایت ضروری ہو گیا ہے۔ اس لیے اس خدمت (مسک حق اہلسنت و جماعت) کیلئے میں نے اپنے مرید و روحانی بیٹے مولوی سید محمد منور شاہ احمد نقشبندی کو منتخب کیا کہ وہ اپنے اردو شناس پیرو بھائیوں اور دیگر عوام و خواص اہلسنت کے استفادے کیلئے اس کتاب کا اردو ترجمہ کریں تاکہ اس کا فائدہ عام ہو سکے اور عوام اہلسنت گمراہوں، بے دینوں، وہابیوں کے شکلفے سے محفوظ رہ کر اپنا عقیدہ درست رکھ سکیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مصنف، مترجم اور قارئین حضرات کے عقائد کی درستگی اور اخروی نجات و سرخروئی کا سبب بنائے۔

آمین بجاہ امینی الکریم ارمین ﷺ

الفقیر سید احمد علی شاہ نقشبندی سیفی

متم جامعہ اہم رہائی مجدد الف ثانی فقیر کالونی و

مدرسہ خواجہ غریب نواز فرنیئر کالونی نمبر ۳ اورنگی  
نمون کراچی۔

{۳}

پہلے اسے پڑھئے

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ تا بعد۔ بندۂ نا چیز کی زیر نظر تصنیف

انوارِ شہادۃ فی اثباتِ نداء یا رسول اللہ " جو اپنی ہدایت میں پستو میں تحریر کی گئی تھی اور جسکی اشاعت پستو دہن ہی میں " کئی مرتبہ ہوئی اور صوبہ سرحد و پاکستان کے عدوہ دیگر ممالک جہاں پستو خواں حضرات موجود ہیں تک الحمد للہ پہنچی ہے۔ مگر اب چونکہ اردو خواں متعقین و متوسلین اور مریدین کی کثرت ہو گئی ہے ( الحمد للہ ) جو اس پستو کتاب سے استفادہ کرنے سے محروم تھے ان کی اصداغ اور عقیدے کی درستگی کی خاطر زیر نظر کتاب کو اردو دہن میں منتقل کرنا نہایت ضروری ہو گیا ہے۔ اس لیے اس خدمت ( مسک حق السنۃ و جماعت ) کیلئے میں نے اپنے مرید و روحانی بیٹے مولوی سید محمد منور شاہ احمد نقشبندی کو منتخب کیا کہ وہ اپنے اردو شناس پیر بھائیوں اور دیگر عوام و خواص السنۃ کے استفادے کیلئے اس کتاب کا اردو ترجمہ کریں تاکہ اس کا فائدہ عام ہوسکے اور عوام السنۃ گمراہوں، بے دینوں، وہابیوں کے شکافے سے محفوظ رہ کر اپنا عقیدہ درست رکھ سکیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مصنف، مترجم اور قارئین حضرات کے عقائد کی درستگی اور اخروی نجات و سرخروئی کا سبب بنائے۔

آمین یا نبی الکریم! آمین سید محمد

الفقیر سید احمد علی شاہ نقشبندی سیفی

متمم جامعہ اہم ربانی مجدد الف ثانی فقیر کالونی و

مدرسہ خواجہ غریب نواز فرنیئر کالونی نمبر ۳ اورنگی  
ٹکون کراچی۔

{۳}

استغفار

کیا فرماتے ہیں علماء حقانی اس مسئلے میں کہ زید جو موحد مسلمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنا خدا مانتا ہے اور رسول کو رسول مانتا ہے اور نماز کے بعد اور دیگر اوقات میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کلمہ "یا" کے ساتھ پکارتا ہے اور اس طرح سلام عرض کرتا ہے کہ "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" یا کہتا ہے کہ "اسئلک الشفاعۃ یا رسول اللہ"۔ کیا اس طرح کہنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ بعض دیوبندی، وہابی، بیج پیری، مودودی گروپ، تہذیبی گروپ اور عثمانی گروپ وغیرہ اس طرح درود شریف پڑھنے والے اور "یا رسول اللہ"، "یا غوث" کہنے والے کو مشرک کہتے ہیں۔ ان کا یہ کہنا کہاں تک درست اور صحیح ہے۔ درنہل کی روشنی میں اس مسئلے کا حل بتائیے۔

(بینو اہل کتاب و توجروا یوم الحساب)

o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

: الجواب

الحمد لله الذي جعل على عقيدة اهل السنة والجماعة وحفظ من عقيدة الوهابية الكفرة الفجرة الضالة والضلالة والفساد على سيدنا محمد ن الذي حكم على الوهابية بالشفقة وة وعلى الله واصحابه الذين حكموا على الوهابية بشرار الخلق الضالين بعد

كلمات مذكرة بلا شبهة جائز ہیں اور ان کے جواز میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس طرح درود شریف پڑھنے والے کو مشرک یا بدعتی کہنا خود مشرک اور بدعتی ہونے ہے۔ اور اسلام کے دائرے سے باہر نکلنے ہے۔ درود شریف

{۴}

الضوء والهدى عليك يا رسول الله " اسی طرح یہ غوث اعظم یا دیگر اسیاء کرام کو آواز دین اور پکارنے کثیر درجہ سے " ثابت اور جائز ہے۔

: دلیل نمبر ۱

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایسا الرسول، یہ ایسا انبیاء یعنی اے رسول، اے نبی ﷺ کے ذریعے ندا کی گئی ہے اور جو کام اللہ تعالیٰ کرتا ہے وہ شرک نہیں ہوتا کیونکہ قرآن پاک شرک کی تعظیم نہیں دیتا

: دلیل نمبر ۲

پارہ چوبیس (۲۴) سورہ ذریت نمبر ۳۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قیمت تک پیدا ہونے والی تمام امت کو آپ ﷺ نے "یا ہادی" کہہ کر مخاطب فرمایا ہے سزا اس کے جواب میں امتی "یا رسول اللہ" کہہ سکتے ہیں۔ نہ وہ شرک تھا اور نہ یہ شرک ہے۔

: دلیل نمبر ۳

پادہ نمبر ۱۸ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کو اپنے درمیان اس طرح مخاطب نہ کرو جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو مخاطب کر کے آواز دیتے ہو۔

(سورۃ انور ۲۴، آیت نمبر ۶۳)

اس آیت کی تفسیر میں سعید بن جبیر اور مجاہد نے فرمایا "تقولایہ رسول اللہ فی رفق و بین و تقولایہ محمد بنتمہم" (تفسیر قرطبی، ص ۲۲۲، ج ۱۲)

جس طرح تم لوگ ایک دوسرے کو نام لے کر سخت بچے میں پکارتے ہو اس طرح حضور ﷺ کو مت پکارا کرو بلکہ آپ ﷺ کی صفات کا ذکر کر کے نہایت ادب و نرمی سے یہ رسول اللہ ﷺ کہہ کر پکارا کرو۔

: دلیل نمبر ۴

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور مفسر صادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "ہذا فی حیثہ و کذا بعد

{۵}

(شرح الشفاء، ص ۳۸۶، ج ۳، تفسیر صادی، ص ۱۴۹، ج ۳) وفاتہ فی جمع مخاطبہ "

یہ حکم آپ ﷺ کی ظاہری زندگی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ وفات کے بعد بھی آپ ﷺ کا نام مہارک انتہا کی ادب سے بینا ضروری ہے۔

: دلیل نمبر ۵

(سورۃ بقرہ - ۴) یا دم انہم ۴، ۳، ۲، ۱

یعنی اے اوم علیہ السلام انھیں تمام اشیاء کے نام بتادیجئے۔

: دلیل نمبر ۶

(سورۃ بقرہ - ۴۷ ع) یہ دم اکن انت و ذوبک الجنتیہ

اے آدم علیہ السلام آپ اور آپ کی زوجہ جنت میں رہیں۔

: دلیل نمبر ۷

(سورۃ صود - ۷۷ ع) یا نوح اھبط بسلام منا وبرکت علیک

اے نوح علیہ السلام ہماری طرف سے سلامتی اور برکت کے ساتھ کشتی سے اتر جائیں۔

: دلیل نمبر ۸

(سورۃ قصص - ۷ ع) یہ موسیٰ ائی انا امد رب العالمین

اے موسیٰ علیہ السلام بے شک میں تمام جہاںوں کا پٹنہ دار ہوں۔

: دلیل نمبر ۹

(سورۃ صود - ۷۷ ع) یہ ابراہیم اعرض عن هذا

اے ابراہیم علیہ السلام اس سے اعراض فرما۔

: دلیل نمبر ۱۰

(آل عمران - ۷ ع) یعیسیٰ ائی متوفیک ورائک ائی

{۶}

اے عیسیٰ علیہ السلام میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھائوں گا۔

: دلیل نمبر ۱۱

پارہ اشدرہ (۱۸) میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وہدوا الصیاب الجحشۃ ان سلام علیکم"۔ یعنی اعراف والے جو مشرک نہ ہو گئے بلکہ موحد ہو گئے جنتیوں کو کہیں گے تم پر سلامتی ہو۔ اس سے بڑھ کر "السلام علیک یا رسول اللہ" کہنا ثابت ہوا۔

: دیکھیں نمبر ۱۲

آپ ﷺ نے ہر زمانے میں ہر نمازی کو اس طرح سلام عرض کرنے کا حکم فرمایا۔ "السلام علیک ایہ انبی" اے اللہ کے نبی ﷺ آپ پر سلامتی ہو۔

(مشکوٰۃ شریف، ص ۸۵)

: دیکھیں نمبر ۱۳

آپ ﷺ جب بھی کسی درخت یا پتھر کے پاس سے گزرتے تو وہ ہند آواز سے "الصلوۃ والسلام علیک یا سیرت حبیبہ ص ۲۱۴ ج ۱، مشکوٰۃ ص ۵۳۰)

: دیکھیں نمبر ۱۴

آقائے نامہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی سواری گم ہو جائے تو وہ ہند آواز سے پکارے " یا عہد اللہ احسبوا

حیۃ الہیوان ص ۳۱۹ ج ۱، البصر ص ۱۵۱ مولوی محمد اللہ دیوبندی، )

(الرسائل المستفی فی المسائل المستفی ص ۵۲، صواعق الہیہ ص ۳۵)

: دیکھیں نمبر ۱۵

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی غیر آباد علاقے (اجنبی جگہ) میں کوئی حادثہ پیش آجائے تو یہ وظیفہ پڑھے۔ "ایمنونی یا عہد اللہ" اے اللہ کے بندوں میری مدد کرو۔

{۷}

نزل ۱۔ ہمارے ۱۰۳۳۵ مولوی وحید الرحمن غیر مقدمہ، تسکین الصدور ص ۳۳۴، اثبات الغرض ص ۶۵ )  
مولوی شیخ القرآن شائستہ گل رحمۃ اللہ علیہ، سعید المجید ص ۱۰۹، روح البیان  
(ص ۱۰۱ ج ۲، سنن الہدی ص ۴۶۳)

چونکہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہیں اس لیے یہ رسول اللہ کہہ کر ان سے مدد طلب کرنا  
بطریق اولیٰ جائز و ثابت ہوا۔

: دلیل نمبر ۱۶

صحابی رسول ابن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دوسرے صحابی کو وحیفہ "یا محمد ﷺ" سکھا یا جو  
حاجت مند تھا جب انہوں نے اس وظیفے پر عمل کیا تو وحیفہ وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فوراً اکی حاجت پوری کر دی  
(انجام حاجۃ ص ۱۰۰، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۴۳۸ ج ۲، اثبات الغرض  
ص ۷۶)

: دلیل نمبر ۱۷

ابن حنیف رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے رضی اللہ عنہ (یعلمون الناس) لوگوں کو وحیفہ یا محمد ﷺ کی  
(نیم الریاض ص ۱۱۳ ج ۳)  
تعمیم دیتے تھے۔

: دلیل نمبر ۱۸

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص روضہ نبوی ﷺ پر حاضر ہو تو وہ یوں سلام عرض  
(انوار محمدیہ ص ۶۰۰)  
کرے "اسلام علیک ایہا النبی"

: دلیل نمبر ۱۹

"ابن عمر رضی اللہ عنہ ان الفاظ سے سلام عرض کرتے تھے "اسلام علیک یا رسول اللہ



(انوار محمدیہ ص ۶۰۰)

: دیل نمبر ۲۰

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا " یا اُمّت محمد! واللہ لو تعلون ما اعم الصلوات علیہا ولکنکم کثیراً"  
(مشکوٰۃ شریف ص ۱۳۰)

{۸}

یعنی اے محمد ﷺ کی امت خدا کی قسم جو میں جانتا ہوں اگر تم اسے جانتے تو تم کم ہتے اور زیادہ روتے  
۔ اس حدیث مبارکہ میں تمام امت کو خطاب ہوا ہے سزا تمام امتی بھی آپ ﷺ کو " یا رسول اللہ " کے ساتھ خطاب  
کر سکتے ہیں۔ نہ وہ کفر تھا اور نہ یہ کفر ہے۔

: دیل نمبر ۲۱

(کنز الخفایک ص ۲۰۴ ج ۲) یا ابوبکر ان اللہ ساک الصدیق"

اے ابوبکر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام صدیق رکھا ہے۔

: دیل نمبر ۲۲

تبیینِ جماعت کے قائد اور دیوبندی مسلک کے ممتاز عالم مولوی ذکریا لکھتے ہیں۔ میرے خیال میں اگر درود اور  
سلام دونوں سیکھ ہو جائیں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔ یعنی " اسلام علیک یا رسول اللہ ، اسلام علیک یا نبی اللہ " وغیرہ کی جگہ اگر  
" الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ " آخر تک... پڑھا جائے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔  
(نفی کل درود شریف ص ۲۷)

: دیل نمبر ۲۳

محہد حق گو ، فاضل العصر ، کامل الدھر ، صادق ، جوال عاشق الرحمن والرسول حضرت مومنین ایدج محمد امین

: صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لیکن کتاب سبحان ربی اے میں لکھا ہے کہ

تکبیر دھم بے کس لورس را کیرہ : وب پہ کمریہ رسول اللہ یم

پہ خ ستام ستاشفاعت شہ نصب : رکن دستریہ رسول اللہ یم

اسی طرح تمام نعتیہ کلام اس کتاب میں ہے جس میں یہ رسول اللہ کہا گیا ہے۔

: دیل نمبر ۲۴

(مکھوۃ ص ۵۵۴) رتھووا ہم عرضا من بعدی "

میرے بعد میرے صحابہ (کرام) کو اعتراضات کا نشانہ نہ بنانا اس حدیث شریف میں "الخطب

{۹}

لھ ضرین فی الذھن من یحییٰ بعدہ " قیمت تک پیدا ہونے والوں کو ذہن میں حاضر رکھ کر خطاب کیا ہے۔ جو لوگ ابھی

تک پیدا نہیں ہوئے ان کو ذہن میں حاضر رکھ کر خطاب کرنے درست ہے۔ سہذا دونوں جہاں کے مردار ، شاہدا عظم

ﷺ کو روحانی حور پر حاضر ماننا اور انھیں یہ رسول اللہ کہہ کر پکارنا اور نداء کرنے جائز ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں

ہے۔

: دیل نمبر ۲۵

آپ ﷺ نے ایک نہ بیٹا صحابی کو بیٹائی کے سنے یہ وغینہ سکھایا " یا محمد ابی القوتہ بک ابی ربک " اے محمد

ﷺ ، میں آپ ﷺ کے ویسے سے آپ ﷺ کے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

(ابن ۰ جہ ص ۱۰۰ ، شفاء ص ۲۱۲ ج ۱)

: دلیل نمبر ۲۶

: ہانی دارالعلوم دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں کہ

کردوڑوں جرم کے آگے یہ نام کا سلام : کرے گا یہ نبی اللہ میری یہ کیو پکار  
مرد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا : نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار

(البصائر ص ۵۰ ، بحوالہ الشہب الثاقب)

قصائد قاسمی از مولوی محمد قاسم نانوتوی مکتبہ رشیدیہ (

دہلی ص ۸)

: دلیل نمبر ۲۷

: حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

یا رسول اللہ شفاعت از تو میدارم امید : ہا وجود صد ہزار اس جرم در روز جزا

( بحوالہ البصائر ص ۷۷ مولوی حمد اللہ دیوبندی )

: دلیل نمبر ۲۸

: حسن السنجری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

کعبہ دل قبلہ جان یا رسول اللہ تو کی : سجدہ مسکین حسن ہر لحظہ ہداسوئے تو

{۱۰}

(بحوالہ البصائر ص ۷۷ مولوی حمد اللہ دیوبندی )

: دہیل نمبر ۲۹

حضرت محمد بن سالمؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی طرف پہنچا گیا جب راستے میں کمزوری پیدا ہوئی تو میں نے (حجۃ اللہ ص ۱۵) عرض کی "ان فی ضیاعک یا رسول اللہ"

: دہیل نمبر ۳۰

ایک مرتبہ احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کنوئیں میں گر گئے انہوں نے "یہ جیٹنی یا محمدؐ" کہا تو فوراً ہار کھل آئے۔ (حجۃ اللہ ص ۴۱۵ ج ۲)

: دہیل نمبر ۳۱

(کنوز الحقائق ص ۲۰۴ ج ۲) یہ ابو بکر ہذا جبرئیل یقرئک من اللہ السلام ""

اے ابو بکر یہ جبرئیل علیہ السلام آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام کہتے ہیں۔

: دہیل نمبر ۳۲

(کنوز الحقائق ص ۲۰۴ ج ۲) - "یا ابو دوس ایک ومشورۃ اللہ"

اے ابو دوس عورتوں کے مشورے سے بچتے رہنا۔

: دہیل نمبر ۳۳

(کنوز الحقائق ص ۲۰۴ ج ۲) یا ابو ذر اللہ ریض من الدنیا، کان مدخرۃ"

اے ابو ذر رضی اللہ عنہ دنیا کی کوئی چیز بھی آخرت کیلئے منفر (مقتضات دہ) نہیں۔

: دہیل نمبر ۳۴

عہد مد شمی رحمۃ اللہ علیہ نے مردہ کو دعائیہ صورت میں اس انداز سے پکارنا جائز لکھا ہے۔ "وَقَوْلُ يَ سَيِّدِي  
 "احمد بن حنبل ان لم ترد علی ضاتی منزعتک من دیوانہ ویاء فان اللہ یرد علی من قول ذلک ضالیہ بمرکتہ

{۱۱}

شمی مصری ص ۳۳۴ ج ۳، جامع الحق ص ۱۹۹، اعدام المؤمنین ص ۵۳ مولوی سید احمد شاہ

(دیوبندی)

حاصل صہرت یہ ہے کہ اگر کسی سے کوئی چیز گم ہو جائے اور اس کا ارادہ ہو کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ واپس  
 کر دے تو اسے چاہئے کہ ہند جگہ پر قبہ رو کھڑا ہو کر سورۃ فاتحہ پڑھ کر آپ ﷺ کی روح مہرک کو اور پھر سید احمد بن  
 حنبل کی روح مہرک کو بخش دے اور مذکورہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ اس کی گمشدہ چیز کو واپس فرم دیگا۔ اگر مردے کو آواز  
 دینا یعنی پکارنا منع (نہ جائز) ہوتا تو عدہ شمی یہ کیوں نقل فرماتے۔

: دیل نمبر ۳۵

کثیر بن محمد کسی مرض میں مبتلا تھے۔ حکیم نے کہا کہ اس مرض کی کوئی دوا نہیں ہے۔ انہوں نے "یا محمد ائی  
 اوجہ بک الی ربک۔" پڑھا تو بالکل تندرست ہو گئے۔

(حجۃ اللہ ص ۴۱۹ ج ۲)

: دیل نمبر ۳۶

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی اذان سنتے اور اس میں حضور پُر نور ﷺ کا اسم مہرک  
 سنتے تو دونوں اگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھتے اور پڑھتے "قرۃ عینی بک یا رسول اللہ"

(روح البیان ص ۲۲۹ ج ۷، جلائین ص ۳۵۷، برج شیعہ)

نمبر ۱۳)

: دیل نمبر ۳۷

بہت سے مشائخ کرام کا یہ معمول ہے کہ وہ جب بھی آپ ﷺ کا نام پاک سنتے تو "صلی اللہ علیک یا سیدی (مقصد حسنه ص ۳۸۴ ، ص ۳۸۵) یا رسول اللہ" پڑھتے۔

: دیل نمبر ۳۸

حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی قدس سرہ دونوں انگوٹھے چوم کر "قرۃ عینی ہک یا رسول اللہ" پڑھتے۔  
(جواہر مجددیہ ص ۵۲)

{۱۲}

: دیل نمبر ۳۹

سیدنا حمزہ اور سیدنا جعفر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ "اے اللہ! اللہ" کے بعد سب سے بہترین و خفیفہ  
(افضل الصلوۃ نسبیہ فی ص ۱۱۰) "الصلوۃ والاسلام علیک یا رسول اللہ" ہے۔

: دیل نمبر ۴۰

آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیمت کے دن کچھ شریف میرے روضہ مطہرہ پر حاضر ہو کر اسام علیک یا محمد کہے  
گا اور میں اس کے جواب میں دو علیک اسام یا بیت اللہ کہوں گا۔

تفسیر عزیزی فارسی سورۃ بقرہ ( ص ۴۶۳)

: دیل نمبر ۴۱

کنز العباد میں ہے کہ آپ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی یا رسول اللہ کہنا مستحب ہے۔

طحاوی ص ۱۱۱ ، شمی ص ۲۹۳ ج (

۱)

: دیل نمبر ۴۲

( سعادت الدارین ص ۴۵۴ ، مدارج النبوة ص ۵۷۰ ان جیس من ذکر فی " )

(روح البین ص ۳۳۵ ج ۲

مجھے جہاں بھی یہ دیکھ جاتا ہے میں وہاں موجود ہوتا ہوں۔

: دیل نمبر ۴۳

"من قال عشرة مرة الصلوة والسلام عليك يا رسول الله الخ"

بکوائے نسیم الریاض ص ۴۹۲ ج ۳ ، المدارج السنیة (

( ص ۵

یعنی جس نے دس مرتبہ الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا تو اس کو ایک غم آزاد کرنے کا ثواب ملے گا

۔(الشفاء اللہ )

{۳}

: دیل نمبر ۴۴

مولوی حسین احمد دیوبندی نے لکھا ہے۔ "الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وجملة الصور للصلوة لو بخطب ونداء عند عرسنا

"مستحب مستحسن

( الشہب الثاقب ص ۶۵ )

: دہیل نمبر ۴۵

حضرت جتہ اسلام ام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اعیہ العووم میں فرماتے ہیں " واحضرنی قلبک انی ﷺ وشفعہ الکریم و  
" قل اسلام علیک ایھا نبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ولیصدق الملک فی اللہ یبعث یرد علیک ما ہوا وفی منہ۔

احیاء العووم ص ۱۶۹ ج ۱، عمدۃ القاری ص ۱۱۱ ج ۲، مواہب لدنیہ (

ص ۳۲ ج ۲، سعایہ ص ۲۲ ج ۱، جتہ القلین

( فی رد المحتارین ص ۹۷

یعنی اپنے دل میں آپ ﷺ کو حاضر رکھو اور انکی سراپا نور شخصیت کا تصور کرو پھر کہو اسلام علیک ایھا نبی  
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور یہ یقین رکھو کہ میرا اسلام آپ ﷺ تک پہنچتا ہے اور آپ ﷺ جواب عنایت فرماتے ہیں۔

: دہیل نمبر ۴۶

حضرت آدم علیہ السلام بروز قیامت ہند آواز سے فرمائیں گے " یا احمد یا احمد ہذا رجل منظم بہ الی النار "  
( القول المہدیج ص ۱۲۳ )

اے احمد اے احمد (ﷺ) اس آدمی کو جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔

: دہیل نمبر ۴۷

جب آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو مدینہ منورہ کے لوگ چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے  
پچیاں گڈوں میں گھوم کر یہ نعرہ " ین دون یا محمد یا رسول اللہ " ہار ہار گاتے۔

(مسم شریف ص ۴۲۹ ) { ۱۴ }

: دہیل نمبر ۴۸



صالح بن شوش فرماتے ہیں کہ ہم کشتی میں سوار تھے کہ دشمن کے جہز نے ہمارا تعقب (پچھو) کیا قریب تھا کہ ہماری کشتی ڈوب جاتی کہ میں نے عرض کیا "یا محمد ﷺ نحن فی ضیاعک الیوم یا رسول اللہ" (ج ۲ ص ۴۱۶)

یعنی یا رسول اللہ ہم آج آپ ﷺ کے مہمان ہیں اچانک دشمن کے جہز کا ہمارا تعقب کیا اور ہم خیریت سے تپنس پہنچ گئے۔

: دلیل نمبر ۴۹

محمد بن محمود کو کبھی کبھی بھڑاتا تھا انہوں نے ایک دن کتاب الشفاء کو سینے پر رکھا اور عرض کیا کہ اے اللہ (ج ۲ ص ۴۱۶) کے رسول ﷺ ہم نے آپ ﷺ پر تکلیف کیا ہے تو فوراً بخیر ختم ہو گیا۔

: دلیل نمبر ۵۰

سید العشاق ، رئیس دارحسین، محمد ﷺ ص ۱۱۱ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یا رسول اللہ ! یہ غم کبں دوب شو یا ران تائے۔

یعنی اے اللہ کے محبوب! آپ کے سارے ساتھی آپ کے غم میں نڈھال ہو گئے ہیں۔

: دلیل نمبر ۵۱

ایک بزرگ سرکار دواعلم ﷺ کے مواقعہ شریف میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ اُمّی جالک۔ یعنی اے اللہ کے رسول ﷺ میں بھوکا ہوں ایک سید زراے آئے اور ان کو ساتھ لے گئے اور کھانا کھلایا پھر فرمایا کہ "اخی لو طبت الخیر" او المعفرۃ او الرضاء "یعنی اے بھائی کاش کہ آپ شہنشاہ رسالت سے جنت ، مغفرت یا رضا خدا دندی مانگتے تو اچھا ہوتا۔ (ج ۲ ص ۴۲۸)

: دیکھیں نمبر ۵۲

ابن حجر کی رسمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی ستر ۷۰ مرتبہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ پڑھے تو

{۱۵}

اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہند آواز سے کہتا ہے کہ تجھ پر بھی درود ہو آج تیری مراد پوری ہوگی۔

(حجتہ اللہ ص ۴۴، انوار محمدیہ ص ۶۰۱)

: دیکھیں نمبر ۵۳

حضرت یحییٰ بن محمد فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ سے وادی القراء پہنچے تو بھوک نے بہت ستایا ہمارے ساتھی نے عرض کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیاع و سخن فی ضیافت یا رسول اللہ۔ یعنی یہ رسول اللہ ہم بھوکے ہیں اور آپ کے مہمان ہیں تو فوراً مدینہ منورہ کی روٹیاں لیں اور ہم نے تین دن تک تناول کیں۔

(حجتہ اللہ ص ۴۲۹)

: دیکھیں نمبر ۵۴

حضرت جامع الشریعت والحقیت عالم باعمل مرشد اکمل حاجی محمد امین صاحب نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں۔

یہ مجھ عربی آپ پر کب تک مرتا رہوگا یہ مجھ عربی تا پے بہ مرم ترکومہ

آپ کی جدائی میں نزع کی تکلیف کب تک سہتا رہوگا کھنگھن سلکئی بہ تا پے وہم ترکومہ

دونوں جہوں کو اللہ نے آپ کے چہرے سے روشن کیا دوراہ چہانہ چہ روینانہ کرہ رب ستانہ مجھ

آپ کے ہجر کی تاریکی میں کب تک رہوگا ستارہ ہجرات تو رو تیرو کبن بہ نیم ترکومہ

مجھے اللہ وصال کے ساحل تک پہنچا اے محبوب باد وصال ساحل تیرا اور سوہ لعل محبوبہ

ہجر کے ترش سمندر میں کب تک نیچے جانا رہوگا      ترخ سمندر کہیں دھیرا نہ پہنکتا تم ترکو مہ  
 میرے دل کا نخل آپ کے شمع چہرہ سے روشن ہوا      کو در در کی م شود و بنہ ستاد منخ میر شمع  
 ہند پٹنگ شعلوں پر کب تک گھومتا رہوگا      لکہ چٹک بہ نہ ہو سر غونہ غورم ترکو مہ  
 اے مدینہ منورہ کے مسیح رحم فرمائیے      ترحم اے دھپینے منورے مسیح  
 صبر کی پٹی دل کے زخم پر کب تک لگاتا رہوگا      ہتی دھبر بہ نہ زخم درہ دم ترکو مہ  
 ایک ہجر کا غم اور دوسرا پاکستان کا غم      یو د حبران بل د پاکستان غمونہ  
 میں محمد امین ان دونوں کو کب تک برداشت کرتا رہوگا      رہ محمد امین بہ دادوارہ زخم ترکو مہ

دستور جماعتِ نجیہ ( {۱۶} )

(صالحہ ص ۹)

: دہیل نمبر ۵۵

"ایک پکڑے ہوئے ہرن نے فریاد کی "یہ رسول اللہ ان لی اور د ا"

اے اللہ کے رسول میرے بچے بھوکے ہیں مجھے آزاد کیجیے تاکہ میں انھیں دودھ پلا سکوں۔

(القول الہدیج ص ۱۴۸)

: دہیل نمبر ۵۶

حضرت ابو الخیر فرماتے ہیں کہ یہ مدینہ منورہ اس حال میں پہنچی کہ میں نے پوچھ دین سے کچھ بھی نہیں کھایا  
 تھ میں نے عرض کی یہ رسول اللہ ﷺ میں آپ کا مہمان ہوں پھر مہر رسول کے پاس سو گیا۔ خواب میں زیدرت رسول

ﷺ ہوئی اور آپ ﷺ نے روٹی عنایت فرمائی میں نے فوراً کھانا شروع کر دی آدھی روٹی کھا لی تھی کہ بیدار ہو گیا کیا (حجۃ اللہ ص ۲۲۸ ج ۲) دیکھتا ہوں کہ آدھی روٹی میرے ہاتھ میں ہے۔

: دیل نمبر ۵۷

شیخ بہا الدین شطاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کشف الروح کا ایک طریقہ یہ ہے کہ یہ احمد دائیں طرف اور یہ محمد بائیں طرف پھر دل پر یہ رسول اللہ کی ضرب لگائے۔

(اختیار اختیار ص ۱۹۹ فارسی)

: دیل نمبر ۵۸

مذہب اربعہ کے محقق سیدی عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب سادات کرام اپنے درمیان اختلاف شروع کرتے ہیں تو میں آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر یہ رسول اللہ کہتا ہوں اور ان کی اصرار کیلئے دعا کرتا (لطائف المنن ص ۱۵ ج ۲) ہوں۔

: دیل نمبر ۵۹

سیدی عبدالقادر الجوانری رحمۃ اللہ علیہ روضہ اقدس پر حاضر ہوئے اور کہا یہ رسول اللہ آپ کا قدم حاضر ہے۔ یہ رسول اللہ آپ کی بارگاہ کا ایک کتا آپ کے روضے کی چوکھٹ پر کھڑا ہے۔ یہ رسول اللہ آپ کی ایک نظر کرم

{۱۷}

مجھے ویسی سے مستغنی کر دیگی۔ یہ رسول اللہ آپ کی مہربانی کی ایک جھلک بھی میرے لیے کافی ہوگی۔ تو روضہ اقدس اور سے آواز آئی کہ تو میرا بیٹا ہے اور میرے روضہ اقدس اور کی برکت اور اسکے سبب سے تو میرا منظور نظر ہے۔

(جامع کرامات ۱، ۲ ص ۲۱۸ ج ۲)

: دیل نمبر ۶۰

بیروت کے ایک پریشن جس شخص کو عدمد یوسف نبھائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح درود شریف سکھایا "اللّٰهُمَّ  
 "صلّ علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد قمت حیاتی ادرکنی یا رسول اللہ

(جواہر البیور ص ۳۵۴ ج ۲)

جب انہوں نے یہ درود شریف پڑھا تو مشکل حل ہوگئی۔

:دلیل نمبر ۶۱

سیدنا علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آئمہ مجتہدین جب مسائل کا استنباط فرماتے تو کتابوں میں انہیں  
 لکھنے سے پہلے ہالشد آپ ﷺ سے پوچھتے کہ "یا رسول اللہ! قد فھن کذا من آیات کذا فھن من قولک فی الحدیث  
 "افدن کذا فھل تحب"

(المریان الکبری ص ۴۳)

یعنی یا رسول اللہ ہم نے فلاں آیت یا حدیث سے فلاں مسئلہ مستنبط کیا ہے استنباط صحیح ہے یا غلط ؟ اور آپ  
 کو پسند ہے یا نہیں ؟ اس کے بعد جو حکم آپ ﷺ فرماتے اس کے مطابق عمل کرتے۔

: دلیل نمبر ۶۲

مخدوم جہاں سید جلال بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اور دو وظائف میں یہ درود شریف بھی داخل ہے۔ "الضوۃ  
 (جواہر شمس اردو ص ۱۰۲) اقدام علیک یا نبی اللہ"

: دلیل نمبر ۶۳

طریقہ شطریہ کے بزرگوں کے اور ادیبوں کے یہ بھی داخل ہے "تدعیٰ مظہر الجہاں تبندہ

عون مک فی انوائب کل ہم و غم سینیجی نبوتک یا محمد و بو . یکک یا علی یا علی

(جو اہم فہمہ ص ۲۸۲) ی علی "

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آواز دو جو مظہر عجیبات ہیں تو تم انکو اپنے تمام غم اور تکالیف میں مددگار پڑو گے۔ آپ کی نبوت کے وسیع سے یہ رسول اللہ اور آپ کی وصیت کے وسیع سے علی یا علی یا علی تمام مصائب ختم ہو جائیں گے۔

: دیل نمبر ۶۳

دونوں جہن کے سردار ، محبوبِ کبریٰ ﷺ نے فرمایا کہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو دوفرشتے لوگوں کو یہ ایہائس سے مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ کی عہدت کی طرف بلاتے ہیں اور نصیحت کرتے ہیں " ، قل دکنی خیر ممہ کثیر دالعی "۔ تھوڑا مگر کافی مال (جو کیفیت کرے) بہتر ہے اس زیادہ مال سے جو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دے۔

(حلیۃ اردیہ ص ۲۲۶ ج ۲)

جب اتنی دور سے " یا ایہائس " کہنا شرک نہیں تو یہ رسول اللہ کہنا کیسے شرک ہو سکتا ہے۔ پھر اگر تمام انسان یہ آواز نہیں سنتے مگر انسانیت کی روح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تو ضرور سنتے ہیں ایسے کہ آواز سننے کیلئے اور منادی ( جسے پکا راجائے ) کو متوجہ کرنے کیلئے ہوتا ہے۔

(شرح جامی ص ۹۶)

: یل نمبر ۶۵

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک فرشتے کو ساری مخلوقات کی آواز سننے کی طاقت بخشی گئی ہے۔ وہ قیمت تک درود و شریف سننے کا اور عرض کرے گا یا محمد ﷺ فلد بن فلد بن فلد نے آپ ﷺ کی ہادگاہ میں نذرانہ درود (شفاء السقم ص ۳۶ ، القول البدیع ص ۱۲ ، جلاء الفہم ص ۵۲) شریف پیش کیا ہے۔

جب آپ ﷺ کے نور مبارک سے پیدا شدہ فرشتہ دور و نزدیک سے اگرچہ بند آواز سے ہو یا آہستہ مستی سے اور درود شریف پڑھنے والے اور اسکے آباء واجداد کے نام جانتا ہے تو خود آپ ﷺ کیسے ان اوصاف کو ثابت کرنا اور ماننے کیسے شرک ہو سکتا ہے۔

کانِ محلِ کرامت پہ رکھوں سلام : دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

{۱۹}

سوال : اپنی حاجت بیان کیے بغیر صرف یہ رسول اللہ کہنا کیسے جائز اور ثابت ہے ؟

جواب : یہ رسول اللہ اور یا اللہ اور دیگر نعروں میں محدودہ کے ساتھ سوال متضمن (پوشیدہ) ہے۔ اپنا مقصد غفلتوں میں بیان کرنا اور نہ کرنے دونوں درست ہے۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی حاجت مند اپنے مخدوم کو یا کریم ، یا نفاع ، یا کریم ، یا رحمن سے مخاطب کرے تو اس کا معنی یہ ہے کہ مجھ پر کرم فرما ، نفع عطا فرما اور رحم فرما کیونکہ یہ "ہذہ ارڈکار جاریہ مجری اسوال" یعنی یہ الفاظ اور آواز سوال کے قائم مقام ہیں۔

(تفسیر کبیر ص ۱۵۱ ج ۱ ، طبع جدید)

بناء بریں ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے مقصد کو بیان کیے بغیر بار بار یہ رسول اللہ کہہ اور اپنی حاجت روائی کی۔

(بخاری شریف ص ۳۶۶)

اسی طرح ایک دفعہ انصاریؒ نے یہ رسول اللہ کہہ تو ان کا مقصد پورا ہو گیا۔

(بخاری شریف ص ۲۷۲، ۲۷۳ ج ۱)

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لوگ اپنی حاجت کا ذکر نہیں کرتے تھے بلکہ صرف "یا امیر المؤمنین (بخاری شریف ص ۴۳۰ ج ۱) " پر اکتفاء کرتے تھے۔

رئیس النہوۃ مولانا عبدالحی فرماتے ہیں کہ یہ محمد ﷺ کا مطلب یہ ہے کہ اے محمد ﷺ بیکہ من مشتاق توام۔ اے محمد ﷺ آئیے کہ میں آپ کے دیدار کا شوق رکھتا ہوں۔

(جامع الغوص ص ۲۲ ج ۱)

"عارف دہا جامی نے شرح جامی ص ۹۶ میں یہ فرمایا ہے۔" فاعلمد علی ذالک

:دلیل نمبر ۶۶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "مرأی محمد ﷺ قبور بالمدينة فقبل صميم يوحى فقتل اسام "عليكم يا اهل القبور يفرأئد ن ولكم انتم سفن وخن بارؤ

(مشکوٰۃ ص ۱۵۴)

{۲۰}

رفع النداء اعلی الصوت فی اثبت یا رسول اللہ بعد اموت " ص ۷ (مولوی شیخ طریقت علی محمد البغی رحمۃ اللہ علیہ) آپ " محمد ﷺ کا مدینہ منورہ کی قبروں پر سے گزر ہوا تو آپ انکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے اہل قبور تم پر سلامتی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں معاف فرمائے۔ آپ ہم سے پہلے گزر گئے ہیں ہم پیچھے (بعد میں) آنے والے ہیں۔

: دلیل نمبر ۶۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیمت کے دن مختلف لوگ حاضر ہو گئے اور " اثنی یا رسول اللہ " عرض کریں گے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۴۹)

: دلیل نمبر ۶۸

مشہور حدیث میں ہے کہ جب لوگ تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد آپ ﷺ کی ہرگاہ میں قیمت کے دن حاضر ہو گئے تو (مسلم شریف ص ۱۱۱ ج ۱) یہ محمد ﷺ کہہ کر شفاعت کی درخواست کریں گے۔



کہ محشر میں بھی ہوگا انا خیرہ یا رسول اللہ : ندمان احمد مختاریوں پہچنے چاہیں گے

: دلیل نمبر ۶۹

(مکتوبہ ص ۱۰۵ ج ۱) وانہ یفرأکلب یا ابراہیم لہمزولون ""

ہم آپ کی جدائی میں اے ابراہیم (خزور) غمگین ہیں۔

: دلیل نمبر ۷۰

اکابر صہ دیوبند حکیم ارمیت مولوی تھ لوی صاحب لکھتے ہیں۔

تکلف میں تم ہی میرے دل : دستگیری کیجئے میرے نبی

ابراہیم گھیرے نہ پھر مجھکو کبھی : میں ہوں بس اور آپ کا یا رسول اللہ

(نثر الطیب ص ۱۳۵)

{۲۱}

: دلیل نمبر ۷۱

حضرت عہدہ شمس احمد سیدی جمال کی حقی اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں۔ "سنت عن یتقول فی حال اللہ لکد یا رسول اللہ یا علی ، یا شیخ عبدالقادر جیلانی مثلاً صل ہو جائز شرعاً ام ر فاجبت نعم ا ستغاثہ ہا روہاء ونداء ہم والئو سل بحم امر (امستہ ابیناء ص ۲۲) مشروع ومرغوب ر ینکر ا مکا براو معاند وقد حرم برکتہ ا دیاء الکرام "

جی مجھ سے پوچھا گیا اس آدمی کے بارے میں جو تکلیف و مشکل میں یہ رسول اللہ، یا علی، یا شیخ عبد القادر جیلانی کہتے ہیں۔ یہ از روئے شریعت چوڑ ہے یا نہیں؟ میں نے جواب دیا کہ ادبیہ کرام سے بذریعہ توسل امداد طلب کرنے اور انھیں پکارنا (مشروع) چوڑ اور مستحسن ہے۔ اس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا سوائے اس کے جو انصاف کا دشمن اور حق سے اندھا ہو اور ایسا شخص ادبیہ کرام کی برکت سے محروم ہے۔

: دلیل نمبر ۷۲

: مورنہ روم رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ و مرشد حضرت شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

برگزیدہ ذوالجلال پاک دے ہمتہ توئی : یہ رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

: دلیل نمبر ۷۳

: حضرت شیخ محدث دھوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

جہاں خود نما رہے بہ ن راہ و شہد اکن : خرابم در غم حجرت جہمت یہ رسول اللہ

بہ لطف خود سرو سامان جمع بے سرو و پکن : بہر صورت کہ باشد یہ رسول اللہ کرم فرما

(اخبار اربعیہ ص ۳۲۳)

یہ رسول اللہ آپ کی جدائی کے غم سے میں برہاد ہوا اپنا دیدار عطا فرمائیے یہ رسول اللہ بے سرو و پکن قافلے کو سامان عطا فرمائیے

{۲۲}

: دلیل نمبر ۷۴

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ "یا محمد! اعداب احدائسہ ہنسک النار" یعنی اے محبوب ﷺ میں اس شخص کو دوزخ کا عذاب نہیں دوں گا جس کا نام آپ کے نام پر رکھا گیا ہو۔  
(نداء یا محمد ص ۲۲)

: دہیل نمبر ۷۵

معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فرمایا "یا محمد! انھن خمس صوات کل یوم ولیہ لکل صلوٰۃ عشر  
"فذلک خمس صلوٰۃ"

یعنی اے محبوب یہ پانچ نمازیں ہیں جنکو میں نے دن رات میں فرض کیا ہے۔ ہر نماز کا ثواب دس 10/ نماز  
دیکھ برابر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ثواب کے لحاظ سے 50 نمازوں کے برابر ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۵۲۸ ج ۲)

: دہیل نمبر ۷۶

(رواہ احکم فی المستدرک از کنز الخلق ص ۲۰۴ ج ۲) یا ابوبکر انت عتیق اللہ من النار "

اے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ دوزخ سے آزاد کر دیئے گئے ہیں۔

: دہیل نمبر ۷۷

(رواہ الشیخان کنوز الخلق ص ۲۰۴ ج ۲) یا ابوبکر! ظنک ہشتین اللہ ہاشمہ "

اے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کا ان دو کے متعلق کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہو۔

: دہیل نمبر ۷۸

سرخیل دیوبند مولانا گلگویی لکھتے ہیں کہ مندرجہ ذیل اشعار کی وجہ سے محبت پیدا ہوتی ہے اور یہ جائز ہے۔

یہ محمد مصطفیٰ فرید ہے : یہ رسول کبریٰ فرید ہے

تم سے ہر گھڑی فرید ہے (نمادی رشیدیہ : مدد کر بہر خدا حضرت محمد مصطفیٰ  
ص ۳۹۹)

{۲۳}

: دیل نمبر ۷۹

(رواہ احمد از کنوز الخلفاء ص ۲۰۴ ج ۲) یہ ابذر صل صلوٰۃ لو قمتہ " "

جی اے ابذر اپنے وقت پر نماز ادا کرو۔

: دیل نمبر ۸۰

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں مبارک سن ہو گیا تو آپ نے " یہ محمد اہ " کہا تو پاؤں بالکل ٹھیک ہو گیا۔  
(شفاء ص ۸ ج ۲)

یہ محمد اہ میں " الف " استغاثہ کیلئے ہے مطلب یہ ہے کہ اے محبوب میری فرید رسی فرمائیے۔

: دیل نمبر ۸۱

کعب احبار رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی مسجد میں آتے یا جاتے تو کہتے السلام علیک ایہا نبی۔  
(شفاء ص ۵۳ ج ۲، نسیم الریاض ص ۴۶۵ ج ۳)

: دیل نمبر ۸۲

آپ ﷺ کی بارگاہ میں کسی نے غربت کے بارے میں شکایت کی آپ ﷺ نے انھیں وحیفہ بنایا کہ جب  
آپ گھر میں داخل ہوں تو گھر والوں کو سلام کہیں پھر مجھ پر سلام پڑھیں اور پھر سورۃ الاحقاف پڑھیں۔ انہوں نے اس پر  
عمل کیا تو چند دن کے اندر غربت ختم ہو گئی اور خوشحالی آگئی۔

(جلاء ۱، فہم ص ۲۵۵، نسیم اریض ص ۴۶۴ ج ۳)

دیل نمبر ۸۳:

مدم علی قوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "رٹ روحہ علیہ اسلام حاضرۃ فی بیوت اہل اسلام"

(شرح الشفاء ص ۴۶۴ ج ۳)

آپ ﷺ کی روح مبارک ہر مسلمان کے گھر موجود ہوتی ہے۔ اس لیے گھر میں داخل ہوتے وقت "اسلام علی انبی" کی طرح "اسلام علیک ایہا نبی" بھی درست ہے۔

{۲۴}

: دیل نمبر ۸۴

آپ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ ۽ کرام صہم رضوان آپ ﷺ کے روضہ مبارکہ پر حاضر ہوئے اور عرض کی اسلام علیک یا رسول اللہ

(تنویر الملک ص ۲۳۰ ج ۱)

: دیل نمبر ۸۵

صحابہ ۽ کرام صہم رضوان نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جنازہ مبارکہ بارگاہ رسالت میں پیش کیا اور عرض کیا "اسلام علیک یا رسول اللہ" پھر کہا کہ ابو بکر حاضر ہے اور آپ کے پاس دفن کرنے کی اجازت درکار ہے آواز آئی "ادخلوا الجہیب الی الجہیب" یعنی دوست کو دوست کے ساتھ جاؤ۔

تفسیر کبیر ص ۸۷ ج ۲۱، نزہۃ الس ص ۱۷۹ ج ۱

(۲)

: دیل نمبر ۸۶

ابوبکر بن محمد نے خواب دیکھا کہ آپ ﷺ نے جناب شبی رحمۃ اللہ علیہ کو دونوں بھوکوں کے درمیان  
بوسہ دیا اور اس شفقت کی وجہ یہ بتائی کہ شبی رحمۃ اللہ علیہ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ "صلی اللہ علیک  
یا رسول اللہ" پڑھتے ہیں۔ (القول البدیع ص ۱۷۳، جلاء الفہام ص ۲۵۸، فضائل درود شریف از مولوی ذکریہ)

: دیل نمبر ۸۷

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ان الفاظ سے درود شریف پڑھتے تھے "یا محمد صلی اللہ علیک وسلم"  
(القول البدیع ص ۲۲۵)

: دیل نمبر ۸۸

جب بھی حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوتے تو ان الفاظ سے سلام عرض کرتے۔ "السلام  
علیک یا رسول اللہ" (القول البدیع ص ۱۸۵)

{۲۵}

: دیل نمبر ۸۹

ایک اعرابی آپ ﷺ کے روضہ انور پر حاضر ہوئے اور عرض کیا "یا رسول اللہ! قلت معین" یا رسول  
اللہ آپ ﷺ نے جو قرآن ہم نے سن یا ہے ہم آپ ﷺ سے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ "افنودی من قبرہ قد غفرک" (مدارک ص ۲۲۲ ج ۱)  
قبر انور سے آکا لائی کہ تیری مغفرت ہوگئی۔

: دیل نمبر ۹۰

(رواہ احمد کنوز الحقائق ص ۲۰۴ ج ۲) یا ابدافع اقل کل کلب بالمدینہ " "

اے ابو رافعؓ منورہ کے تمام سنتوں کو قتل کر دو۔

دلیل نمبر ۹۱:

- "یا اہ سعید ر یہ کل جاک ار تقی " (رداء حاکم کنوز، اترندی فی انوار الحق نق ص ۲۰۴ جلد ۲)

یعنی اے ابو سعید رضی اللہ عنہ تمہارا کھانہ متقی شخص کے عہدہ کوئی نہ کھائے۔ صحابہ کرامؓ عہم رضوان کا یہ طریقہ تھا کہ دور و نزدیک، حاضر و غائب کو ہر جگہ سے ہر حال میں ایک دوسرے کو "یا" کے ساتھ پکارتے تھے۔ اس میں ان کا کوئی اختلاف نہ تھا۔ یہی طریقہ تمام مسلمانان اہلسنت کا ہے۔ مکتربین و دھاپیں کا اعتراض صرف اہلسنت و جماعت پر نہیں بلکہ آپ ﷺ اور صحابہ کرام عہم رضوان پر ہے۔

: دلیل نمبر ۹۲

مفتی غلام رسول صاحب دارالعلوم جماعتیہ نے فرمایا کہ اذان سے پہلے اور بعد دونوں اوقات میں "الصوتہ (فتاویٰ جماعتیہ ص ۱۲۵) واسام علیک یہ رسول اللہ" جائز ہے۔

: دلیل نمبر ۹۳

(کنوز الحق نق ص ۲۰۴) یہ اہ فاصمہ ان اردت تھائی فاکثر السجود " "

اے اہ فاصمہ اگر تم میری مذاقات چاہتے ہو تو سجدوں کی کثرت کرو (یعنی سجدے زیادہ کیو کرو مراد نماز پڑھنا ہے)۔ واللہ اعلم۔

{۲۶}

: دلیل نمبر ۹۴

یا اہ ہریرۃ اذا توضأت فقل بسم اللہ " یعنی اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب بھی آپ وضو کریں تو بسم " اللہ پڑھا کریں۔





{۲۷}

: دہیل نمبر ۱۰۰

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی ہرگاہ نبوی میں حاضر ہونا چاہے تو اس کا سنت طریقہ یہ ہے کہ قبر انور کی طرف منہ کرے اور قبۃ شریف کی طرف پشت کرے اور اس طرح عرض کرے "اسلام علیک ایہا (مسند امام اعظم ص ۱۲۶) انبی در رحمۃ اللہ و برکاتہ"

: دہیل نمبر ۱۰۱

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب بھی سفر سے واپس آتے تو ہرگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کرتے (مسند امام اعظم ص ۱۲۶ حاشیہ نمبر ۴) "اَسْلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ"

: دہیل نمبر ۱۰۲

"سیدنا برہیم علیہ اسلام جب کعبۃ اللہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو آواز دی "ایہا اناس ان رکبوا قد اتخذ بیٹا فحجوا" یعنی اے لوگوں! بیت اللہ شریف کا حج کرو۔ تو قیمت تک جتنے بھی لوگ پیدا ہونے والے ہیں ان سب نے آواز کو سنا اور جن کی قسمت میں حج تھا انہوں نے لبیک کہا۔

تفسیر ابن کثیر ص ۲۱۶ ج ۳، بخاری شریف ص ۴۷۶ حاشیہ نمبر (

۵)

لبیک کہنے والوں میں آپ ﷺ بھی تھے۔ انھیں بھی آواز دی گئی اور انہوں نے جواب بھی دیا۔

(حیوة النبیون ص ۱۱۵ ج ۱)

: دہیل نمبر ۱۰۳

ام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے قصیدے میں فرماتے ہیں۔ "یا رحمۃ المعلمین اورک لزین العابدین محبوبس فی  
"ایدی الظالمین فی موکب ومزدحم

البصر ص ۳۷ ، احسن المصاب (

(ص ۳۴)

اے دونوں جہاں کیلئے رحمت زین العابدین کی مدد فرمائیے کہ وہ (ازدحام) ٹھاموں کے ہجوم میں بھنسن گیا ہے۔

{۲۸}

: دیکھ نمبر ۱۰۴

جب آپ ﷺ معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر انور پر تشریف لائے تو موسیٰ علیہ السلام اپنی  
قبر مبارک میں نماز ادا فرما رہے تھے انہوں نے نماز میں پڑھا "اشھد انک یا رسول اللہ " اے اللہ کے رسول میں آپ کی  
(ارنوار محمدیہ من المواہب اللدیہ ص ۳۳۴) رسالت کی گواہی دیتا ہوں۔

: دیکھ نمبر ۱۰۵

سیدنا ابراہیم ، سیدنا موسیٰ ، سیدنا عیسیٰ صہیم اسلام ہند آواز سے ان الفاظ کے ساتھ سلام پڑھتے تھے۔

"اسلام علیک یا اول ، اسلام علیک یا آخر ، اسلام علیک یا حاضر۔ ﷺ"

(انوار محمدیہ ص ۳۳۴)

: دیکھ نمبر ۱۰۶

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حکم سے جب مسیومہ کدّاب کے ساتھ لڑائی ہوئی تو صحابہ کرام نے میدان  
جنگ میں مسلمانوں کے شعار کے (مضائق) صورت پر ہند آواز سے "یا محمد" کہا۔

(البدایہ والنہیہ ص ۳۳۴ ج ۲)

شعر اس غلط کو کہتے ہیں جسے فوج اپنے درمیان مقرر کرتی ہے تاکہ دوست اور دشمن کے درمیان فرق ہو جائے۔ صحابہ کرام عہم الرضوان نے یہ مقرر فرمایا تھا کہ جو یہ محمد اکبر کے تو اسے مسلمان مانا جائے گا اور جو یہ نہ کہے تو وہ مرتد و کافر ہوگا۔

قاموس ص ۲۸۱ ، صراح ص ۱۸۷ ، لغات النہر ص ۵۸ ش ،

لغات عربی مختار الصحاح ص ۳۳۹ ، المنجد ص ۵۳۰ ، مفردات ( ص ۵۴۱ )

شعر یعنی یہ صحابہ کرام عہم الرضوان کی نشانی تھی۔ اسی طرح آج جو بھی لوگ یہ رسول اللہ ، یا حبیب اللہ اور یہ محمد اکبر کہتے ہیں تو وہ صحیح اہل سنت و جماعت ہیں اور مخالفت کرنے والے گمراہ (کافر) ہیں۔

{۲۹}

: دلیل نمبر ۱۰۷

: جناب عاشق الرحمن والرسول حاجی محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

الصورة واسم يا رحمة تعلمين -

قالب قوسین آپ ﷺ کا مقدم يا رحمة تعلمين

خیرات دیدار چاہیے خوار دے نوا محمد امین کو

آپ کا مدار عاجز مدار يا رحمة تعلمين

(کتاب الحمد للہ ص ۱۰۰)

اسی طرح چودہ (۱۴) شعر ذکر کیے ہیں۔

: دلیل نمبر ۱۰۸

ایچ مولوی احتشام الحق دیوبندی نے ہر گاہ نبوی میں اس طرح سلام عرض کیا ہے۔

اسلام علیک یا خیر خلق اللہ : اسلام علیک یا رسول اللہ

اسلام علیک یا سید ولد آدم : اسلام علیک یا حبیب اللہ

(تجلیاتِ مدینہ ص ۸۱)

: دلیل نمبر ۱۰۹

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ کے وقت مسلمانوں کا شعر یا محمد ﷺ ، یا منصور انتک تھا۔ اے محبوب اے مدیکے گئے لیکن امت کی مدد فرمائیے۔

(فتوح اشعۃ للواقعی ص ۱۶۰ ج ۲)

: دلیل نمبر ۱۱۰

آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور فرمایا "اسلام علیک یا سید المرسلین ، یا خاتم النبیین ، وی شفع المذنبین ، حبیب حیو یتنا ورحمت

{۳۰}

سعیلاً و محموداً وترکتنا فی دار اللہام کلّف نعیش فی دار الدنیا بغیرک "

(تذکرۃ الاولیاء ص ۴۷۲)

اے محبوب آپ زندگی اور موت دونوں میں خوش ہیں۔ آپ ﷺ نیک بخت اور صفت کیے گئے ، تشریف لے گئے ، آپ ﷺ نے ہمیں تاریکی کے گھر میں چھوڑ دیا ، ہم یہاں ( دنیا میں ) آپ کے بغیر کیسے زندگی گزاریں گے۔

: دلیل نمبر ۱۱۱

بھنسنے کی جنگ میں ایک مرتبہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سخت مشکل میں گرفتار ہو گئے " دکان شہر المسلمین تلک العینۃ ینا دون یا محمد یا محمد ﷺ یا نورا اللہ انزل "

( فتوح اشام ص ۲۱۸ )

اس رات صحابہ کرام علیہم السلام کا شعور یہ تھا یعنی یا محمد یا محمد ﷺ کے الفاظ سے آپ ﷺ کو پکارتے تھے اور نورا اللہ انزل کے الفاظ سے اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرتے تھے۔

: دلیل نمبر ۱۱۲

حضرت مورخ شیخ المصنف قدوة السالکین ، زہد العارفین اخون حافظ عبدالمتکبر رحمۃ اللہ علیہ اپنے دیوان میں فرماتے ہیں :

مجھے دیدار سے مشرف فرما : آئے داعی برہان

مجھے دیدار سے مشرف فرما : نورانی وہ تابان

آپ کے نور سے پیدا ہوا ہے .. الخ یہ دنیا و عقبی سب کچھ :

(دیوان حافظ الہوری ص ۱۶ ، وردت حافظ الہوری ۱۱۲۸ھ ، وفات ۱۲۱۵ھ ، بحوالہ تذکرہ ادیباء پاکستان ص ۸۰۹ )

: دلیل نمبر ۱۱۳

حاجی محمد اثین صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

{۳۱}

آلہام علیک یا نور الہدی

مرحبا، مرحبا، مرحبا، مرحبا

{۲۲} (گلزارِ مہینہ ص ۵)

: دلیل نمبر ۱۱۴

ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں قحط سالی ہوئی، ایک شخص روضہ انور پر حاضر ہوا اور عرض کیا "استسق ربتک یا رسول اللہ" اے اللہ کے رسول ﷺ اپنی امت کیلئے بارش کی دعا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے خواب میں بشارت عطا فرمائی۔

(حجۃ اللہ ص ۴۳۰ ج ۲)

: دلیل نمبر ۱۱۵

آپ ﷺ کی وفات کے بعد عورتوں کی تعزیت کی مجلس میں حضرت سیدۃ النساء فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے بندہ آواز سے درود شریف پڑھا "یا خاتم المرسل المبارک ضوئہ صل علیک منزل القرآن" (سیرۃ ابن ہشام ص ۳۸۰ ج ۲)

یعنی اے رسولوں کے سردار (خاتم) اے مہارک نور آپ ﷺ پر قرآن نازل کرنے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے درود ہو۔

: دلیل نمبر ۱۱۶

سیدنا دھیر رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ نے عرض کی "امن عین رسول اللہ فی کرم وانک المرء فرجہ" (سیرۃ ابن ہشام ص ۳۰۶ ج ۲) ومنتظر

یا رسول اللہ مہربانی فرمائیے اور ہم پر احسان فرمائیے ہم آپ کے کرم کے امیدوار ہیں۔

: دلیل نمبر ۱۱۷

: ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا

{۳۳}

واین فرار الناس ار الی الرسول : ویس لنا ارا یک فرارنا

(چند امہ ص ۲۳ ج ۲)

یا رسول اللہ آپ کے عدوہ ہمارا کون ہے کہ ہم اسکی طرف مشکل اور سختی کے وقت دوڑیں۔ رسول کے عدوہ لوگوں کے فرار کی جگہ کونسی ہے۔

: دلیل نمبر ۱۱۸

سیدنا حبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ "یا بردنا را تحلیل یا سبب، لعنہم النار وہی تحرق" (نسیم لریض ص ۲۰۵ ج ۲)

اے ابراہیم خلیل اللہ علیہ اسلام کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے ذریعے اور ان کو سخت آگ سے بچانے کے سبب۔

: دلیل نمبر ۱۱۹

ایک اعرابی روضہ انور پر حاضر ہوئے اور عرض کیا اسلام علیک یا رسول اللہ اور پھر عرض کی۔

فیہ العذف و فیہ الجود والکرم : سنی فی القراءۃ لنت سائلہ

(خصصۃ الوفاء ص ۸۵)

میری روح اس قبر (انور) پر قربان ہو جائے جس قبر (انور) میں آپ ﷺ تشریف رکھتے ہیں۔ جس میں  
عفو، بخشش اور مہربانی ہے نے فرمایا کہ مجھے خواب میں سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اس اعرابی کو بخشش کی بشارت  
(خاصۃ الوفاء ص ۸۵) دے دو۔

: دیل نمبر ۱۲۰

سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

ارجو رضاک واقعی بھوک : یا سیدائش دامت جہنگک قاصدا

یہ رسول اللہ بندہ آپ کے دربار میں حاضر ہے آپ کی خوشنودی اور حفظہ دامن چاہیئے۔

(قصیدہ نعتیہ ص ۱)

{۳۳}

: دیل نمبر ۱۲۱

شعب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

مواہدۃ اللہ لائق : آقا سیدارسل یا من تری

(نسیم الریاض ص ۵۷۹ ج ۴)

اے رسولوں کے سردار اے وہ (عظیم) شخصیت چنکے قدموں کی مہرک خاک آنکھوں کا سرمہ ہے۔

: دیل نمبر ۱۲۲

آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی پھولی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔



و کنت بنا برا دلم تک جافیا : آيا رسول الله کنت رجاءنا

(ترجمہ اللہ ص ۳۳۹ ج ۲)

يا رسول الله آپ ﷺ کی ذات سے ہماری امیدیں قائم ہیں۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ اچھا سوچ کر کیا ہے۔ آپ ﷺ نے کبھی بد سوچی نہیں کی۔

: دلیل نمبر ۱۲۳

تحریک آزادی کے ایک شہید فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے کارپنٹی کے جزیرے میں عرض کیا۔

(الثورۃ الحمدیہ ص ۳۱۳) یا رحمۃ للعالمین ارحم علی من ر لہ فی العالمین وہاء "

اے رحمت عالمین اس شخص پر رحم فرمائیے جس کیلئے اس نے دنیا میں کوئی رحم نہیں۔

: دلیل نمبر ۱۲۴

شہید احمد ریزہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

من ذہبک المنیر لحد نور القمر : یا صاحب الجہل ویہ سید البشر

(تفسیر عزیزی پارہ نمبر ۳۰، اردو ص ۳۷۰، فارسی )

(ص ۲۲۷)

اے حسن و جمال کے مالک ، اے انسانوں کے سردار ، آپ کے روشن چہرے سے چاند نے

{۳۳}

روشنی حاصل کی ہے۔

: دلیل نمبر ۱۲۵

آپ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور فرمایا "اسلام علیک یا حبیب اللہ  
و یا نبی اللہ ذہبت الی دارا سرور و ترکنت فی دارا خرد کلیف نخی الی یوم النور"  
(تذکرۃ الواعظین ص ۴۷۲)

اے اللہ کے محبوب نبی ﷺ آپ دارا سرور یعنی خوشی کے گھر تشریف لے گئے اور ہمیں دھوکہ کے گھر  
چھوڑ گئے۔ ہم مرنے تک کیسے زندگی گزاریں گے۔

: دہل نمبر ۱۲۶

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی حاضر بارگاہ رسالت ہوئے اور عرض کیا۔ "اسلام علیک یا فصیح اعرب و فصیح  
(تذکرۃ الجود والکرم و صاحب التاج والنعیم ذہبت الی دارالرضوان و ترکنت فی دارالظن رن فما ندری کیف مہجدارہن۔"  
الواعظین ص ۴۷۲)

اے عرب کی فصیح ترین شخصیت اور سخاوت اور کرم کے سرچشمے، تاج و عہد والے (یا رسول اللہ) آپ  
جنت کی طرف گئے اور ہمیں شرمندگی کے گھر چھوڑ دیے۔ ہم نہیں جانتے کہ کیسے امن پائیں گے۔

: دہل نمبر ۱۲۷

حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا "اسلام علیک یا ستید السادات و یا  
خزان الرحمة والسجدة اخترت العقبی و ترکنت فی دارالدنیا"  
(تذکرۃ الواعظین ص ۴۷۲)

یعنی اے سرداروں کے سردار آپ ﷺ پر سلام ہوا۔ اے رحمت و نیک بختی کے خزانے آپ نے آخرت کو  
ترجیح دی اور ہمیں دنیا میں چھوڑ گئے۔

: دلیل نمبر ۱۲۸

اسی دوران حضرت ام حسن رضی اللہ عنہ تشریف لے کر اور عرض کیا "الصلوۃ اسلام علیک یا نور الہدیٰ و انت  
"ج الوری انت ذہبت الی دار الجنان وترکتی فی دار البطون کلیف جان

(تذکرۃ الواعظین ص ۷۲)

اے حدایت کے نور اور مخلوق کے تاج آپ ﷺ پر صلوۃ و سلام ہو۔ آپ جنتوں کی طرف گئے اور ہمیں خرابی کے  
گھر چھوڑ گئے ہمارا کیسے حال ہوگا۔

: دلیل نمبر ۱۲۹

اسی دوران حضرت ام حسین رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے کر اور عرض کیا "الصلوۃ و اسلام علیک یا ام المستعین  
و ید ائین رب العالمین رحلت الی دار القرار وترکتی فی الدنیا و فی دار بلا اختیار کلیف فی یوم ابوار"

(تذکرۃ الواعظین ص ۷۳)

اے پرہیزگار وں کے ام اور رب العالمین کے امین آپ پر صلوۃ و سلام ہو آپ نے دار قرار کی طرف سفر  
فرمایا اور ہمیں دنیا اور بے اختیار کی گھر میں چھوڑ گئے۔ ہمارا قیمت کے دن کیسے حال ہوگا۔

: دلیل نمبر ۱۳۰

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی عرض کیا "الصلوۃ و اسلام علیک یا سلطان الانبیاء و ید برہان الارضیاء  
انت سافرت الی دار الدنیا وترکتی فی دار الجنان کلیف جان یا نبی آخر الزمان"

(تذکرۃ الواعظین ص ۷۴)

اے سلطان انبیاء اور برہان الارضیاء آپ ﷺ پر صلوۃ و سلام ہو۔ آپ نے دار الدنیا کی طرف سفر کیا اور  
ہمیں غم کے گھر چھوڑ گئے۔ اے محبوب ﷺ اسے نبی آخر الزمان ہمارا کیسے حال ہوگا۔

: دلیل نمبر ۱۳۱

حضرت فاضل رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لائیں اور عرض کیا کہ "اسلام سبک یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ"

{۳۶}

یا اہم القہتین ذہبت الی دارالنعیم وترکتہ فی دارالنعیم کلیف معیتہ من الخواص والنعیم"

(تذکرۃ الاولیاء ص ۴۷۳)

اے جن وائس کے رسول علیہ اسلام، اے دونوں قبوں کے اہم آپ ﷺ پر سلام ہو آپ نعمتوں والے گھر تشریف لے گئے اور ہمیں غموں والے گھر میں چھوڑ گئے ہم خواص و عوام کی زندگی کیسے گزرے گی۔

: دیل نمبر ۱۳۲

عدمہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

وقدر جوتک یا ذانفص تشفع لی : آنت الشیخ والی معاف

(غرامۃ لوفاء ص ۸۵)

اے شفاعت فرماتے والے میری آرزو میں آپ سے وابستہ ہیں۔ اے فضل کے مالک میں آپ کی شفاعت کا امیدوار ہوں۔

: دیل نمبر ۱۳۳

الشیخ احمد رفاہی رحمۃ اللہ علیہ جب بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جب میں دور ہوتا ہوں تو روح کو اپنا نائب مقرر کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجتا ہوں وہ میری طرف سے اس پاک سرزمین کو بوسہ دیتی ہے۔ اب جب مجھے حاضری کی سعادت ملی ہے تو آپ ﷺ اپنا دست اقدس ظاہر فرمائیے تاکہ میرے ہونٹ اسے چومنے کی سعادت حاصل کریں تو فوراً آپ ﷺ کا دست اقدس ظاہر ہوا اور آپ

(نیم الریاض ص ۴۴۲ ج ۳ + فضائل ج ) رحمۃ اللہ علیہ نے بوسہ دیا۔

: دیل نمبر ۱۳۴

امام ابن حجر المصنی اشقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "یا رسول اللہ یا جد الحسین کن شمساً یا امام العربین" (النعمۃ الکبریٰ ص ۲۶)

اے رسول خدا و امام حسین رضی اللہ عنہ کے نانہ ﷺ میری شفاعت فرمائیے۔

{۳۷}

: دیل نمبر ۱۳۵

: امام شرف الدین ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

سواک عند حصول ایڈٹ اللہم : یا اکرم الخلق لی من الوفہ

(قصیدہ بردہ شریف)

اے مخلوق میں معزز ترین مہربان نبی ﷺ۔ عام مصائب کے نزول کے وقت آپ ﷺ کے سوا ہماری کوئی جائے پناہ نہیں کہ (ہم وہاں پناہ لیں)۔

: دیل نمبر ۱۳۶

: حضرت العارف الصرمی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا

ہدایہ اللہ من کل تیہ : آریہ رسول اللہ الذی

(نسیم الریاض ص ۳۰۵ ج ۱)

یا رسول اللہ آپ ﷺ کے حقیق اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھیجا اور ہدایت عطا فرمائی۔

: دیل نمبر ۱۳۷

: شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ملک الصلاة اے نبی و اسلام : سچے وصف کنندی سعدی نہ تمام

(بوستان سعدی ص ۱۱)

سعدی ناقص آپ ﷺ کی تعریف کیسے کر سکے گا یہ نبی اللہ آپ پر درود و سلام ہو۔

: دیل نمبر ۱۳۸

حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خالہ یا پھوپھی نے عرض کیا کہ "اے ہاشم کے بیٹے میری روح آپ پر  
قرہن ہو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے امین اور ساری مخلوق کیلئے رسول ہیں"

(ارصابۃ فی تمہین اصحابہ)

ص ۳۲۸ ج ۴)

{۳۸}

: دیل نمبر ۱۳۹

صحابی رسول حضرت ہزن بن عضوبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یہ رسول اللہ آپ ﷺ کی خدمت میں  
میری سواری دوڑتی ہوئی آئی۔ اس نے عمان سے عرج تک ایسا راستہ طے کیا کہ جس کے دونوں طرف درخت تھے۔  
(ارصابۃ ص ۳۳۶ ج ۴)

: دیل نمبر ۱۴۰

: مومن عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

انما الفوز والحدیج لدیک۔ : یہ نبی اللہ سلام ملک

(سلسلۃ الزہب ص ۱۴ ، روح البین ص ۱۵۲ ج ۱)

اے اللہ کے نبی ﷺ آپ پر سلام ہو ، کامیابی اور کامرانی آپ کے پاس ہے۔

: دلیل نمبر ۱۴۱

ترجمہ یا نبی اللہ رحمہ : زہجوری برآمد جانِ عالم

(ذیلچا ص ۱۵ ، فضل درود شریف)

آپ کی جدائی کی وجہ سے تمام عالم کی روح لکھنے والی ہے۔ اے اللہ کے نبی رحم فرمائیے رحم فرمائیے۔

: دلیل نمبر ۱۴۲

مورنہ احمد تھنیری لکھتے ہیں "یا موری" ، اے میرے آکا و مولیٰ ﷺ مجھ پر رحم فرمائیے ، مدد فرمائیے ،  
(اخبار اربعہ ص ۱۳۶) کرم فرمائیے کیونکہ آپ کے عہدہ میری کوئی جائے پناہ نہیں۔

: دلیل نمبر ۱۴۳

ہشیم بن جمیل ارنہا کی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ام عبدالرحمن رحمتہ اللہ علیہ کی ٹوپی دیکھی جو  
ایک گز بی تھی اس کے اندر "یا محمد ﷺ یا منصور ﷺ" لکھا ہوا تھا۔

(میزان اعتدال ص ۵۷۴ ج ۲)

{۳۹}

: دلیل نمبر ۱۴۴

شیخ الحدیثین شہ عبدالجبار دھوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

تخریم در غم ہجرت ہمت یا رسول اللہ : ہمال خود نہا رہے بچان لڑا شیدا کن

بہر صورت کہ باشند یہ رسول اللہ کرم فرما : بطف خود سروسامان جمع اے سرو پو کن

( اخبار اچیدار ص ۳۲۳ )

یہ رسول اللہ آپ کی جدائی کی وجہ سے میرا حال خراب ہے لہذا چہرہ انور دکھائیے اور عاشق زار پر رحم فرمائیے۔  
یہ رسول اللہ بہر صورت رحم فرمائیے میرے پر آگندہ خراب حال اسباب کو ترتیب دیجیے۔

: دیل نمبر ۱۴۵

( مکتوبات برہامش اخبار اچیدار ص ۳۱۶ ) صلی اللہ علیک یہ رسول اللہ وسم

: دیل نمبر ۱۴۶

مہر چودھویں صدی ، مفتی اعظم اشہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

رسول اللہ انت بعثت فینا : کریمہ رحمۃ حسنہ حصین

تخوفی الہدی کیدا مئین : اجر نی یا ان اٹھائین

( فتاویٰ رضویہ ص ۳۷۱ ج ۱ )

یہ رسول اللہ آپ ﷺ ہم میں کریم ، رحمت ، قوی محفظ بنائے گئے ہیں۔ ہمارے دشمن کو مضبوط تدبیر سے ڈرائیے مجھے ہنہ دیجیے۔ اے ڈرے ہوئے کی جائے ہنہ۔

: دیل نمبر ۱۴۷

حاجی امداد اللہ مہاجر کی فرماتے ہیں

آست کا حق نے کر : یہ آپ ﷺ کے ہاتھ : بس اب چاہو تراؤ ڈو ہاؤ یہ رسول اللہ

( گلزار معرفت ص ۷ )



{۳۰}

: دلیل نمبر ۱۳۸

(امداد المشتق ص ۵۹) الصوة الاسلام عليك يا رسول الله کے جواز میں کوئی شک نہیں۔

: دلیل نمبر ۱۳۹

حاجی امداد اللہ مہاجر کی اپنے مرید کو تعظیم دیتے ہیں کہ " اکیس (۲۱) مرتبہ استغفر اللہ اور تین مرتبہ "الصوة واسلام عليك يا رسول الله" پڑھو۔

: دلیل نمبر ۱۵۰

ہم اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ غیر اللہ کو پکارنا جائز ہے۔ وہابی خارجی اسے شرک کہتے ہیں۔ یا جو بھی یہ رسول اللہ ﷺ کو شرک کہتے ہیں وہ وہابی خارجی ہیں (فتاویٰ خیریہ ص ۱۸۶ ، عقائد المسلمین ص ۱۷)

: دلیل نمبر ۱۵۱

: سیدنا محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

یا حبیب اللہ اسح قان : یا رسول اللہ انظر جان

غنیہی سطل ان الذکان : اثنی فی بحر ہم مفرق

(جاء الحق ص ۲۰۱ ج ۱) (تنویر ایمان بوسیۃ ادبیۃ الرحمن

ص ۲۱۳)

یا رسول اللہ میرے حق پر رحم فرمائیے اور میری فریاد رسی فرمائیے، میں مشکلات کے دریا میں غرق ہوں۔  
-میری دستگیری فرمائیے اور میری مشکلات حل فرمائیے۔

: دلیل نمبر ۱۵۲

: ولی کامل حاجی محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اللہ آپ کو سرداری عطا فرمائے عشقِ یا رسول اللہ تعظیپِ رب کرہ سرداری عشقِ یا رسول اللہ

شولہ راجعہ چاری عشقِ یا رسول اللہ قسمت میں میری چاری ہے عشقِ یا رسول اللہ

{۳۱}

خود سے دور ستام پہ سرکہ شی لطف و کرم پہ ولی آپ کے در کی خاک اگر سر پہ ہو تو لطف و کرم ہوگا

لرمہ دا امید داری عشقِ یا رسول اللہ یہ امید رکھتا ہوں عشقِ یا رسول اللہ

فقیر کدا محمد امین برائے رب العالمین فقیر کدا محمد امین واسطے رب العالمین

شہ مختار کو کہتا ہے عشقِ یا رسول اللہ وائی پہ شہ مختاری عشقِ یا رسول اللہ

(دیوان مدح ص ۲۲۲) اسی طرح بارہ اشعار ہیں

: دلیل نمبر ۱۵۳

آپ ﷺ کی مثالی صورت کا تصور کر کے دردِ شریف پڑھے۔ دائیں طرف یا احمد، بائیں طرف

یا محمد، اور دل پر ہزار مرتبہ یا رسول اللہ پڑھے انشاء اللہ خواب میں یا بیداری میں زیارتِ رسول ﷺ ہو جائیگی۔

(ضیاء القلوب ص ۳۹)

: دلیل نمبر ۱۵۴

: عدمہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم فرماتے ہیں

لگنے یا رسول اللہ لگانے : دلش نالہ چرانہ لہ ؟ نہ اند

( ارمغٹ حجاز ص ۳۸ )

: دیکل نمبر ۱۵۵

حضرت ام حسین رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے میدان کربلا میں عرض کی " یا محمد اہ یہ محمد اہ صلی اللہ علیک "

(البیہ والنہیہ ص ۹۳ ج ۸ )

: دیکل نمبر ۱۵۶

حضرت جلال الدین سیوھی رحمۃ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ روم کے کفار نے تین غازیوں کو گرفتار کیا تو ( شرح الصدور ص ۹۰ ) انہوں ہند آواز سے " یا محمد اہ یہ محمد اہ " کہا

{۳۲}

: دیکل نمبر ۱۵۷

یعنی یہ درود شریف کی مشہور کتاب " در کل الخیرات " میں ہے " ہذہ الصوۃ تنظیماً لکک یا سیدہ محمد اہ " ( ص ۱۳۸ ، مصالح السرات ص ۲۸۲ ) شریف آپ کی تنظیم کیلئے ہے۔

: دیکل نمبر ۱۵۸

حضرت شیخ عبدالقادر البغدادی الصدیقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درج ذیل درود شریف کو ایک ہزار مرتبہ پڑھنے سے تمام مصیبتیں ٹل جاتی ہیں "الصلاة واسم علیک یا سیدی یا رسول اللہ قلنتہ حقیقی اور کئی" (افضل الصلوات ص ۱۵۵)

: دیکھ نمبر ۱۵۹

جزیرہ سقر کے ایک مسلمان قیدی نے جیل میں آپ ﷺ سے مدد طلب کی ایمان یستقیث ویتول یا رسول اللہ " جب اس مسلمان قیدی نے یا رسول اللہ کہا تو وہیں کسی کا فرنے کہا " قل لہ یظہک " کہ اپنے رسول سے کہو کہ تمہیں رہائی دے۔ جب رات ہوئی تو کوئی شخص جیل میں آیا اور کہا کہ اذان دو جب اس نے اذان میں اشہد ان محمد رسول اللہ پڑھا تو فوراً زنجیریں ٹوٹ گئیں اور وہ جیل سے رہا ہو گئے۔ (حجۃ اللہ ص ۲۰۹ ج ۲)

: دیکھ نمبر ۱۶۰

ایک مسلمان قیدی نے کہا کہ ایک کافر بادشاہ کا جہاز سمندر میں بھنس گیا۔ تین ہزار افراد نے در آہ کی مگر جہاز کو نہ نکال سکے۔ آخر کار مسلمان قیدیوں سے کہا کہ آپ لوگ جہاز نکالیں " فتن ہا جعن یا رسول اللہ " تمام قیدیوں نے ملکر بیک آواز یا رسول اللہ کا غرہ گا یا اور جہاز کو دور گا کر نکال دیا حارکہ ہم صرف چار سو پچاس (۴۵۰) آدمی تھے۔ (حجۃ اللہ ص ۴۱۰ ج ۲)

: دیکھ نمبر ۱۶۱

حضرت ابو یونس رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہوا کہ امیر شہر نے دوسو (۲۰۰) عہد کو گرفتار کیا۔ ابو یونس رحمۃ اللہ علیہ

{۴۳}

نے انھیں آزاد ہونے کیلئے بارگاہ رسالت میں اس طرح فریاد کرنے کیلئے عرض کی " یا احمد ، یا محمد یا اہل القاسم یا خاتم النبیین یا سید المرسلین یا من جسدہ رحمۃ للعالمین " خواب میں آپ ﷺ نے بشارت دی کہ " خدا یطلقون ان شاء اللہ " کل ان شاء اللہ آپ آزاد ہو جائیں گے۔ جیسے ہی صبح ہوئی وہ سب آزاد کر دیئے گئے۔

(حجۃ اللہ ص ۴۱۰ ج ۲)

: دہیل نمبر ۱۶۲

حضرت ابو اسحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرا اونٹ گم ہو گیا تلاش کرنے پر بھی نہ ملا تو پھر مدینہ منورہ کی طرف مُنہ کر کے اور ان الفاظ سے فریاد کیا " یا سیدی یا رسول اللہ ان مسئلیت بک " فوراً میرا اونٹ واپس مل گیا۔ (حجۃ اللہ ص ۴۱۵)

: دہیل نمبر ۱۶۳

آپ ﷺ نے ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں فرمایا کہ جب بھی آپ کو کوئی تکلیف دے تو مجھے ان الفاظ سے پکار کر فریاد کریں " اے مستحیرک بک یا رسول اللہ " یا رسول اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ (حجۃ اللہ ص ۴۱۵)

: دہیل نمبر ۱۶۴

حضرت ابو سالم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے یہ (مذکورہ) واقعہ سنا تو ایک نابینا شخص نے حفظ کر لیا جب وہ مدینہ منورہ روانہ ہوئے اور (راجع) تک پہنچے تو پانی کا مٹکیڑہ سوکھ گیا تھا، نابینا شخص نے پیاس کی حالت میں کہا اے مستحیر (حجۃ اللہ ص ۴۱۵) ک بک یا رسول اللہ تو اچانک ایک شخص آیا اور اس کا مٹکیڑہ پانی سے بھر دیا۔

: دہیل نمبر ۱۶۵

جب آپ ﷺ نے وفات پائی تو تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ نعرہ لگایا " واویذہ، واویذہ "، یا احمد خلق اللہ ھیئت ھیئت الی فراق حبیب اللہ

{۴} {تذکرۃ الواغنین ص ۴۷۴}

{۴۴}

: دہیل نمبر ۱۶۶

ایک حویل حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے فرمایا "یا محمد اسبح یا محمد ان رب طیف و انت نبی شریف فانت تنادی فی القیامۃ امتی امتی و ان قول رحمتی رحمتی"

(تذکرۃ الواعظین ص ۴۸۶)

اے محبوب ﷺ میں رب طیف (کریم) ہوں اور آپ شریف (شرافت والے) نبی ہیں آپ قیمت کے دن امتی امتی یعنی (میری امت امت) پکاریں گے اور میں رحمتی رحمتی کہوں گا۔

: دلیل نمبر ۱۶

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جہاد کیلئے ایک لشکر مجاہدین کا روانہ فرمایا اور ان کی کمان حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائی۔ ایک دن جمعہ کے محضر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے "یا ساریہ الجبل الجبل الجبل" اے ساریہ رضی اللہ عنہ پہاڑ کی طرف ہوجائیے۔ تین مرتبہ فرمایا، کچھ دن بعد جب لشکر کا قاصد پہنچا تو ہجرت عمر فاروقؓ نے اس سے مجاہدین کے حارت دریافت فرمائے تو انہوں نے بیان کیا کہ اے امیر المؤمنین ایک دن ہم گلست کھانے والے تھے کہ اچانک ایک آواز آئی کہ اے ساریہ رضی اللہ عنہ پہاڑ کی طرف ہوجائیے یہ آواز تین دفعہ سنائی دی جب ہم پہاڑ کی طرف ہوئے تو کفار کے لشکر کو گلست ہو گئی۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے جمعہ کے خطبے میں تین مرتبہ "یا ساریہ الجبل" کہا۔ اور یہ پہاڑ خداوند میں ہے جو مدینہ منورہ سے تقریباً پندرہ (۱۵۰۰) سو میل کے فاصلے پر ہے۔

لطفہ

زہد جاہلیت میں ایک واقف کار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہم دونوں ہم عمر ہیں اور میری اتنی نظر ہوتی نہیں رہی کہ میں ایک میل تک کسی کو دیکھ سکوں اور آپ پندرہ سو (۱۵۰۰) میل تک دیکھ سکتے ہیں اور حفاظت کر سکتے ہیں۔ کون سی دوا کی استعمال کرنے سے آپ کی نظر تیز ہوئی ہے وہ مجھے بھی بتا دیں تاکہ میں بھی استعمال کروں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ دوا کی صرف اور صرف ادب اور عشق مصطفیٰ ﷺ ہے جسکے ذریعے میری

{۴۵}

ظاہری اور باطنی قوتوں اور کارخانوں کی تعمیر ہوئی ہے۔ (ایچہد ص ۱۲۶ ، محدث ہزارہ)

: دلیل نمبر ۱۶۸

شیخ اسلام شہاب الرحمی انصاری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ آیا یہ جائز ہے؟ کہ لوگوں میں جو یہ مشہور ہے کہ مصیبت کے وقت یا فدا یا دیگر ادویا ، انبیاء اور صالحین سے استعاذہ کرتے ہیں۔

فاجاب ہم نصہ استعاذہ ہارنیاہ والمرسلین واصحابہم جائزہ بعد موتہم... الخ " اہم مدوح رحمۃ اللہ نے جواب دیا کہ "

(الصواعق الربانیہ فی انبیاء ، ادویہ ص ۷ ، صحاء کی وفات کے بعد ان سے استعاذہ اور استمداد جائز ہے۔

ارد علی الوصایہ ص ۲۴ ، فتاویٰ خیر یہ ص ۲۸۲ تا ص ۲۹۰ )

: دلیل نمبر ۱۶۹

عدمہ اہم شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں " والنقول انہم قالوا یقولون فی تنبیہ الصوۃ واسلام

"علیک یا رسول اللہ

(نسیم الریاض شرح شفا قاضی عریض ص ۴۵۴ ج ۳)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے منقول ہے کہ وہ دربار رسالت میں ان الفاظ سے سلام عرض

(الصوۃ واسلام علیک یا رسول اللہ ) کرتے تھے۔

: دلیل نمبر ۱۷۰

عدمہ اہم محمد بن عبدالہق المالکی الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں " انہ ورد فی عدۃ طرق جماعۃ من الصحابہ

(زرقانی علی مواہب ص ۳۳۰ ج ۶) انہم قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک "

متعدد طرق سے منقول ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت ان الفاظ سے درود شریف پڑھتی

" تھی " یا رسول اللہ صلی اللہ علیک

: دلیل نمبر ۱۷۱

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد قحط سالی ہوئی جو عام المودہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس

{۳۶}

قحط کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو انکی قوم کے لوگوں نے کہا کہ ہم موت کے قریب ہیں کوئی بکری وغیرہ ذبح کریں تو آپ نے کہا کہ بکریوں میں سے کچھ بھی نہیں بچا۔ بہر حال ان کے اصرار کی وجہ سے انہوں نے بکری ذبح کر دی اور کھال اتاری دیکھا تو ہڈی کے عددہ کچھ باقی نہ رہا۔ جب یہ حالت دیکھی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آواز دی قتادی یا محمدؐ اہ فرأی فی المنم ان رسول اللہ ﷺ اتاہ قتال امیر۔

(ابن اثیر ص ۲۳۵ ج ۲، الہدایہ والنہیہ ص ۹۱)

آپ نے آواز دی کہ یہ محمدؐ تو آپ ﷺ نے خواب میں ان کو بشارت فرمائی۔

: دلیل نمبر ۱۷۲

میدان کربلا میں جب ظالموں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اور ان کی بہن حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے جب ان کی ریش خون میں آلود اور خاک آلود دیکھی تو روتے روتے آپ ﷺ کو اس طرح پکارا "یا محمدؐ اہ یا محمدؐ اہ صلی اللہ علیک وعلک اسہم هذا حسین یا عراۃ مزمل بالمدہ مقصع اعضاء یا محمدؐ اہ دہنا تک سب یا در ریک فقتلہ تسلی عیہ الصبر"

(الہدایہ والنہیہ ص ۱۹۳ ج ۸) یہ محمدؐ اہ یا محمدؐ اہ

جی یہ محمدؐ آپ پر اللہ تعالیٰ اور آسمان کے فرشتوں کی طرف سے سلامتی ہو۔ یہ حسین رضی اللہ عنہ بے گور و کفن، خون میں ست پت ہیں۔ ان کے اعضاء کٹ چکے ہیں۔ یہ محمدؐ اہ آپ کی سینیاں قیدی بنادی گئی ہیں اور آپ کی اودقتل کی گئی ہے اور اودا ان پر خاک اڑا رہی ہے۔

o نوٹ:- اگر یہ محمد کہن شرک ہوتا تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کیوں یہ محمدؐ اہ کہتیں۔ و لکن الوصایۃ۔ یعلمون



: دلیل نمبر ۱۷۳

عدمہ ربی حنفی رحمۃ اللہ علیہ جو مصنف دُرِّ مختار کے استاذ ہیں اپنی کتاب میں فرماتے ہیں "قولہم یا شیخ عبدالقادر نداء فدا  
(فتاویٰ شیر یہ ص ۲۸۲ ج ۲، احسن الما رب ص ۲۷) "اموجب عرمة"

{۴۷}

لوگوں کا یہ قول "یا شیخ عبدالقادر" یہ ایک آواز ہے۔ پھر اسکے حرام ہونے کی کیا وجہ ہے۔

: دلیل نمبر ۱۷۴

عدمہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری میں لکھتے ہیں "یا سیدی یا رسول اللہ قد شرفت قصائدی بمدح  
(المجموعۃ النسخہ نیہ ص ۵۸ ج ۲، المدائح النبویہ) "لیک قدر صفا"

اے آقا و یا رسول اللہ آپ کی مدح سراں کی وجہ سے میرے قصیدوں نے خوب عزت و شرافت حاصل کی۔

: دلیل نمبر ۱۷۵

: اہم ارویہ سیدی ابو مدین الغزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ترجی شفاعتہ عذانی الموقوف : تھو انبی محمد وحوالذی

(المجموعۃ النسخہ نیہ ص ۳۸۰ ج ۲)

جی آپ ﷺ وہ شخصیت ہیں جنکی شفاعت کی امید کل بردر قیامت کی جائیگی۔

: دلیل نمبر ۱۷۶

: دیوبندی بیید عالم مولوی اشرف علی تھووی لکھتے ہیں

انت فی اخطار معتدی : یا شفع العباد غزیری

(نشاطییب فی ذکر انبی الخیب)

اس مخلوق کی شفاعت کرنے والے میری دستگیری فرمائیے آپ مشکلات میں میری امید گاہ ہیں۔

: دلیل نمبر ۷۱

نواب صدیق حسن خان بھوپلی غیر مقدمہ لکھتے ہیں۔

یا عدتی فی شدۃ و رضاء یا سیدی یا عروقی و دستی

و ذریعتی یا مرصدی مورکی یا مقصدی یا اسوقی و معاضدی

ہلی و راء ک صارف الضراء شفعت جاہک ضارعا متر بد

{۴۸}

فی غمہ و غوائل و بلاء انت الخیث برحمۃ و کرامۃ

انت القدیر علی نفاذ رجائی انج مرای یا کریم کرائم

یا رحمۃ لہمین بکائی ہلی و راء ک مستغث فارحمن

(ہر صدیقی موسم بہ سیرت دارچاہی ص ۳۱-۳۰ ج ۲، القصیدۃ الغنیریۃ فی مدح الخیر امیریۃ، راہ حق)

یعنی اسے میرے سردار اسے میرے وسیع اور سہارے ، اسے میرے سختی و نرمی کے ساز و سامان ، اسے میرے مقصود ، اسے میرے پیشوا اور میرے مددگار ، اسے میرے ذریعہ اور ٹھکانے اور اسے میرے مولیٰ ، میں نے انتہائی عاجزی

واکبری کے ساتھ اپنے بے آپ کی جاہ و جلال کو شفع بنایا، میرے بے آپ کے عذرہ کوئی اور تکلیف اور مصیبت دور کرنے والے نہیں۔

: دیل نمبر ۱۷۸

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلی کی روایت میں حضرت فاضل خزاعیہ فرماتی ہیں۔  
 "ووقت علی قبرہ قعدن اسام علیک یا عم رسول اللہ فسمعن کلامہ روعدن وعلیکم اسام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"  
 (شرح الصدور ص ۸۷)

یعنی ہم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر انور پر حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے چچا مہرک، آپ پر سلامتی ہو تو ہم نے جواب میں وعلیکم اسام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ "سنا۔ اس سے معلوم ہوا کہ انہوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو سلام عرض کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے سکر جواب دیا۔

: دیل نمبر ۱۷۹

امام مہدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدی شمس الدین محمد حنفی اپنے حجرہ میں وضو فرما رہے تھے کہ اچانک ان کا ایک جوتا (نعل شریف) غائب ہوا حالانکہ حجرہ میں کوئی جانے کا راستہ بھی نہیں تھا۔ اور دوسرا جوتا اپنے خادم کو دیا کہ اپنے پاس رکھو جب تک کہ دوسرا جوتا واپس نہ آئے۔ کچھ دن بعد ملک شام سے ایک شخص نے وہی جوتا واپس رک دیا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ "ان اھل علی صدری سید بختی قلت فی نفسی یہ سیدی محمد یا حنفی فجاہتہ فی صدرہ فانقلب معنی علیہ

{۳۹}

(طبقات الکبریٰ مصری ص ۹۵ ج ۲) ونبأ فی اللہ عزوجل بہرکتک

یعنی جب ڈاکو میرے سینے پر بیٹھ کر مجھے قتل (ذبح) کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے دل میں کہا کہ (یہ سیدی یا حنفی) جب میں نے یہ آواز دی تو اسی وقت غیب سے یہ جوتا آیا اور اس ڈاکو کے سینے پر اس زور سے لگا کہ وہ نیچے گر گیا اور میں آپ کی برکت سے بچ گیا۔

: دیل نمبر ۱۸۰

مولوی سید نور الحسن بنوری دیوبندی لکھتے ہیں کہ علماء ہند میں ایک ممتاز عالم عہدہ عبد المجید حبیب، جو پاکستان میں سعودی سفیر کی حیثیت سے بھی رہے ہیں اور سعودی محس شوری کے رکن بھی تھے، نے آپ ﷺ کی شت میں ایک قصیدہ لکھا ہے جس کا نام "تھیہ حبیب" ہے۔ مصر میں طبع ہوا ہے۔ اس کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

علیہ اللہ فی المرسل الکرام	وصلی اللہ والہما لکۃ من قدیم
وزید وانی التھیہ واسلام	دقال علیہ صودا یہ صودی
اتیت مقدہ کل احترام	سدا یہ رسول اللہ انی
بنفسک یہ جیبی ہاسلام	وحسبنی ان ترد علی سلامی
ومن قدرہ عثمانار لہ عظیم	علیک سلام اللہ یہ سید الوری
علی فانی ہاسلام علیکم	دنی مسجری یہ قوم صودا سلوا
یرد الی الروح وھو حکیم	ارد علیکم ہاسلام فقا قی
الیہ من اسفاد وھو بصیم	وکان ابن فاروق یحیی اذاتی
وھذا دیل لعموار تویم	ولم یعرض یوہ علیہ صحابہ

(رحمت کائنات ص ۲۳۵، ص ۲۳۶ مولوی زاہد الحسنی صاحب)

آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ قدیم (پہلے) سے رسولوں کے درمیان میں رحمت بھیجتا ہے۔ اور فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمت ہے کہ اے میرے بندوں میرے رسول پر درود پڑھو اور ہدیہ سلام پیش کرو۔

{۵۰}

یا رسول اللہ اس نے میں انتہائی ادب اور احترام سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اے میرے محبوب میرے لئے یہ کافی ہے کہ آپ ﷺ میرے سلام کے جواب میں سلام فرمادیجئے۔ اے سردار کائنات آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو۔ بارگاہ الہی میں آپ کی بڑی عزت و قدر و منزلت ہے۔ اے مسلمانوں میری مسجد میں مجھ پر درود و سلام عرض کیا کرو کیونکہ میں صلوة و سلام سنتا ہوں اور میرا خالق میری روح کو میری طرف متوجہ فرماتا ہے تو میں سلام کا جواب دیتا ہوں۔ جب بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سفر سے تشریف رتے تو بار راہ آپ کے در پر حاضر ہوتے اور سلام عرض کرتے اور کسی صحابی رضی اللہ نے بھی آپ پر اعتراض نہیں کیا تو اس عمل پر یہ مضبوط دلیل ہے۔

(حیۃ النبی سید الکائنات ص ۱۳۲)

: دلیل نمبر ۱۸۱

دیوبندی مسلک کے حکیم اہم امت مولوی تھانوی صاحب اپنے ایک خط میں سخت پریشانی کے وقت اپنے مرشد کی بارگاہ میں یوں عرض کرتے ہیں۔

یا بھائی فی مبدیٰ و معادی : یا مرشدی یا مولکی یا مغربی

کھلی سوی جیکم من زاد : ارحم علی یا غیث فنیس لی

فا نظر الی برحمۃ یا حامد : فار ارحم کلم دانی حاتم

انتم لی المجدی دانی جادی : یا سیدی اللہ شینا اللہ

(تذکرہ)

(الرشید ص ۱۱۳ ج ۱)

اے میرے مرشد، میرے مور۔ اے میرے وحشت کے انیس، اے میری دنیا و آخرت کی جائے پناہ، اے میرے فریاد رس مجھ پر رحم فرمائیے کیونکہ میں محبت کے عدادہ کچھ نہیں رکھتا، اے حامی مجھ پر نظر رحمت فرمائیے۔ اے میرے سردار اللہ کیلئے کچھ عطا کیجئے کیونکہ آپ دینے والے ہیں اور میں سوالی ہوں۔

: دیل نمبر ۱۸۲

: غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

{۵۱}

عنه ومن نادی ہامی فی شدۃ : سمن اسخاٹ لی فی کرہ سشت

ال اللہ عزوجل فی حاجۃ حقیت لہ : فرجت عنه ومن توسل لی

(بھیہ اسرار ، خاصۃ المغاخر ، نزہۃ الخاطر ، تحفہ قادریہ ، زبدۃ الامار)

یعنی جو بھی تکلیف کے وقت مجھ سے فریاد کرے تو اس کی تکلیف ختم ہو جائے گی۔ اور جو بھی سختی کے وقت میرا نام لے تو سختی دور ہو جائے گی۔ اور جو بھی مجھے حاجت کے وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ کرے تو اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔

: دیل نمبر ۱۸۳

در مختار میں ہے " ویقصد با غاۃ التشفہ معانیہ مرادۃ لہ علی وجہ انشاء کانہ یحیی اللہ ویسلم علی نبیہ وعلی نفسہ  
(در مختار ص ۳۵۴ ،  
داویاء ہر اخبار عن ذلک ذکرہ فی الحبیبی"

البہار ص ۱۰۵)

تشفہ کے لغت سے ان کے معنی کو انشاء کے طریقے سے مراد یہ جانے گو یا کہ نمازی تہیۃ خدادندی ادا کرتا ہے اور اس کے رسول پر سلام عرض کرتا ہے اسی طرح ادھیہ اللہ پر اور اپنے آپ پر سلام عرض کرتا ہے۔ اس سے مراد انبار نہ کیا جائے۔

: دیل نمبر ۱۸۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی "یا رسول اللہ کیف نضلی سبک یعنی فی  
"الصوة قول تقولون اللهم صلی علی محمد... الخ"

(جلاء ۱، فہم ۱، بن قیم ص ۱۶)

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ پر نماز میں  
کس طرح درود پڑھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اللهم صلی علی محمد... الخ۔

: دیکھ نمبر ۱۸۵

عدمہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "ای۔ یقصد اخبار والکافیۃ عما وقع فی المعراج منہ ﷺ ومن ربہ  
(رد المحتار ص ۳۵۸) سبحنہ ومن الملائکۃ نعیمہ اسلام"

یعنی اہمیت میں "اسلام علیک ایہا نبی" سے واقعہ معراج کی حکایت کا ارادہ نہیں کرنا چاہیے۔

{۵۲}

: دیکھ نمبر ۱۸۶

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "ان اللہ وداکتہ یصون علی انبی یا ایہا الذین امنوا صلو علیہ وسلموا تسبیحاً۔۔۔" اس  
آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو صلوٰۃ و سلام دونوں کا حکم فرمایا ہے۔ اس کی تعمیل میں امتی الصلوٰۃ و اسلام علیک یا  
رسول اللہ کہہ سکتا ہے۔ صلوٰۃ کے حکم سے الصلوٰۃ اور سلموا کے حکم سے اسلام اور علیہ کے حکم سے علیک یا رسول اللہ  
کہے گا۔ "الصلوٰۃ و اسلام علیک یا رسول اللہ" اس حکم کی تعمیل ہے۔ اگر اس آیت کریمہ کی تعمیل درود ابراہیمی سے ہو تو یہ  
تعمیل پوری نہ ہوگی کیونکہ درود ابراہیمی میں صلوٰۃ ہے مگر سلام نہیں ہے اور آیت میں دونوں کا حکم ہے۔ لہذا آیت کریمہ  
کی مکمل تعمیل "الصلوٰۃ و اسلام علیک یا رسول اللہ" کے ساتھ ہوگی۔ اور ربی بات درود ابراہیمی کی کہ آپ ﷺ نے ہمیں  
(راہ حق) تحنیم دی ہے تو یہ درود نماز کے ساتھ خاص ہے جسے تمام مسلمان پڑھتے ہیں۔  
(ص ۳)

: دیکھیں نمبر ۱۸۷

حضرت عبدالرحمن بن عوف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمایا "یا محمد! یصلی علیک احمد ارحم الراحمین علیہ الف ملک ومن صلت علیہ الملائکۃ کان من اصل الجنۃ" (درۃ النعمین ص ۲۷)

اے محبوب ﷺ آپ پر جو بھی ایک مرتبہ درود شریف پڑھے اس پر ہزار فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اور جس پر فرشتے درود شریف پڑھیں وہ جنتی ہے۔

: دیکھیں نمبر ۱۸۸

الوار کے دن جب آپ ﷺ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور پھر درود نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے

"اور عرض کی "الصلاة والسلام علیک یا رسول اللہ"

تذکرۃ الواعظین ص )

(۴۶۱)

{۵۳}

: دیکھیں نمبر ۱۸۹

یا عائشہ الاولیٰ ثم الاولیٰ من لم یرنی یوم القیامۃ " اے عائشہ رضی اللہ عنہا اس شخص پر ہرکت ہو جو " قیمت کے دن بھی مجھے نہ دیکھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے محبوب ﷺ وہ کون بدبخت ہوگا۔ آپ نے فرمایا جو بخیل ہوگا۔ پوچھا کہ بخیل کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا جو میرا نام مہارک سے اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔ (تذکرۃ الواعظین ص ۱۷۸)

: دیکھیں نمبر ۱۹۰



حضرت علی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ آپ ﷺ کے ساتھ سفر پر جا رہا تھا ایک جگہ پہاڑی سلسلہ آیا ابھی ہم زیادہ دور بھی نہیں گئے تھے کہ ایک آواز آئی "الصوتہ واسلام سیک یا رسول اللہ ، الصوتہ واسدم سیک یا حبیب اللہ" حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے چاروں طرف دیکھا آواز تو آ رہی ہے مگر کوئی نظر نہیں آ رہا۔ آواز دوبارہ آئی مگر نظر کوئی نہ آیا ، میں نے بارگاہ اقدس میں عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ اس پہاڑ میں کون آپ کا عاشق ہے جو محبت سے درود پڑھ رہا ہے آپ ﷺ نے فرمایا وہ پہاڑ نظر آ رہا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں : فرمایا اس کی چوٹی نظر آ رہی ہے تو میں نے عرض کیا جی ہاں ، فرمایا کہ اس چوٹی پر ایک پتھر ہے جو مجھ پر صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہے۔ (شفائثریف ، بارہ تقریریں ص ۱۸۰)

: دیکھ نمبر ۱۹۱

وَيَقُولُ قَدْ رَأَيْتُ رَأْسَ الصِّدِّيقِ أَيُّهَا "وَيَقُولُ السَّامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ ، السَّامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ "رَسُولِ اللَّهِ فِي الْغَارِ ، السَّامُ عَلَيْكَ يَا رَفِيقَةَ فِي السَّفَرِ ، السَّامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَلِيٍّ أَرَسَرَّ جَزَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ" (سراج الوہاج ہندیہ ، مراۃ ص ۴۴۹)

پھر ایک گزافہ صے پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کے سامنے ہو جائے اور مذکورہ الفاظ سے سلام عرض کرے۔

{۵۴}

: دیکھ نمبر ۱۹۲

ثم يرجع قدر نصف ذراع فيقول اسلام عليك يا ضحی رسول الله ﷺ ورفیقہ وزیرہ و مشیرہ و امیرہ و مدینہ لہ " (سراج الوہاج ، ہندیہ ص ۲۸۵) علی القیام فی الدین والقیامین جدہ المصلح المسلمین جنہما اللہ تعالیٰ احسن الجزاء " پھر نصف گز کے فاصلے سے واپس ہو کر مذکورہ الفاظ سے عرض کرے۔

: دیل نمبر ۱۹۳

مولانا شیخ القرآن والحديث عبدالعزیز دیوبندی شومڑی سواتی لکھتے ہیں کہ بعض دشمنان اسلام

یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ جیسے ندائیہ الفاظ سے اور زیہ رست قبور سے لوگوں کو منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ غیر اللہ کو نداء کرنہ (پکارنہ) نہ جائز ہے۔ حالانکہ احادیث سے ثابت ہے کہ غائب کو نداء کرنہ (پکارنہ) جائز ہے۔

الرسائل المستفی المسائل المستفی ص ۵۷ )

: دیل نمبر ۱۹۴

ان جسده اشرف ر مخلوقہ لہن در مکان در عرش در کرسی در قلم در بر در بحر در سحر در وع در " (جواہر البحر ص ۴۸۳) برزخ در قبر

پیکل آپ ﷺ کے جسم مبارک سے نہ کوئی لہ نہ خلی ہے نہ مکان ، نہ عرش ، نہ کرسی ، نہ قلم ، نہ جنگل ، نہ دریا ، نہ گرم زمین ، نہ سخت زمین نہ برزخ نہ قبر۔

: دیل نمبر ۱۹۵

اشفی اولی با مؤمنین من انفسہم (آیہ) " (تخذیر اناس ص ۱۴ ، عقائد اہلسنت ص ۹۶) "

جینی آپ ﷺ مومنوں سے اکی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

: دیل نمبر ۱۹۶

حضرت مولوی حمد اللہ جان دیوبندی لکھتے ہیں۔ "یقصد باقندہ التفسیر معانی مرادہ لہ علی

{۵۵}

وجہ انشاء کا یہ بھی اللہ تعالیٰ ویسلم علی نبیہ ﷺ وعلیٰ نفسہ "

(البصائر ص ۱۰۵ ، مرقا ص ۱۷۰ ، ہندیہ ص ۹۸ ، اثبات اعراض ص ۶۵ )

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام عظیم الرضوان اور تمام امت کے لوگوں نے نداء کی ہے سدا یہ کفر اور شرک نہیں ہے اگر کوئی دور سے پکارنے کو کفر و شرک کہتا ہے تو وہ خود اپنے آپ کو کافر بناتا ہے۔

: دیکھ نمبر ۱۹۷

حضرت عدہ پیر طریقت شیعہ ہدایت شیخ گل صاحب لنڈی کوتل رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "الصوتۃ

والتسام علیک یا رسول اللہ" درود شریف ہے۔ اور اذان سے پہلے اور بعد میں درود شریف پڑھنے کا بہت ثواب ہے یہ بات (اشح ابین ص ۱۴۰) کتب و سنت اور اقوال عہد اہلسنت سے واضح ہے۔

: دیکھ نمبر ۱۹۸

آپ ﷺ نے صحابہ کرام عظیم الرضوان کو اس طرح ندائیہ کلمات کی تعلیم دی ہے۔ "التسام علیک ایھا نبی۔۔۔ الخ" اس غرض سے کہ یہ نداء قیامت تک ہوگی اور وقت زمین کے اوپر اور اندر دونوں کو شامل ہے تو اس سے نداء بعد الوفا ثابت ہوگی اس پر صحابہ کرام عظیم رضوان ، تابعین اور آئمہ اربعہ اور تمام امت نے عمل کیا ہے۔

(اثبات اعراض ص ۶۵ ، البصائر ص ۱۰۵)

: دیکھ نمبر ۱۹۹

قولہ تعالیٰ حکایت عن شعیب علیہ السلام " قال الملاء الذین کفروا من قومہ لئن اتبعتم شعیباً لکم اذا فاسدون فی خدقتم الرجیزۃ فاصحوا فی دارہم جاہلین " ای ہارکین علی الרכب متین (الی قولہ) وقال ی قوم لقد ارسینکم رسالت ربی ونصحت لکم کلین اسی علی قوم کافرین۔ (اریۃ)

اللہ تعالیٰ نے شعیب علیہ السلام کا قصہ یوں سنایا کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے کافر سردار بولے کہ اگر تم شعیب علیہ السلام کے تابع ہوئے تو تم ضرور نقصان میں رہو گے تو انہیں دزلے نے آیا تو صبح اپنے

{۵۶}

لپٹے گھروں میں اوندھے منہ پڑے رہ گئے۔ شعیب علیہ اسلام کو جھٹلانے والے گویا ان

گھروں میں کبھی رہے ہی نہ تھے۔ شعیب علیہ اسلام کو جھٹلانے والے ہی تہی میں پڑے تو شعیب علیہ اسلام نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا اے میری قوم میں تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچنا اور تمہارے بھلے کو نصیحت کی تو کیونکر کافروں کا (سورۃ اعراف آیت ۹۰-۹۳ پارہ نمبر ۹) غم کروں۔

: دیل نمبر ۲۰۰

دیوبندی مسلک کے ممتاز عالم مولوی محمد امجد صاحب لکھتے ہیں "یستحب ان یقاتل عند سماع اذون من الشہدۃ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ ، وعند الثانیۃ قرۃ یعنی یک یا رسول اللہ " مستحب ہے کہ اذان میں پہلی مرتبہ اشہد ان محمدًا رسول اللہ ﷺ پر صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ اور دوسری شہادت کے وقت قرۃ یعنی یک یا رسول اللہ کہے۔ (البصائر ص ۱۰۰)

: دیل نمبر ۲۰۱

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال اذا اصاب احدکم جرحۃ ہر ض فلدۃ فلین دی وایسوا یہ عہد اللہ یر حکم اللہ " حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی کسی جنگل میں گرفتار ہو جائے تو یوں آواز دے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں تم پر اللہ کی رحمت ہو میری مدد کرو۔

تفسیر کبیر ص ۱۶۳ ، البصائر ص ۵۱ ، اثبات اعراض ص ۶۵ ، فدائے محمد ص ۱۵۲ ، ضیاء الصدور ص ( ۱۷ ، جہاد الحق ص ۱۹۸ ، سماع البعید ص ۱۰۹ ، روح البین ص ۱۱۷ ، ۲۱ ، الحج البینات ص ۹ ، حسن حصین مع شرح خزینۃ الزاكرین ص ۱۸۱ + ص ۱۸۲ ، کتاب اربکاہ ص ۲۰۱ ، الرسائل الستہ فی المسائل الستہ ص ۵۶ ، تنبیہ الضمیر ص ۳۹ ، حبیب البین ص ۵۵ ، المسائل المنتخبہ ص ۲۳ ، فتیۃ الوصایہ ص ۷۰ ، مہینس منظرہ ص ۶۶ )

: دیل نمبر ۲۰۲

یا داؤد انا جعلتک خلیفۃ فی الارض (ایہ)

اے داؤد (علیہ السلام) ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ بنادیا۔

{۵۷}

: دیل نمبر ۲۰۳

یا عیسیٰ ابن مریم اذکر نعمتی (ایہ)

اے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام میرے احسانات کو یاد کرو۔

: دیل نمبر ۲۰۴

یا زکریا انا نبشک (ایہ)

اے زکریا (علیہ السلام) ہم آپ کو خوشخبری سناتے ہیں۔

: دیل نمبر ۲۰۵

یا یحییٰ خذ الکتاب (ایہ)

اے یحییٰ (علیہ السلام) کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

: دیل نمبر ۲۰۶

یا ایہا المرسل (ایہ)

اے کبل میں چٹے والے۔

: دیل نمبر ۲۰۷

یا ایھ لہڈر (اریتہ)

اے ہارپش اوڑھنے والے۔

: دیل نمبر ۲۰۸

یا نساء انہی لسنن کا حد من انشاء (اریتہ)

اے نبی کریم (ﷺ) کی ازواج مطہرات آپ دیگر عورتوں کی طرح نہیں ہیں۔

: دیل نمبر ۲۰۹

یا نساء انہی من یت منکن (اریتہ)

{۵۸}

(برکات میدد شریف و سلام و قیام) نہیں ہوتے تو ان کو مشرک کہنا خود مشرک ہونا ہے۔

: دیل نمبر ۲۱۳

یا ایہ انہی ان ارسلنک شہدا (اریتہ)

اے نبی غیب کی خبر دینے والے ہم نے آپکو گواہ بنا کر بھیجا۔

: دیل نمبر ۲۱۴

وَمَلِكٌ لِّمَنْ تَعْلَمُ مَنْ خَيْرٌ اِدِينٍ وَاَرْخَرٍ وَاَكَاثِرٌ وَاَكَاثِرٌ قَبْلَ ذٰلِكَ مَنْ فَضَّلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يٰ مُحَمَّدُ مَنْ " (ابن جریر ص ۱۶۳ ج ۵) خُفْلَقْ "

یہ رسول اللہ، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولین و آخرین کا علم دیا ہے چنکا آپ کو علم نہ تھا اور آپ کے پیدا ہونے کے بعد آپ کو قتل اور بعد میں ہونے والے تمام اشیاء کا علم عطا فرمایا اور یہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔

: دیکھیں نمبر ۲۱۵

مشہور فقیہ عبدالرحمن بن الشیخ محمد بن سلیمان الحنفی المعروف ہدایہ اکتدی لکھتے ہیں۔ "وَقَوْلُ اسَامِ عَلِيكَ يٰ (مجمع المنہر ص ۳۱۳ رسول اللہ اسلمک الشفاعۃ الکبریٰ والوسل یک الی اللہ تعالیٰ فی ان اموت مسلما علی ملک وسمتک۔" ج ۱، بحوالہ تسکین الصدور ص ۳۶۱)

یہ رسول اللہ آپ پر سلامتی ہو میں آپ کی شفاعت کا سوال کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت میں آپ کو وسیلہ بناتا ہوں کہ میں آپ کی ملت اور سنت پر مسلمان ہو کر مروں۔

: دیکھیں نمبر ۲۱۶

عمرہ سید احمد طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ "الشفاعۃ" کی تشریح فرماتے ہیں "ای نطب منک الشفاعۃ یہ رسول اللہ" یہ (طحطاوی ص ۴۰۶) رسول اللہ ہم آپ سے شفاعت کی التجا کرتے ہیں۔

: دیکھیں نمبر ۲۱۷

وہبہ سلام من اوصاہ فیقول اسام علیک یہ رسول اللہ من فدت بن فدت "

{۲۰}

یشتع یک الی ربک فی شفع لہ وجمع المسلمین۔ الخ "

(عالمگیری ص ۲۸۲ ج ۱)

جو شخص کسی کو آپ ﷺ پر سلام کرنے کی وصیت کرے تو وہ بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر یوں سلام عرض کرے کہ یہ رسول اللہ فدن ابن فدن آپ کی خدمت سلام پیش کرتے ہیں اور آپ کو بارگاہِ خداوندی میں وسیلہ بناتے ہیں ان کی اور تمام مسلمانوں کی شفاعت فرمائیے۔

: دیل نمبر ۲۱۸

خاتمِ امجد شین برکتہ المصطفیٰ فی الہند حضرت مورن عہدالحق محرت دصوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں "صلی اللہ علیک یا رسول اللہ ، وسم علیک یا حبیب اللہ" (تکبیر الحسنات ص ۷)

: دیل نمبر ۲۱۹

واخرج ابو یعلیٰ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ ینزل عن عیسیٰ بن مریم "ثم لنن قام علی قبری قتال یا محمد ر حبیبہ" (المدارج السنیۃ ص ۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا فرمایا کہ قسم اس ذات (خداوندی) کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ، وہ عیسیٰ بن مریم کو نازل فرمایا کہ جو میری قبر شریف پر کھڑے ہو کر یہ محمد (ﷺ) کہیں گے تو میں ضرور جواب دوں گا۔

: دیل نمبر ۲۲۰

والیضا قتال رئیس ابن النین مولوی اشرف علی تھانوی۔

انت فی اخطار معتمدی : یا شفیع العباد خذ بیدی (نشر الطیب ص ۱۹۳)



اے بندوں کی شفاعت کرنے والے میری دستگیری فرمائیے کیونکہ آپ پر میرا اعتماد و بھروسہ ہے۔

{ ۶۱ }

: دلیل نمبر ۲۲۱

یا اہا! استغفرن ذنوبنا ان کننا خطیئین۔ (سورہ یوسف)

اے ہمارے اہ جان ہمارے گناہوں کی بخشش فرمائیے پیٹک ہم خطاکار تھے۔

: دلیل نمبر ۲۲۲

قوله تعالیٰ حکایہ عن صالح علیہ السلام وقالوا یا صالح اننا بمرآة ان کنت من المرسلین فاعذهم الرجیع صبحوا فی دارهم جائمین (ہر کین علی الکرک میتین) فتولی (اعرض صالح) عنهم وقال ی قوم لقد ارجعکم رسالتی ربی ونصحت لکم ولکن ر تحبون ان صحن (ای بعد ان حاکوا وہ تو اکما خطب انبی الکفار من قتلی ہر حین القوانی القیب قتال عمر رضی اللہ عنہ ی رسول اللہ کیف تکلم اتواہا قد حیو افتال . انتم

ہا سمع لما قول منضم وکن ر یحییون (جلا مین وصادی)

یعنی یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مردوں کو آواز دینا (پکارنا) جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کا قصہ یوں بیان فرمایا ہے۔

بولے اے صالح ہم پر لے آؤ جس کا تم وعدہ کر رہے ہو اگر تم رسول ہو تو انھیں زلزلے نے آلیا تو صبح " اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے رہ گئے۔ تو صالح علیہ السلام نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا اے میری قوم! پیٹک میں نے تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچادی اور تمہارا بھلا چاہا مگر تم خیر خواہوں کے غرض (پہنہ کرنے والے) ہی نہیں۔ (کنز الیمان) یہ ہاتھیں اور ندام اور حضرت صالح علیہ السلام نے قوم کی ہرکت اور موت کے بعد کی ہیں جیسے کہ آپ ﷺ نے ان کفار کو خطب فرمایا تھا جو میدان ہریر میں قتل کئے گئے تھے اور پھر کتبوں میں چھپک دیئے گئے تھے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ رسول اللہ آپ ان لوگوں سے باتیں کرت ہیں جو مر گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے

فرمایا کہ تم لوگ ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو کیونکہ یہ لوگ جواب نہیں دے سکتے جتنی یہ ہے کہ ایسا جواب نہیں دیتے جو تم نہیں سنئے۔

{۶۲}

: دیل نمبر ۲۲۳

مسئلہ اہل سنت میں عقیدت سے یہ شیخ عبدالقادر جیلانی اور اسی طرح دیگر ادیباء مثلاً پیر ہا ، داتا گنج بخش ، شاہ مسنگاں وغیرہم کو نداء کرنا (پکارنا) جائز ہے اور جو شخص ان الفاظ کے قائلین کو مشرک ، کافر یا مرتد و معون کہتا ہے (الحق البین) وہ خود معون ، وکافر ہے۔

وہابیوں کے اہم ابنِ قیم نے بھی یہ حدیث بطور استدلال نقل کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ مردے سنتے ہیں جب عام مردوں کا سننا ثابت ہیں تو رسول اللہ ﷺ کی سماعت بدرجہ اولیٰ ثابت ہے۔

: دیل نمبر ۲۲۴

مولوی محمد امجد جان دیوبندی صاحب جب حج کیلئے تشریف لے گئے تو اہم الخوارج فی ذلہ مولوی محمد طاہر پنجپوری بھی گیا اور کہہ میں ان سے منظرہ کیا اور بیچ پیری کو مدامت کر کے شرمندہ کیا۔ دورانِ منظرہ مورنہ سید جلال الدین نے مفتی مکہ مکرمہ سے پوچھا کہ الصلوٰۃ واسلام علیک یا رسول اللہ دربار نبوی سے ہر

( دور ) پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟ مفتی مکہ مکرمہ نے کہا کہ میں یہاں بھی الصلوٰۃ واسلام علیک یا رسول اللہ پڑھتا ہوں یعنی (دعوت التوحید والسنۃ ص ۴) مکہ مکرمہ میں اور یہ میرے نزدیک جائز ہے۔

: دیل نمبر ۲۲۵

دیوان قاضی بیدل میں اس طرح نداء کی گئی ہے۔

یا اہم الصغیر المستغث : یہ شفیع المذنبین المستغث

(دیوان، قاضی بیدل ص ۲۶)

: دیل نمبر ۲۲۶

شیخ القرآن والحديث حافظ کفایت اللہ دیوبندی لکھتے ہیں۔ اگر کوئی شخص بصورِ وحیفہ یہ وحیفہ پڑھے "یہ شیخ عبدالقادر جیلانی شیخ اللہ اقصی حاجتی ہڈن اللہ وحرمة محمد بن عبداللہ"

(الذخائر حل البصائر ص ۲۱)

{۶۳}

اور یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ انھیں یہ آواز سنا دے گا بصور کرامت تو یہ فعل جائز ہے۔ اور شیخ مصدر ہے شوی یسوی شیخ سے مطب یہ ہوا کہ محبت الہی میں بھٹن ہوا۔

: دیل نمبر ۲۲۷

مورنہ موصوف لکھتے ہیں کہ "یہ دافع الہلک والوہم" کہنا جائز ہے۔ اس میں آپ ﷺ کی طرف نسبت مجوزاً ہوئی ہے۔

(الذخائر حل البصائر ص ۲۱)

: دیل نمبر ۲۲۸

مورنہ موصوف لکھتے ہیں جب کوئی شخص درود شریف "الضوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھے تو آپ ﷺ خود بصورِ خرقہ عادت اپنے کان مہرک سے سنتے ہیں۔

: دیل نمبر ۲۲۹

دارالعلوم حقایق کے مفتی و شیخ الحدیث مفتی محمد فرید سے پوچھا گیا "یا محمد و یا رسول اللہ" کہنا جائز ہے یا نہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ یہ محمد لکھن اور پڑھن جائز ہے اسکی حفاظت کرنے والے سلفی اور وصابی ہیں (فتویٰ ہمارے پاس موجود ہے)

: دہیل نمبر ۲۳۰

حضرت عدمہ حافظ کفایت اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ ایک اعرابی آپ ﷺ کی وفات کے بعد روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے اور اپنے سر پر خاک پاک ڈالی اور کہا کہ یہ رسول اللہ جو قرآن پاک آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت کریمہ بھی ہے "ولو انهم اذ ظلموا لنفسهم لانسحقوا" میں حاضر ہوا ہوں میرے بے دعا فرمائیے تو قبر انور سے آواز آئی کہ تمہاری بخشش ہو گئی ہے۔

تفسیر ابن کثیر ص ۵۲۰ ج ۱، الذخیر ص ۵، تسکین الصدور (ص ۳۵۲)

: دہیل نمبر ۲۳۱

شہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ بعض لوگ طریقت کے مقصد کے حصول کیلئے فتنہ کرتے ہیں {۶۴}

اس میں گیا رہ مرتبہ "یا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ" پڑھتے ہیں۔ (حوالہ افہام حق ص ۵۲، میں ظاہر شہ مدین سوات)

: دہیل نمبر ۲۳۲

خطیب پاکستان مولانا محمد شفیع اذکار دی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "الصورة والاسم عليك يا رسول الله" پڑھنا پینک (راہ حق ص ۲) جائز ہے اس کو شرک کہنا جہت اور سگرائی ہے۔

: دہیل نمبر ۲۳۳

مورن قاضی حبیب الحق پر مولوی دیوبندی لکھتے ہیں انبیاء و اولیاء کو نداء کرنے بطریقہ توسل جائز ہے۔

المسئل المنتخبہ ص ۳۳

)

: دیل نمبر ۲۳۴

احمد اللہ اہل سنت و جماعت "الصوۃ واسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھتے ہیں جو کثرتِ کریمہ کی تعمیل ہے۔

(راہِ حق ص ۶)

: دیل نمبر ۲۳۵

مورن شمس الحق افغانی جامعہ اسلامیہ بھدلوپور لکھتے ہیں یا رسول اللہ شوق و محبت سے پڑھنا جائز ہے اور جب کوئی شخص تشہد میں پیٹھے تو اپنے دل میں آپ ﷺ کو حاضر کر کے اسلام علیک ایہ انبی کہے۔

(صحیح مسک ص ۱۶، امداد الفتاویٰ ص ۳۸۳ ج ۵)

: دیل نمبر ۲۳۶

حضرت مورن حافظ کفایت اللہ صاحب لکھتے ہیں "ان قلت وایہ احد کم فیصلی رکعتیں والیراء فاتحۃ الکتاب لقیل یا سیدی احمد بن عوان ان لم ترد علی ضاتی منزعتک من دیوان ادیباء وھذا مجرب" اس میں میت سے توسل کرنے (شرعی ص ۳۳۴ ج ۳، اور اسے نداء کرنے) پکارنا ثابت ہے۔

الذخیر ص ۷)

{۶۵}

: دیل نمبر ۲۳۷

آپ ﷺ کے دربار گھر بار میں آپ ﷺ پر درود شریف "الصوۃ واسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھا جائے جس میں آیتِ کریمہ کی تعمیل ہے۔ جو لوگ مذکورہ درود شریف کو شرک کہتے ہیں ان سے پوچھنا چاہیے کہ آیا یہ لوگ

صبح و شام در ہد نبوی میں شرک کرتے ہیں بلکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہاں شرک نہیں ہے مگر یہاں شرک ہے۔ چونکہ یہ لوگ ہر کارِ خیر کو شرک کہتے ہیں اس لیے اگر درود شریف کو بھی شرک کہیں تو کوئی تعجب نہیں۔

(راہِ حق ص ۷)

: دیکھیں نمبر ۲۳۸

اشفع رمتی حتی ینادی ربی رضیت یا محمدؐ فاقول ای رب رضیت" (فیصلہ حق و باطل) آپ ﷺ نے فرمایا کہ "میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب مجھ سے فرمایا کہ

یا محمد ﷺ کیا آپ راضی ہو گئے ہیں میں عرض کروں گا کہ اے میرے رب میں راضی ہو گیا۔

: دیکھیں نمبر ۲۳۹

"یا محمد ارفع رأسک وقل تسبیح وقل تسبیح وقل تسبیح فاقول یا رب امتی امتی"

(مکتوٰۃ شریف ص ۳۸۸)

)

روزِ قیمت اللہ تعالیٰ آپ ﷺ سے فرمایا کہ مراٹھائیے اور فرمائیے سنا جائیگا، لگے عطا کیے جائیگا۔ شفاعت فرمائیے قبول ہوگی، میں عرض کروں گا کہ یا اللہ میری امت کو معاف فرما۔

: دیکھیں نمبر ۲۴۰

مورنہ عبدالجبار دیوبندی لکھتے ہیں انبیاء کرام صلیم اسلام کو آواز دینا جائز ہے۔ اگر کوئی کہے "یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ، یا رحمۃ العلمین، یا محمد ﷺ یا احمد، یا عیسیٰ، یا موسیٰ، یا داؤد، یا زکریا، یا ایہا نبی، یا ایہا الرسول، یا ایہا المرسل" (سنن الہدی ص ۵)

{۲۲}



اے میرے والد محترم آپ نے رب کی دعوت قبول فرمائی۔ اے میرے ابا جان جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے۔

{۶۷}

: دیل نمبر ۲۳۶

حضرت مولانا نوران شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ "یا رسول اللہ میں آپ پر قرہن ہو جانوں، آپ کے وسیع سے دنیا روشن ہوئی آپ کی مثل کوئی نہیں، میں اپنا سرواں آپ پر قرہن کر دوں گا۔ الخ"

(کیسے صدقت ص ۵)

: دیل نمبر ۲۳۷

آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا "یا محمد ارسنی اللہ ایک نگریمہ لک و شریف لک خاصہ لک"

(بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ ص ۵۳۹)

اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں آپ کی تعظیم و تکریم کیلئے بھیج دیا ہے۔

: دیل نمبر ۲۳۸

"یا محمد من ادرك احد والديه فلم يدخره الجنة فاحمد اللہ ثم احمدہ"

(جلاء ارفہم ص ۶۵)

اے محبوب ﷺ جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پیا اور انکی خدمت کی وجہ سے جنت میں داخل نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو اپنی رحمت سے دور فرمائے۔

: دیل نمبر ۲۳۹



احادیث اور فقہ کی کتابیں ثابت کرتی ہیں کہ ہمیشہ کہیں یہ رسول اللہ کہن مستحب اور باعث برکت ہے۔

(تکوالہ ندائے یہ محمد مفتی عدم سرور سیفی ص ۵۴، روح البین ص ۲۲۸ ج ۷)

: دیل نمبر ۲۵۰

یہ محمد ان ربک یقرأ علیک اسلام... (الخ)۔

(ارتحاف السنیہ ص ۴۴) اے محبوب ﷺ پیچک اللہ تعالیٰ آپ پر سلام بھیجتا ہے۔

{۲۸}

: دیل نمبر ۲۵۱

"کھم یطوبن رضی وانا اطوب رضاءک یہ محمد"

(تخیں ایمان ص ۲۰)

سب لوگ میری رضا طلب کرتے ہیں اور میں آپ کی رضا چاہتا ہوں۔

: دیل نمبر ۲۵۲

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میں نے انبیاء علیہم السلام سے ملاقات کی "فانت الصوة فاستقم  
فقد فرغت من الصوة قال لی قائل یہ محمد هذا ملک خازن النار فسلم علیہ فالتقت الیہ فبدائی بالتلام" (مشکوٰۃ ص ۵۳۰)

نماز کا وقت آیا تو میں نے انبیاء کی اہمیت کی جب میں نماز سے فارغ ہوا تو یقینی آواز آئی کہ یہ محمد یہ دوزخ  
کا نگران فرشتہ ملک ہے سلام کیجئے جب میں نے انکی طرف دیکھا تو اس نے مجھ پر سلام کرنے میں پہل کی۔

: دیل نمبر ۲۵۳

میں مسلمان بھی نہیں سے اہل کرت ہوں کہ دھانی، بیج پیری، مودودی، تہذیبی کے چکر میں نہ آئیں بلکہ ذوق و شوق سے رشتوں وار درود شریف "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ" پڑھیں۔  
(راہِ حق ص ۲۶)

: دہیل نمبر ۲۵۴

"یا محمد من امن لی ولم یؤمن بالقدر خیرہ دشرہ لیسیتس رہا غیری"

(ار تحافات السنیۃ ص ۲۲)

اے محبوب ﷺ جو مجھ پر ایمان لائے اور تقدیر خیر و شر پر ایمان نہ لائے تو وہ اپنے لیے، میرے عدوہ دوسرے خدا کو تلاش کرے۔

{۶۹}

: دہیل نمبر ۲۵۵

حضرت مورہ محمد اللہ جان دیوبندی لکھتے ہیں۔ یہ رسول اللہ اور یہ محمد ﷺ بطور استعانت جائز ہے۔

(البصائر ص ۱۴۹)

: دہیل نمبر ۲۵۶

مولوی فقیر محمد عباس ڈوہری دیوبندی لکھتے ہیں۔ ہر مصیبت اور آفت سے بچنے اور سلامتی کیلئے "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" بہترین وظیفہ ہے۔ خواہ وہ مصیبت بمباری یا توپوں کی گولیوں کیوں نہ ہو۔ کیونکہ جو آپ ﷺ پر درود

شریف پڑھتے ہے تو آپ بھی اس پر ضرور پڑھتے ہیں تو جس کیلئے آپ ﷺ سلامتی کی دعاء فرماتے ہیں تو وہ یقیناً سلامت رہے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی دعا رد نہیں فرماتا۔

(دم درہم ص ۶۸)

: دیل نمبر ۲۵۷

یہ محمد، یہ رسول اللہ ﷺ کا خرو گان مسجد دس میں یہ گھروں میں ادب سے تو یہ جائز اور باعث برکت ہے۔  
(میزائل ص ۱، اقتدار احمد خان شیخ الحدیث)

: دیل نمبر ۲۵۸

(مشکوٰۃ شریف و صحیحین) یہ محمد اخبرنی عن اسلام "

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی یہ محمد ﷺ مجھے اسلام کے بارے میں خبر دیجیئے۔

: دیل نمبر ۲۵۹

جو شخص "الصلوة واسلام علیک یہ رسول اللہ" اس نیت سے پڑھے کہ فرشتے ہارگا نبوی میں پیش کریں گے تو اس طرح اس درود شریف کو ناجائز نہیں کہا جاسکتا۔

(اختلاف امت و صراط مستقیم ص ۴۶، مورن لدھیانوی)

{۷۰}

: دیل نمبر ۲۶۰

حضرت ملک الموت عزرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کی روح قبض کرنے کیلئے جب تشریف لے تو عرض کیا کہ "یا محمد ان اللہ ارستنی ایک"

(تہذیبی بحوالہ مشکوٰۃ ص ۵۸۹)

: دیل نمبر ۲۶۱

امی حضرت شاہ احمد رضا خان فی ظل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

پریش نم پریش نم یا رسول اللہ : بکار خویش حیرانم افشانی یا رسول اللہ

: توکی خود ساز دسانم افشانی یا رسول اللہ ندارم جز تو بجائے ندانم جز تو دوائے

بحوالہ افشانی یا رسول اللہ ص ۲۲، محمد مشاء تپاش

(قصوری)

: دیل نمبر ۲۶۲

مور: موصوف لکھتے ہیں۔

افشانی یا رسول اللہ : حبیب یا رسول اللہ

بڑاکی یا رسول اللہ : خدا کے بعد ہے تیری

سلامی یا رسول اللہ : فرشتے تجھ کو دیتے ہیں

خدا کی یا رسول اللہ : شاء خواہ ہوئی ساری

مدد کی یا رسول اللہ : مصیبت میں ضرورت ہے

(افشانی یا رسول اللہ ص ۱۳۰)

: دیل نمبر ۲۶۳

امام واقفی (م ۲۰۷ھ) لکھتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب مسلمانوں کا روم کے عیسائیوں سے مقابلہ ہوا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس جہد میں پیش پیش تھے ان کا نعرہ

{۱}

(فتوح اشام ص ۱۴۱) یا محمد اہ تھا۔

کا خالد اہمنا فی حمۃ و نحن من وراء وکان شعارنا یا محمد یا منصور امک امک"  
(فتوح اشام ص ۱۴۱)

: دیل نمبر ۲۶۳

وسعت رزق کیلئے امام شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمت اللہ علیہ نے وظیفہ بتایا کہ جو کہے "یا رسول اللہ یا نبی اللہ اشنی و امدونی فی قضاء حاجتی یا قاضی الحاجات" تو اللہ تعالیٰ اسکی مشکلات آسان فرمادے گا۔  
(شع شہباز رضا حصہ دوم)

: دیل نمبر ۲۶۵

مورن نورالدین دیوبندی لکھتے ہیں کہ انبیاء و اوصیاء کو پکارنا جائز اور اس پر تفصیلی بحث کی ہے۔  
(نورالوسیلہ ص ۳۲)

: دیل نمبر ۲۶۶

حضرت مفتی اقتدار احمد خان نے لکھا ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک جس طرح یا اللہ لکھنا، پڑھنا جائز ہے اسی طرح یا محمد ﷺ بھی جائز ہے۔

: دیل نمبر ۲۶۷

حضرت عبید اللہ بن ابراح رضی اللہ عنہ نے قنسر کو فتح کرنے کیلئے حضرت کعب بن ضمہ رضی اللہ کو بھیجے۔ راستے میں دشمن کے ۵۰۰۰ کے لشکر سے آمنہ سامن ہوا جنگ کے دوران ہی دشمنوں کا ۵۰۰۰ کا لشکر مزید امداد کیلئے پہنچ گیا۔ مسلمان مصیبت میں پھنس گئے۔ انتہا کی بے قراری کی حالت میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یا محمد! یا محمد! یا لفرائد انزل یا معشر المسلمین اجتوا انما می السحتہ وانتم "

(فتوح اشم ص ۲۹۸) ارعون "

یا محمد! یا رسول اللہ ﷺ اے اللہ کی مدد نازل ہو۔ اے مسلمانوں! ثابت قدم رہو تھوڑی دیر مصیبت ہے

{۷۲}

پھر غیب ہمارا ہے۔

: دیتل نمبر ۲۶۸

مورنہ محمد شفیع ادکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ "نعرہ رسالت یا رسول اللہ" کہنا جائز ہے۔ قرآن وحدیث سے جائز ہے۔ "قل ایھا الناس انی رسول اللہ اکلم جمیعاً" اے محبوب فرہیئے کہ لوگوں میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اس آیت کریمہ پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے تمام انسانوں کو "یا" سے خطاب کیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کے مخاطب کون ہیں؟ آیہ مکہ کے لوگ تھے جو آپ کے سامنے تھے۔ اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر یہ کہنا ہوگا کہ آپ کو صرف ان ہی لوگوں کیلئے رسول بنا یا گیا۔ اور یہ حکم "ا منوا باللہ ورسولہ۔۔۔ الخ"۔ یہ بھی صرف انہیں لوگوں کیلئے ماننا پڑے گا۔ مگر بات یہ نہیں ہے بلکہ یہ خطاب تمام بنی نوع انسان سے ہے جو قیمت تک آنے والے ہیں۔ کیونکہ خطاب عام ہے اور غلط (جمیعاً) اس پر قرینہ ہے۔ جیسا کہ اس پر مفسرین کرام کا اتفاق ہے۔ سزا معلوم ہوا کہ آپ (راو حق) ﷺ نے تمام بنی نوع انسان کو "یا" سے خطاب کیا۔

(ص ۲۸)

: دیتل نمبر ۲۶۹

مولانا محمد یوسف لدھیانوی لکھتے ہیں "اگر کوئی شخص عشق و محبت کی وجہ سے 'یا رسول اللہ' کہے تو جائز ہے۔

(اختلاف امت اور صراط مستقیم ص ۳۵)

(

: دیل نمبر ۲۷۰

غیر مقدمین کے پیشوا مولوی وحید الزماں لکھتے ہیں۔ "اتقواہ العامہ یا رسول اللہ آو یا علی اوی غوث الاندلس  
فحم بشر سم کیف وقد نادی رسول اللہ ﷺ قتلی بدر یا فلان ابن فلان وفلان بن فلان"  
(ہدیۃ المہدی ص ۲۴)

عام لوگ جو یا رسول اللہ، یا علی، یا غوث کے نعرے گاتے ہیں م صرف ان کے اس کہنے کی وجہ سے  
انھیں مشرک نہیں کہتے اور کیسے مشرک کہیں گے کہ خود آپ ﷺ نے متقواہ بدر (نظار) کو یا فلان بن فلان سے  
{۷۳}

خطب فرمایا تھا۔ اور عثمان بن حنیف رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں "یا محمد" کا لفظ بھی آیا ہے اور اس حدیث کو بیہقی اور  
جزری نے صحیح کہا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ دوسری روایت میں "یا رسول اللہ" بھی آیا ہے  
(ہدیۃ المہدی ص ۲۴) اور یہ الفاظ یا عباد اللہ ائینوں کی حدیث میں آیا ہے۔

: دیل نمبر ۲۷۱

مولانا نور محمد بشیر لکھتے ہیں "یا رسول اللہ یا علی یا غوث" کے نعروں کو مشرک نہیں کہا جاسکتا جو انھیں  
(خطبات ص ۱۹۶)

: دیل نمبر ۲۷۲

مولانا حافظ نذیر احمد حافظ انوری لکھتے ہیں۔ "اثنی سیدی انظر بحلی یا رسول اللہ تقبلی و تردد سوالی یا رسول اللہ"  
(نحوۃ اثنی یا رسول اللہ ص ۸۴)

: دیکھیں نمبر ۲۷۳

حضرت مولانا فقیر اعظم ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

محبتی محبتی یا رسول اللہ : محبتی محبتی یا رسول اللہ

عیدک فی الرزا یا والمرضا مستغنیث یا رسول اللہ: طیبی طیبی مصعوبی یا رسول اللہ

( بحوالہ عشق یا رسول اللہ ص ۱۷۱ )

: دیکھیں نمبر ۲۷۴

حضرت مجدد اعظم قاسم بریلوی لکھتے ہیں۔

پریشان ہیں ہم مسلمانین عالم یا رسول اللہ : مدد کیجئے شہنشاہ معظم یا رسول اللہ

گرفتار بلا ہیں آج کل ہم یا رسول اللہ : خدا کی واسطے سن لیجئے صدقہ نواسوں کا

( عشق )

( یا رسول اللہ ص ۸۲ )

{ ۷۴ }

: دیکھیں نمبر ۲۷۵

حضرت امام ابو محمد صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ

: میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا

اللہم عیبک یا آخر : اللہم عیبک یا اور



السلام علیک یا باطن : السلام علیک یا ظاہر

سعادة الدارين ص ۲۳۵ ، بحوالہ نداء یہ محمد ص ۸۳

)

: دیل نمبر ۲۷۶

اذان سے پہلے اور بعد میں ہلند آواز میں درود شریف " الصوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ " جائز اور مستحب ہے۔

وضح ابیون فی تائید احسن ابیان ص ۱۲۵ ، مفتی سرحد ظاہر شاہ میاں مدین ( سوات )

: دیل نمبر ۲۷۷

مفتی غلام رسول دارالعلوم جماعتیہ لکھتے ہیں۔ اذان سے پہلے اور بعد میں بند آواز میں " الصوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ " دونوں طرح سے جائز ہے۔

( فتاویٰ جماعتیہ ص ۱۲۵ )

: دیل نمبر ۲۷۸

فقیرہ جمیل مورنا مفتی محمد رفیق صاحب لکھتے ہیں اذان سے پہلے اور اذان کے بعد بند آواز سے

الصوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ " کے جواز میں کوئی شک نہیں۔ اس کے پڑھنے میں ثواب اور نہ

پڑھنے میں عذاب نہیں لیکن اسکو ہرعت سنہ اور نہ جائز کہنا جاہلوں کا کام ہے۔

( انوارِ عرفان ص ۳۰ )

{۷۵}

: دیل نمبر ۲۷۹

حضرت شیخ الحدیث مورنہ فضل سبحان قدوری صاحب لکھتے ہیں کہ اذان سے پہلے اور اذان کے بعد میں " الصلوۃ واسلام علیک یا رسول اللہ " پڑھنا آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور علماء الاسنت سے ثابت ہے۔

(احسن ابین ص ۵۸ ، بحوالہ اوضح ابین ص ۱۴۰)

: دیل نمبر ۲۸۰

مفتی غلام سرور ایم اے اسلامک رے لکھتے ہیں۔ اذان سے پہلے یا بعد میں درود شریف پڑھنا مسنون اور مشروع (مسئلہ صلوۃ واسلام ص ۴) ہے۔

: دیل نمبر ۲۸۱

اور ای فتنیہ میں یہ درود شریف بھی ہے۔

الصلوۃ واسلام علیک یا رسول اللہ: الصلوۃ واسلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوۃ واسلام علیک یا رحمۃ الرحمن: الصلوۃ واسلام علیک یا شیخ المذنبین

الصلوۃ واسلام علیک یا سید المرسلین: الصلوۃ واسلام علیک یا امام المستنصرین

(بحوالہ راہ حق ص ۸)

: دیل نمبر ۲۸۲

مورنہ سیف الدین قندھاری دیوبندی لکھتے ہیں۔ وہابی بیخ گیری کافر ہیں کیونکہ یہ لوگ یہ رسول اللہ، یہ محمد کو شرک و کفر کہتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ نے بنفس نفیس اپنے لخت جگر کی وفات کے بعد یوں فرمایا "اے بھراؤں! یہ ابراہیمؑ لہجہ دونوں" آپ ﷺ کے عمل سے مردوں کو ندامت کرنا (پکارنا) ثابت ہوا تو اس کو شرک کی نسبت کرنا آپ ﷺ کی طرف نسبت شرک کرنا ہے۔ (خود ہاشم)

(کشف الاسرار ص ۸۶)

{۷۶}

: دلیل نمبر ۲۸۳

حضرت استاذ اعظم مورنہ ابو الضیاء محمد باقر ضیاء انوری فرماتے ہیں

سجلی نور جب فی قوادی یہ رسول اللہ : جب اصل ایمان الہادی یہ رسول اللہ

وہابی من الیٰہ بفضلک یہ رسول اللہ : مہدی خزیدی یوم التذویہ رسول اللہ

(بحوالہ انشائی یہ رسول اللہ ص ۱۸)

: دلیل نمبر ۲۸۴

حضرت استاذ اعظم عالم بے بدل سلطان المنظرین سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ یہ رسول اللہ سے انکار کرنا اصل میں معجزہ اور کرامت سے انکار کرنا ہے کیونکہ غائب کو ندامت کرنا (پکارنا) ثابت ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول سے ثابت ہے جب آپ جنبل ابی قیس پر چڑھے تو آواز دی "یہ معشر المسلمین ان ربکم بنی لکم بیتا وامرکم ان تصوموا فاجابوا" یہ اناس من اصحاب انہاء دارحرام اہمت فنن اجاہہ مرۃ حج مرۃ ومن اجاہہ عشر حج عشرًا

(روح البیان ص ۲۲۶ ج ۱) (انہار الکمال)

: دلیل نمبر ۲۸۵

مورنہ موصوف دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن ساریہ رضی اللہ عنہ کو  
(مشکوٰۃ ص ۵۴۶) آواز دی جو غائب تھے مثلاً "یا ساریہ الجبل"

: دیکھیں نمبر ۲۸۶

مورنہ جہاں رحمۃ اللہ علیہ آپ ﷺ کو یوں ندا فرماتے ہیں "یا نبی اللہ سلام علیک انما الفوز والفتح لک" (انہما ر الکمال ص ۶)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عدہ جہاں رحمۃ اللہ علیہ نے بھی غائب کو  
آواز دی۔ ان گمراہ، زندیق گروہ وہابی اور پنج پیری اور دوسرے حاضر کے دیوبندیوں کے نزدیک یہ حضرات بھی مشرک

{۷۷}

ہو گئے۔ (نحوذ ہا ملد من ذالک) بہر حال مذکورہ تمام درنکل سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا، ندا کرنا، یعنی انبیاء کرام،  
شہداء کرام اور اویہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پکارنا قرآن، حدیث، مذاہب اربعہ اور اجماع سے ثابت ہے اور ان  
کی مخالفت کفر ہے۔ ان درنکل کے وجود بھی اگر کوئی اس جائز فعل کو حرام نہ جائز کہتا ہے تو ان کے متعلق فقہاء کرام  
فرماتے ہیں "من حرم الحلال فقد وقع فی الضلال واستوجب العقوبۃ والکلال" (فتاویٰ خیر یہ ص ۱۸۳ ج ۲) جتنی جو  
حلال کو حرام کہے تو وہ گمراہ ہے اور عذاب کا مستحق ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک کے حبیل ہر مسلمان کو ان بے دینوں، خدچیوں، وہابی خبیثوں کے قول و فعل سے محفوظ رکھے  
اور مسک اہل سنت و جماعت پر قائم و دائم رکھے اور اسی پر ختم فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

از خادم ارسیدہ و احمد

فقیر احمد علی شاہ حنفی سیفی

فاضل دارالعلوم تھانیہ اکوڑہ تھک

: دہیل نمبر ۲۸۷

بعض علماء اس دور میں کہتے ہیں کہ یہ رسول اللہ کہنا شرک ہے۔ نحوذ ہائد من ذالک۔ آیہ قہستانی

یہ مصنف کنز العباد، دیلمی، الام طحطاوی اور مصنف روح البین اور جہاں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کیا یہ مشرک ہیں۔ نحوذ ہائد من ذالک۔ (شرح نورالایضاح مصنف مورخ محمد عبید اللہ اریوٹی القندھاری السلفی الخلیفی) (ص ۳۷۰ ج ۱) یہ حضرات مشرک نہیں ہیں۔ بلکہ منع کرنے والے خود مشرک اور اسلام کے دائرہ سے باہر ہیں

: دہیل نمبر ۲۸۸

قرآن پاک کے ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں اور قرآن پاک میں "یا فرعون" سات حروف پر مشتمل موجود ملتا ہے ان پر بھی ستر۰ نیکیاں ملتی ہیں۔ تو کیا یہ رسول اللہ کہنے پر کچھ بھی نیکیاں نہیں ملیں گی ضرور میری گی۔

(تحمیہ ارخوان مصنف مولوی عبدالحمیل دیوبندی سوانحی نوراللہ مرقدہ ص ۱۱)

{۷۸}

: دہیل نمبر ۲۸۹

شیخ عبدالحق محدث دہلوی بیان فرماتے ہیں۔ بعض عارفین نے بیان کیا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کو تشہد میں سلام اس وجہ سے عرض کیا جاتا ہے۔ کہ حقیقت محمدی نہ صرف یہ کہ تمام موجودات کے ذرہ ذرہ میں اور تمام حوادث کے ہر فرد میں مومن آپ کے مشاہدہ سے غافل نہ ہوں۔ تا کہ انوار قلب اور اسرار معرفت حاصل کر لیں۔ اے اللہ کے رسول آپ پر صلوة وسلام ہو۔

(محنت ص ۱۸۱ ج ۳، مضبوطہ رہور، شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

: دہیل نمبر ۲۹۰

مولوی ابن قیم جوزی اپنی کتاب جلاہ فہم میں لکھتے ہیں۔ کہ ابو بکر محمد بن عمر نے کہا کہ میں ابو بکر محمد کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک شبی آگئے تو ابو بکر بن محمد ان کے سنے کھڑے ہو گئے ان سے معاف کیا اور انکی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے کہا یہ سیدی تمام بخدا کے لوگ شبی کو دیوانہ کہتے ہیں اور آپ نے اس کی اس قدر تعظیم کی۔ انہوں نے کہا میں نے اس کے ساتھ وہی کیا ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کے ساتھ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے ایک دن خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی۔ شبی آئے تو رسول اللہ ﷺ اس کے سنے کھڑے ہو گئے اور اس کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ شبی کی اس قدر عزت افزائی کر رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا یہ شخص ہر نماز کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے۔ "لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ بعنتم حریص علیکم بالموثنین رؤف رحیم" (سورۃ توبہ)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس ایک عظیم رسول تشریف لائے ان پر تمہارا مشقت میں پڑنا سخت گراں ہے۔ وہ تمہاری بھلائی بہت چاہنے والے ہیں اور مومنوں پر نہایت رحیم اور بے حد مہربان ہیں۔ اس آیت کے بعد تین بار مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ اور کہتا ہے سنی اللہ علیک یا محمد۔ پھر جب میرے پاس شبی آئے تو میں نے ان سے پوچھا آپ نماز کے بعد کیا پڑھتے ہیں۔ تو انہوں نے اسی طرح بیان کیا۔

(ابن قیم جوزی جلاہ فہم ص ۲۵۸، تہذیبی نصاب)

{۷۹}

:ذیل نمبر ۲۹۱

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے معراج کی ایک حویل حدیث روایت کرتے ہیں۔ اس میں ہے "قتال ابجد یا محمد قتال لہیک وسعدیک قتال اللہ یریدل القول لدی کما فرضت علیک فی ام الکتاب قل "حسبہ بعشر اشیئ ففی خمسون فی ام الکتاب وحی خمس علیک"

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا محمد! آپ نے کہا میں حاضر ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے قول میں تبدیلی نہیں ہوتی میں نے جس طرح آپ پر ام الکتاب میں (نمازیں) فرض کی ہیں تو ہر نماز دس گنا ہے سدا ام الکتاب میں پچاس نمازیں (صحیح بخاری ص ۱۱۲ ج ۲)

ہیں۔ اور آپ پر پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔

: دیل نمبر ۲۹۲

امام احمد عبدالرحمن بن عائش کی سند کے ساتھ اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ اس میں ہے "اتنی ربی  
"عزوجل انبیہ فی احسن صورۃ قول یا محمد"

ترجمہ: آج رات میرے پاس میرا رب عزوجل بہترین صورت میں آیا اور فرمایا یہ محمد

مسند احمد ص ۶۶ ج ۴، ترمذی (

ص ۳۶۶)

: دیل نمبر ۲۹۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے رب کی طرف مسلسل شفاعت  
کرتا رہوں گا۔ اور میری شفاعت قبول کی جاتی رہے گی حتیٰ کہ میں کہوں۔ اے میرے رب جنہوں نے

راہ اللہ راہد، کہا ہے ان کے لیے میری شفاعت قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ فرمایا یا محمد ان کی مغفرت کرنا تمہارا منصب نہیں ہے۔  
ان کی براہ راست مغفرت کرنا صرف میری خصوصیت ہے۔

(مسند ابویعلیٰ اموصی ص ۱۸۸ ج ۴، بحوالہ شرح صحیح مسلم ص ۳۱۷ ج ۱)

{۸۰}

: دیل نمبر ۲۹۴

امام عہد الرزاق روایت کرتے ہیں۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی ﷺ نے ایک شاخ رکھی جس سے لوگوں کو خاموش کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف وحی کی یہ محمد اپنی امت کے سرور کو نہ توڑیں۔ اس کے بعد آپ کے پاس وہ شاخ نہیں دیکھی گئی۔

(مصنف عہد الرزاق ص ۱۸۵ ج ۳)

: دیل نمبر ۲۹۵

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت جبرائیل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ محمد جو شخص مجھ پر ایمان لایا ہو اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہ لایا ہو وہ میرے عہدہ کوئی اور رب تلاش کرے

(عہدہ سید محمد بن محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی اتحاد السادة السلفین ص ۶۵۱ ج ۹)

: دیل نمبر ۲۹۶

فقہیہ اعظم محمد نور اللہ نعیمی فتاویٰ نوریہ میں لکھا ہے "یستحب ان یقاتل عند اسراع اولی من الشہدۃ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ و عند الثانیۃ منہ قرۃ یعنی ہک یا رسول اللہ ثم یتول الہم متعنی ہا لسمع والہم بعد وضع یربع ین علی (فتاویٰ نوریہ ص ۳۰۶ ج ۱، وقار الفتاویٰ ص ۳۲)

(ج ۲)

: دیل نمبر ۲۹۷

عہدہ غلام رسول سعیدی نے لکھا ہے کہ یہ محمد کہنا منع نہیں۔ اور اس کے ہمارے میں انہوں نے بہت درکل جمع کئے ہیں۔ ان درکل کے آخر میں لکھتے ہیں کہ میں نے اس مسئلہ میں زیادہ تفصیل اور تحقیق اس لئے کی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ محمد کے ساتھ نداء کرنے کو مسلمان حرام سمجھنے سے باز رہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت صحابہ کرام تابعین عظام، سف صالحین اور اعیان امت کی اتباع کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

(شرح صحیح مسلم ص ۲۲ ج ۱)



: دیل نمبر ۲۹۸

عن ابن عباس ان رسول اللہ ﷺ قال ان اللہ مدحکم فی الارض سوی الحظیۃ یکتسب ، یسقط من ورق الشجر " فذا اصاب احدکم عرجۃ ہرض فذہ ، فلین د اعینوا اللہ "۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کرنا کا تبین کے سوا اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں۔ جو درخت سے گرنے والے پتوں کو لکھ بیٹے ہیں۔ جب تم میں سے کسی شخص کو جنگل کی سر زمین میں کوئی مشکل پیش آئے۔ تو وہ یہ نداء کرے۔ اے اللہ کے بندوں! میری مدد کرو۔ (کشف الاستاد عن زوائد ابز ار ص ۳۴ ج ۴)

: دیل نمبر ۲۹۹

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مصاب علیہ میں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر عیسیٰ میری قبر پر کھڑے ہو کر " یا محمد اہ " کہیں۔ تو میں ان کو ضرور جواب دوں گا۔ (شرح صحیح مسلم ص ۸۴ ج ۷)

: دیل نمبر ۳۰۰

عہد صحابہ اور تابعین میں مسلمانوں کا یہ شعار تھا۔ کہ وہ شہداء اور ائمہ کے وقت " یا محمد اہ " کہ کر رسول اللہ ﷺ کو نداء کرتے تھے۔

اکا ل فی التاريخ مدام محمد بن محمد ابن اثیر جوزی ص ۲۴۶ ج ۲، الہدایہ ونہایہ ص ۳۲۴ ج ۲)

: دیل نمبر ۳۰۱

حاجی ادا اللہ مہاجر کی دربار رسالت میں یوں فریاد کرتے ہیں

آج رسول کبریٰ فریاد ہے

یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے

{۸۲}

سخت مشکل میں پھنس ہوں آج کل

اے میرے مشکل کشا فریاد ہے

(نالہ امداد غریب ص ۲۲، مطبع راشد کمپنی دیوبند)

: دلیل نمبر ۳۰۲

مہاجر کی حاجی ادا اللہ رسول اکرم ﷺ کی زیارت کا طریقہ لکھتے ہیں۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز گچڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور "الصوۃ واسلام علیک

یا رسول اللہ کی دہانے اور الصوۃ واسلام علیک یا نبی اللہ کی بائیں اور الصوۃ واسلام علیک یا حبیب اللہ کی ضرب دل (ضیاء القلوب ص ۵۵، مطبع راشد کمپنی دیوبند) پر لگائے۔

: دلیل نمبر ۳۰۳

مولوی عبدالشکور دیوبندی لکھنوی اپنی تصنیف "عم الذہ" کے (ص ۱۵۹) پر لکھتے ہیں اذان سننے والے کے لئے مستحب ہے کہ پہلی مرتبہ اشہد ان محمد رسول اللہ سننے کو یہ بھی کہے۔ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور جب دوسری مرتبہ سننے کو اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو آنکھوں پر رکھ کر کہے "قرۃ عینی تک یا رسول اللہ اللھم متعنی یا التبع

"والبصر

جامع الرموز، کنز العباد، علم فقہ ص ۱۵۹، مطبع داراشاعت کراچی، مصدقہ مفتی محمد شفیع عثمانی (

(دیوبندی

: دیل نمبر ۳۰۴

حضرت شیخ ابوطالب کی رحمتہ اللہ علیہ نے قوت القلوب میں فرمایا کہ ابن عیینہ سے مروی ہے کہ حبیب خدا ﷺ ایک دن مسجد میں تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی اور جب اشہد ان محمد رسول اللہ کہہ تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے انگوٹھے آنکھوں پر لگا کر پڑھا "اقرؤ عینی بک یا رسول اللہ" اور جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان ختم کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر جو کوئی یہ پڑھے جو تو نے پڑھا ہے اذروے شوق دیدار اور ایسے کرے جیسا تو نے کیا ہے تو اللہ تعالیٰ جلا جلا

{۸۳}

اس کے لئے پرانے پوشیدہ اور ظاہر گنہ خط و عمر سب معاف فرمادیا۔

حاشیہ تفسیر جلائین ص ۳۵۷، بحوالہ امیرھان ص ۲۸۲ مصنفہ فقیرہ عصر حضرت عدمہ اعجاز مفتی محمد امین صاحب فیصل (آباد

: دیل نمبر ۳۰۵

علاء دیوبند کے حکیم ارمت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں ہم سے عہد یہاں گیا کہ وعظ سے پہلے جب تک پوری توجہ اور حضور قلب کے ساتھ نہ کہہ لیں۔ یا رسول اللہ میں اجازت چاہتا ہوں۔ کہ آپ کی نیابت میں کچھ بیان کروں۔ اس وقت تک وعظ نہ کہیں اور یہ اس لئے کہ جناب رسول ﷺ اور احباب یعنی علماء وادعیاء باطنی طریقہ سے ہماری امداد کریں۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے بیان میں الجھنیں یا لغزش یا رکاوٹ نہ ہوگی۔

دعوت الحق مصنف مورثہ سید گل بادشاہ فیض دیوبند ص ۲۹، بحوالہ یا رسول اللہ (

ﷺ

( کے متعلق فتویٰ از حضرت علامہ اعجاز مفتی محمد امین صاحب فیض آباد )

: دیل نمبر ۳۰۶

مولوی سرفراز خان دیوبندی "نداء یا رسول اللہ ﷺ" کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اگر یہ لفظ یا رسول اللہ ﷺ محبت اور عقیدت کے طور پر پیش کرتا ہے یہ بھی فی الجملہ درود شریف کے لفظ ہیں اور فرشتے ان کو آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کر دیں گے۔ تو درست اور صحیح ہے۔

(سبح امونی ص ۱۰۷)

: دیل نمبر ۳۰۷

ہمارے ہم عصر دیوبندی مسک کے چیف عالم دین۔ مفتی محمد فرید صاحب مجددی سابقہ شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ ٹھک فرہتے ہیں۔ انتہائی عشق و محبت سے اگر آپ ﷺ کو حاضر اور مخاطب کی طرح سمجھ کر یا رسول اللہ ﷺ سے پکارے تو یہ نہ شرک ہے نہ ایہم شرک ہے۔ بلکہ معمول و معروف ہے۔ (مقارن ص ۲۰، پشت)

{۸۴}

: دیل نمبر ۳۰۸

- مولوی حسن احمد مدنی دیوبندی وصابیہ خدیشیہ کا رد اس انداز سے فرہتے ہیں۔ کہ وہابیہ عرب کی زبان سے ہر ہر سنا گیا ہے۔ کہ الصلوٰۃ واسلام علیک یا رسول اللہ۔ کو سخت منع کرتے ہیں اور اس ندا اور خطاب کی وجہ سے اہل حرمین سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اور یہ کلمات نہ شائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ جیسے کہ خطاب ونداء کیوں نہ ہوں۔ مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور یہ

اپنے متعقین کو اسکا امر کرتے ہیں معوم ہوا کہ درود شریف صیغہ خُصْب کو منکر بدعت کہنے والے اور استسراء کرنے والے  
(الشَّہَب)

(اشتبہ ص ۶۵)

: دہیل نمبر ۳۰۹

ابو حنیفہ عن نافع عن ابن عمر قال من السنة ان تاتي قبر انبي ﷺ من قبل القبة بجبل ظہرک الی القبة "   
 واستقبل القبر بوجهک ثم تقول اسلام علیک ایہ انبی ورحمة اللہ وبرکاتہ۔"

ترجمہ: حضرت ابو حنیفہ نافع اور وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ حضور ﷺ کی قبر انور پر قہد کی طرف سے آئے پیچہ قہد کی طرف کر لے اور رخ قبر انور کی طرف پھر کبے سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی (مسند امام اعظم ص ۱۰۳) رحمت اور اسکی برکت نازل ہو۔

: ییل نمبر ۳۱۰

امام مجتہد ھشیہ اجل عبدالرحمن ہنلی کوئی مسعودی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پوتے اور اصحاب تبع تابعین واکابر ائمہ مجتہدین سے ہیں۔ سر پر بند ٹوپی رکھتے ہیں جس میں لکھا تھا "محمد یہ منصور" (انوار نبیاء ص ۱۱ ، مشارق انوار ص ۵۹)

{۸۵}

: دہیل نمبر ۳۱۱

شیخ اسلام شہاب رمی انصاری کے فتاویٰ میں ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت انبیاء و مرسلین و اوصیاء و صالحین سے فریاد کرتے اور یا رسول اللہ، یا علی، یا شیخ عبداللہ درجہ دینی اور ان کے مثل کلمات کہتے ہیں۔ یہ

جائز ہے یہ نہیں اور ادیاء بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے ہیں، یہ نہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ بیشک انبیاء و مرسلین و ادیاء و علماء سے مدد مانگی جائز ہے اور وہ بعد انتقال بھی امداد فرماتے ہیں۔

( رحمۃ اللہ علیہ ابنی قتہ ہاری ص ۱۲ ) نداء یا رسول اللہ شیخ القرآن والحديث مفتی شہ احمد رضا خان )

: دیکھل نمبر ۳۱۲

حضرت ابو عبید اللہ ابن ابجر اح رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب بن ضمہ رضی اللہ عنہ کو قنسرین کی تسخیر کے لیے روانہ کیا راستہ میں دشمنوں کے چٹخ ہزار لشکر سے مدد بھیڑ ہو گئی ابھی مسلمان اس پر غلبہ بھی نہ پاسکے تھے کہ دشمن کی تازہ دم چٹخ ہزار فوج کا دستہ ان کی مدد کے لئے پہنچ گیا۔ اور مسلمان بڑی مصیبت میں پھنس گئے۔ اس وقت نہایت ہتھکڑی میں حضرت کعب ابن ضمہ رضی اللہ عنہ نے پکارا، "یا محمد، یا محمد، یا نصر اللہ انزل یا معشر المسلمین اجتوا انما فی الشیء وانتم اربعون"۔

ترجمہ : یا رسول اللہ ﷺ یا رسول اللہ ﷺ اے اللہ کی مدد آ آ اے مسلمانوں کے گرد ہتھکڑی قدم رہو۔ یہ سختی کوئی دم بھر کی ہے پھر تم ہی غائب ہو گے۔

( فتوح اشام ص ۲۹۸ )

: دیکھل نمبر ۳۱۳

حاجی امداد اللہ مہاجر کی دیوبندیوں کے پیر، مرشد اپنی تصنیف گلزار معرفت سے نعتیہ کلام پیش کرتے ہیں۔

کر کے ٹار آپ پہ گھر ہر یا رسول اللہ

اب آپا ہوں آپ کے در ہر یا رسول اللہ

عالم نہ متقی ہوں نہ دابد نہ پارسا

ہوں امتی جہاد گنگار یا رسول اللہ

کرد روئے منور سے مری آنکھوں کو نورانی

مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ

اٹھا کر زلف اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے

مجھے دیوانہ اور مجنوں بناؤ یا رسول اللہ

یہ غزل چھتیس ابیات پر مشتمل ہے۔ جو کہ حاجی امداد اللہ مہاجر کیؒ نے لکھی ہے۔

گلزار معرفت تصنیف حاجی امداد اللہ (

مہاجر کی)

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک کے طفیل ہر مسلمان کو ان بے دینوں ، خادجیوں ، دھانی خبیثوں کے قول و فعل سے محفوظ رکھے اور مسلک اہل سنت و جماعت پر قائم و دائم رکھے اور اسی پر خاتمہ فرمائے۔ (آمین ثم آمین )

از خادم الاولیاء والعلماء

فقیر احمد علی شاہ حنفی سیفی

{۸۷}

خصوصیات کتاب

انوارالاشباہ فی اثبات نداء یا رسول اللہ میں قبلہ حضرت علامہ مفتی سید احمد علی شاہ صاحب دامت برکاتہم عالیہ نے ۳۱۳ دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یا رسول اللہ کہنا بالکل جائز اور صرف جائز ہی نہیں ثواب بھی ہے اور بہت سی پریشانیوں کا حل بھی ہے۔ یا رسول اللہ پر اعتراض کرنے والوں کے مختلف گروہ ہیں۔

۱۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ درود ابراہیمی کہ علاوہ کوئی درود ثابت ہی نہیں۔ قبلہ شاہ صاحب نے اس پر بھی دلائل دے دیں کہ "الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ" کہنا ثابت ہے۔

۲۔ بعض لوگ یا کے ساتھ ندا کرنے کو شرک کہتے ہیں۔ قبلہ شاہ صاحب نے اس پر بھی دلائل دے دیں کہ یا کے ساتھ ندا کرنا بالکل بغیر کسی شک کے جائز ہے۔

۳۔ اور بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ تم لوگ نعرہ رسالت لگاتے ہو تو یا رسول اللہ کہنے کے بعد کوئی حاجت وغیرہ طلب نہیں کرتے اسکا بھی جواب دیا گیا ہے۔



۴۔ اور اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں قبلہ شاہ صاحب نے یارسول اللہ کے متکبرین کے بزرگوں اور بڑوں کے بہت سے اقوال نقل کئے ہیں جن میں انہوں نے یارسول اللہ کہنے کو جائز ہی نہیں بلکہ باعثِ ثواب قرار دیا ہے۔

اب اگر کوئی شخص ہمیں یارسول اللہ کہنے پر مشرک یا بدعتی کہتا ہے تو اسکا یہ فتویٰ اشرف علی تھانوی صاحب، ثواب صدیق حسن خان، مولوی سید نور الحسن نیجاری دیوبندی، مولوی حمد اللہ صاحب اور دیوبندیوں کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر کی وغیرہ پر لگے گا۔

پہلے دیوبندیوں کے اکابر مشرک ہو گئے اور پھر ہم ہو گئے اور جسکے اکابر مشرک ہوں انکا لینا حال بھی پھر کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے فہد اہم اللہ الی الا نصاب۔

یا تو اھو یہ ماننا پڑے گا کہ انکے اکابر بھی مشرک ہیں یا پھر ہمیں مشرک کہنا چھوڑنا پڑے گا۔

قارئین سے گزارش ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں، بچیوں اور گھر والوں کو اسکا مطالعہ کرائیں تاکہ

{۸۸}

عقائد کی حفاظت ہو سکے اور قبلہ شاہ صاحب کی صحت اور عمر میں برکت کے لئے دعا کریں۔

یہ کتاب اصل میں شاہ صاحب نے پشتو میں تصنیف فرمائی تھی جس سے پشتو خواں حضرات نے بہت فائدہ اٹھایا اس لئے

اردو خواں حضرات کے فائدے اور ضرورت کے تحت اس کتابِ لا جواب کا ترجمہ جناب مولانا سید منور شاہ صاحب نقبندی سیفی نے فرمایا۔ جزاء اللہ احسن الجزاء

اور شاہ صاحب ان لوگوں میں سے ہیں جو ہر وقت مسلکِ اہلسنت (شریعت اور طریقت) کی اشاعت میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کی ان کوششوں کو شرفِ قبولیت عطا فرما کر انھیں باجرِ عظیم عطا فرمائے اور ان کا سایہ تا دیر ہم پر قائم و دائم فرمائے (آمین) اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہم سب کا حامی اور ناصر ہو۔

غلام حسین سیفی نقشبندی

متعلم جامعہ اسلامیہ معارف القرآن سیمیر کالونی کراچی۔

{۸۹}